# عمران سیریز

جلد نمبر
20

# کنگ چانگ

68- کنگ چانگ
69- دھوئیں کا حصار
70- سمندر کا شگاف
71- زلزلے کا سفر
72- بلیک اینڈ وہائٹ

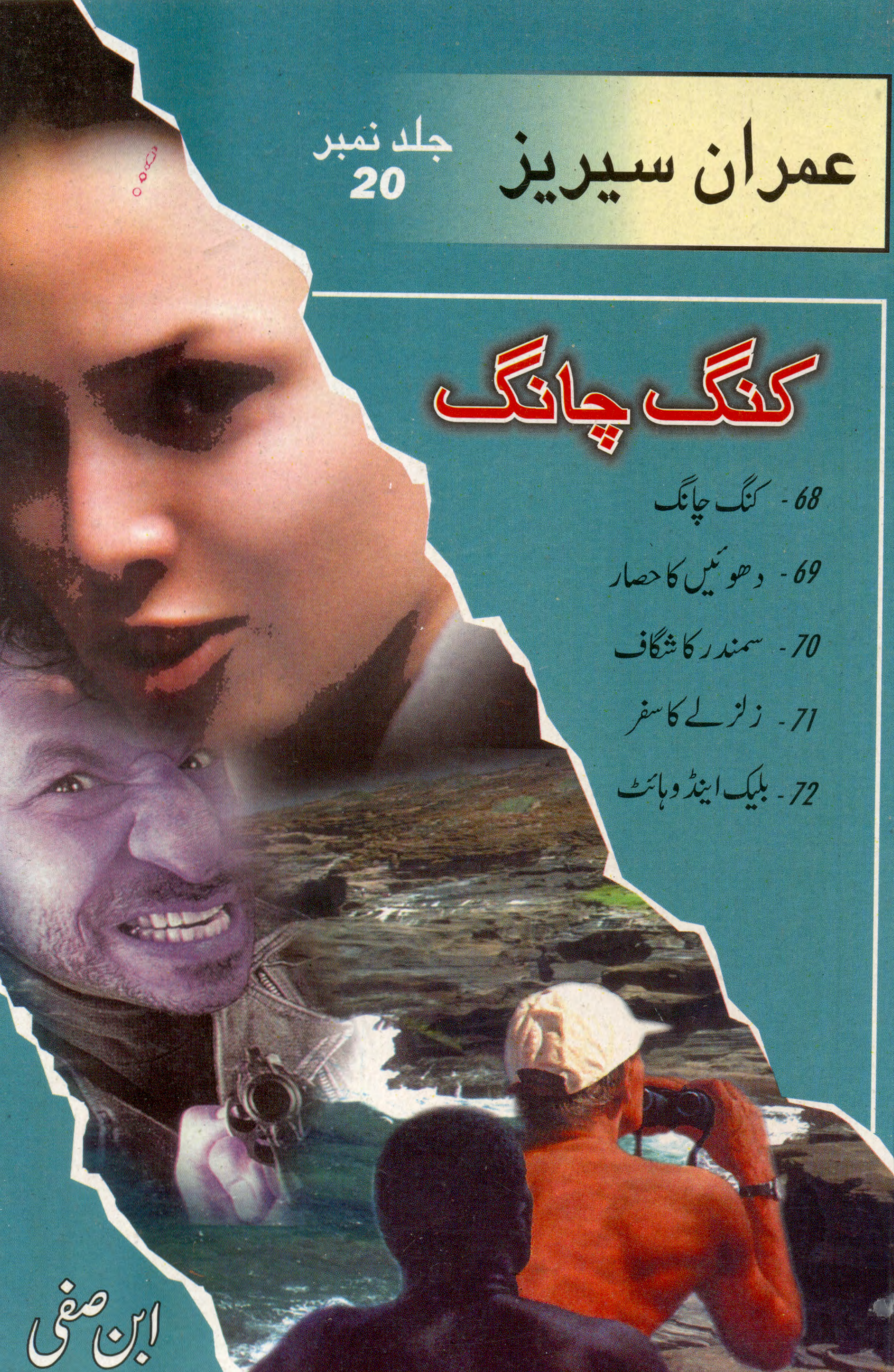

ابن صفی

جملہ حقوق محفوظ

اس ناول کے نام، مقام، کردار اور کہانی سے
تعلق رکھنے والے اداروں کے نام فرضی ہیں۔

پبلیشر ........... خالد سلطان
پرنٹر ............ پولی پریس

## عمران سیریز نمبر 68

# گنگ چانگ

### پہلا حصہ

# پیشرس

یہ کتاب غم اور خوشی کے ملے جلے ماحول میں پیش خدمت ہے۔ غم اس کا ہے کہ ہم ایک تباہ کن سیلاب سے دوچار ہوئے ہیں جس نے ہم سے ہمارا بہت کچھ چھین لیا اور خوشی اس پر ہے کہ اس غم انگیز ماحول میں اپنے لاتعداد بچھڑے ہوئے بھائیوں سے دوبارہ مل بیٹھنے کا مژدہ جانفزا ملا ہے۔

خوشی اور غم کے یہی وقفے ہمیں آگے بڑھتے رہنے کا حوصلہ بخشتے ہیں۔ کامرانی کی نئی منزلوں کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔

خالق کائنات، اشرف المخلوقات کو ہر آن سرگرم عمل دیکھنا چاہتا ہے۔ اسی لئے انہیں یکسانیت کا شکار نہیں ہونے دیتا۔

غموں کی آہ وزاری کے سپرد کرنے کی بجائے مستقبل کی سوچو

کہ دوبارہ وہ غم پلٹ کر تمہاری طرف نہ آنے پائے۔ مسرت کو قہقہوں کا نوالہ ہرگز نہ بناؤ۔ بلکہ اس انرجی کو اس تگ ودو میں صرف کردو کہ وہ مسرت اب تم سے چھننے نہ پائے۔

اوہ...... شاید میرا لہجہ مبلغوں کا سا ہو گیا ہے اور تم کم از کم میرے لئے اسے پسند نہیں کرتے۔ متعدد بار کہہ چکے ہو کہ تمہیں نہ تو آئینہ دکھاؤں اور نہ نصیحت کرنے بیٹھ جاؤں۔ میرے ہاتھوں صرف خواب دیکھنا چاہتے ہو...... اچھا تو دیکھو۔

”کنگ چانگ“ حاضر ہے! بہتوں کی خواہش کے مطابق جوزف کو اس کہانی کا مرکزی کردار بنایا ہے۔ لیکن اس کہانی کو ایک سو بارہ صفحات میں سمونا مشکل تھا اس لئے تمہاری ہی ہدایت کے مطابق یہ سلسلہ آگے بڑھا دیا گیا ہے۔ دوسری کتاب جلد از جلد پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ انتظار کی زحمت سے بچ سکو۔

ابنِ صفی

۲۲ر ستمبر ۷۳ء

◆

ظفر الملک نے مینڈولن پر ایک دُھن چھیڑ رکھی تھی اور جیمسن پورے کمرے میں تھرکتا پھر رہا تھا.... اس کی آنکھیں بند تھیں اور پورے جسم پر لرزہ سا طاری تھا۔! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی مشینی عمل کے تحت جسم کا ایک ایک ریشہ پھڑک رہا ہو۔!

ٹھیک اسی وقت کسی نے باہر سے کال بل کا بٹن دبایا اور گھنٹی کی تیز آواز کے ساتھ ہی ظفر کا ہاتھ بھی رک گیا۔ جیمسن جس پوزیشن میں تھا اسی میں رہ گیا۔

”جاؤ دیکھو....! کون ہے....؟ ظفر نے دروازے کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

”کوئی بدذوق ہی ہوگا جس نے اس وقت میری مسرتوں کو سانپ بن کر ڈسنے کی کوشش کی ہے۔!“

”چھوٹے چھوٹے جملے بولا کرو.... جاؤ بھاگ جاؤ۔!“

جیمسن شانے لٹکائے شرابیوں کی طرح جھومتا ہوا صدر دروازے کی طرف چل پڑا۔

لیکن دروازہ کھولتے ہی دیوتا کوچ کر گئے۔! سامنے عمران کھڑا اُسے غصیلی نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔

”تت.... تت.... تشریف لائیے یور میجسٹی....!“ وہ کئی قدم پیچھے ہٹ کر بولا۔

عمران خاموشی سے اندر داخل ہوا۔

ظفر الملک بھی عمران کو ایسے موڈ میں دیکھ کر بوکھلا گیا تھا۔

”کیا ہم سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے....!“ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

”ہاں....!“ عمران پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولا۔ تمہارے اس بن مانس نے میری زندگی

تلخ کر کے رکھ دی ہے....!"

"مم.... میں نے.!" جیمسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں تم نے....! کیا میں کروڑ پتی ہوں....؟"

"میں نہیں سمجھا یور میجسٹی....!"

"کل میں نے صرف اتنا ہی پوچھا تھا کہ تاہیتی میں کون سی زبان بولی جاتی ہے اس پر تم جوزف کو تاہیتی کی تاریخ اور جغرافیہ کیوں پڑھانے بیٹھ گئے تھے۔!"

"اس نے مجھ سے اس جزیرہ کا محلِ وقوع پوچھا تھا....؟ کیا میں نے اُسے کوئی غلط بات بتائی تھی....! یور میجسٹی....!"

"تاہیتی کے آخری بادشاہ پومارے پنجم کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی....!" عمران گرج کر بولا۔

"تو اس سے کیا ہوا یور میجسٹی۔!"

"تذکرہ کیا ہی تھا تو یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ شراب پیتے پیتے مر گیا تھا اور اس کے مقبرے کی بالائی منزل شراب کی بوتلوں کی شکل میں تراشی گئی ہے۔!"

"آپ بیٹھ تو جائیے جناب....!" ظفر بول پڑا۔

"ہرگز نہیں....!" عمران سر ہلا کر بولا "بیٹھنے سے میرا غصہ دھیما پڑ جائے گا۔!"

"آخر اس غصے کی وجہ کیا ہے یور میجسٹی....!" جیمسن نے کھسیانی سی ہنسی کے ساتھ پوچھا۔

"دانت بند کرو.... وہ شب تاریک کا بچہ کل سے بیٹھا رو رہا ہے۔ رات کی نیند حرام کر دی.... کبھی چپکے چپکے روتا ہے اور کبھی دہاڑیں مارنے لگتا ہے۔!"

"آخر کیوں؟" ظفر اور جیمسن نے بیک زبان سوال کیا۔

"کہتا ہے پومارے پنجم خوش نصیب تھا کہ پیتے پیتے مر گیا، مجھے اس کے مقبرے کی زیارت کرا دو باس....!"

دونوں ہنس پڑے اور عمران چیخ کز بولا۔ "دانت بند کرو، ورنہ ایک ایک کا خون پی جاؤں گا۔!"

دونوں یکلخت سنجیدہ ہو کر عمران کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے پہلی بار دیکھا ہو۔

"تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی یہ بات....!" عمران انہیں گھونسہ دکھا کر بولا "وہ اپنی پچھلی خدمات کا واسطہ دیتا ہے کہتا ہے میری یہ خواہش ضرور پوری کر دو باس، ورنہ میں خودکشی کرلوں گا۔!"

"بڑی عجیب بات ہے....!" ظفر نے پُر تفکر لہجے میں کہا اور جیمسن پھر ہنس پڑا۔

"میں کہتا ہوں دانت بند کرو۔ میرے پاس قارون کا خزانہ نہیں ہے کہ اسے پومارے کے مقبرے کی زیارت کرانے کے لئے تاہیتی کا سفر کروں گا، تنہا وہ جانا نہیں چاہتا۔!"

"مجھے بھجوا دیجئے اس کے ساتھ .... تاہیتی جنت ہے یور میجسٹی۔!"

"کیوں کفر بکتا ہے جہاں لوگ دن رات نشے میں رہتے ہوں وہ جنت کیسے ہو سکتی ہے۔!"

"مم.... میں نے مذہبی نقطۂ نظر سے نہیں کہا تھا۔!"

"میں محاورۃً بھی ایسی بات سننا پسند نہیں کرتا۔!"

"میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں....! لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تاہیتی کا ذکر آپ ہی نے چھیڑا تھا۔!"

میں نے تم سے پوچھا تھا کہ وہاں عام طور پر کون سی زبان بولی جاتی ہے تم دونوں وہاں جا چکے ہونا۔ اور تمہارا جواب سن لینے کے بعد میں تو وہاں ٹھہرا بھی نہیں تھا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جوزف کو وہاں کے حالات بتانے بیٹھ جاؤ گے تو میں تمہارے سر ہی پر سوار رہتا۔!"

"آپ سیریس کیوں ہو جاتے ہیں، جوزف کو ڈانٹ ڈپٹ کر خاموش کرا دیجئے۔!"

"میں کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگانا پسند نہیں کرتا۔!"

"اس کا مذہب سے کیا تعلق۔!"

"بوتل ہی اس کا مذہب ہے....! اس مسئلے پر مجھ سے بحث نہ کرو۔!"

"اچھا تو پھر زیارت کرا لائیے....!"

"کتنا ہے تم دونوں کا بینک بیلنس....؟"

"ہمارے بینک بیلنس سے آپ کو کیا سروکار۔!"

"اچھا تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم دونوں کو یہاں عیش کرنے کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔!"

"ہرا..." جیمسن نے اچھل کر نعرہ لگایا۔ اور ظفر کی طرف دیکھتے ہوئے دانت نکال دیئے۔!

”ہم دونوں تو بالکل پھکڑ ہیں۔!“ ظفر نے مسمسی صورت بنا کر کہا۔

”کچھ بھی ہو، اگر جوزف ہوش میں نہ آیا تو تمہیں بھی ساتھ چلنا پڑے گا۔!“

”دیکھا آپ نے یور ہائی نس.... !“ جیمسن نے ظفر کو مخاطب کیا۔ ”ایسے ہوتے ہیں قدردان آقا.... !“

”زبان بند کر.... !“ ظفر بھنا گیا۔!

”جوزف جیسے ناکارہ آدمی کی ضد پوری کرنے کے لئے اتنا لمبا سفر کریں گے۔!“

”تم جوزف کو ناکارہ کہہ رہے ہو.... !“ عمران جیمسن کو گھور کر بولا۔

”اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں یور میجسٹی.... آپ کے سینے میں سچ مچ کسی بادشاہ کا دل ہے۔!“

”مناسب یہ ہوگا کہ تم دونوں چل کر اسے سمجھاؤ، ورنہ یہ بادشاہ ایک دن میں بھکاری ہو جائے گا۔ اسے میں کہاں سے لاؤں گا اتنا سرمایہ۔!“

”اللہ دے گا.... اللہ دے گا.... !“ جیمسن جھک کر بولا۔ ”وہ سخاوت پسندوں کی مدد کرتا ہے۔!“

”میرے ساتھ چلو.... اور اسے سمجھاؤ.... ورنہ کھال کھینچ لوں گا۔!“ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

جیمسن نے گردن ڈال دی۔!

”مگر اب کیا سمجھائیں گے یور میجسٹی.... ! تیر کمان سے نکل چکا ہے۔!“ اس نے مردہ سی آواز میں کہا۔

”کہہ دینا پومارے پنجم کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں تھا۔!“

”میں کسی تاریخی حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتا۔!“

”اچھی بات ہے اب میں تمہارا جغرافیہ بگاڑ کے رکھ دوں گا۔!“ عمران سرد لہجے میں بولا۔ ”ظفر قینچی لاؤ۔!“

”نن.... نہیں.... “ جیمسن اپنی گنجان ڈاڑھی اور ہپیوں جیسے بال سہلاتا ہوا پیچھے ہٹنے لگا۔

”بس تو پھر چلو.... !“

◆

سلیمان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اُسے کیا کرنا چاہئے۔ عمران جوزف کو روتا دھوتا چھوڑ کر باہر چلا گیا تھا اور اس کی شامت آ گئی تھی.... جوزف تھوڑی دیر بعد "سلیمان بھائی" کی ہانک لگاتا اور اسے کام چھوڑ کر اس کی طرف دوڑنا پڑتا۔

"کیا ہے.... بھائی کے سگے.... مجھے ہانڈی بھوننے دو گے یا نہیں۔!"

"ہائے سلیمان بھائی.... ہم بہت اَن فارچونیٹ ہے....!" جوزف گلوگیر آواز میں بولا۔

"ہو گے.... ہو گے....!" سلیمان نے بیزاری سے کہا۔ "اب یہ رونا دھونا ختم کرو۔!"

"نہیں ہو سکتا.... ہم جائے گا ٹاہیٹی....!"

"ابے تو کیا میں نے تمہیں ٹٹی جانے سے روکا ہے....!" سلیمان نے حیرت سے کہا۔

"ٹٹی نہیں.... ٹاہیٹی....!"

"یہ کیا ہوتا ہے....؟"

"ایک آئی لینڈ ہے.... جزیرہ....!"

"ہوگا.... ابھی مجھے شامی کبابوں کا قیمہ بھی پیسنا ہے....!"

"ہائے پومارے دی گریٹ...." جوزف پھر دھاڑیں مار کر رونے لگا۔

"ابے کیا شراب میں افیون بھی ملانے لگا ہے۔!"

"ہائے سلیمان بھائی۔!"

"مر گئے سلیمان بھائی.... جہنم میں جاؤ۔!" کہتا ہوا سلیمان کچن کی طرف چلا گیا۔

جوزف نے بوتل اٹھا کر ہونٹوں میں جمائی، غٹ غٹ تین چار گھونٹ لئے اور پہلے سے بھی زیادہ دل جمعی سے رونے لگا۔

اس بار سلیمان پلٹا تو اس کے ہاتھوں میں بڑا سا آئینہ بھی تھا جسے جوزف کے چہرے کے قریب کرتا ہوا بولا! "ذرا دیکھ اپنی شکل....! روتا ہوا کیسا لگتا ہے۔"

دفعتاً جوزف اس طرح خاموش ہو گیا جیسے کسی تیز رفتار گاڑی میں فوری طور پر پورے بریک لگتے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اسے سکتہ ہو گیا ہو۔

"کیا بات ہوئی۔" سلیمان خشک لہجے میں بولا۔ "روتا رہتا تو چھب بھی دکھائی دیتی" یکایک جوزف نے ہذیانی انداز میں قہقہہ لگایا اور سلیمان کو گود میں اٹھا کر ناچنے لگا۔

"ابے.... ابے.... یہ کیا.... دیکھ اس کی نہیں ہوتی.... چھوڑ مجھے....!"

لیکن جوزف کا رقص اور قہقہے جاری رہے۔ سلیمان اس کی گرفت سے نکلنے کے لئے کسی ننھے بچے کی طرح ہاتھ پاؤں مارتا رہا۔

ٹھیک اسی وقت عمران، ظفر اور جیمسن فلیٹ میں داخل ہوئے اور سلیمان انہیں دیکھ کر چیخنے لگا۔ "سالا پاگل ہو گیا ہے.... ارے بچاؤ.... بچاؤ....!"

"یہ کیا ہو رہا ہے....!" عمران دھاڑا۔

جوزف نے بوکھلا کر اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور سلیمان دھم سے فرش پر آگرا.... اس کے باوجود بھی خوشی کے مارے جوزف کے دانت نکلے پڑ رہے تھے.... بالآخر وہ جھکتی ہوئی سی آواز میں بولا۔ "مراد پوری ہو گئی باس....!"

"میں پوچھ رہا ہوں کیا ہو رہا ہے۔" عمران نے سلیمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا جو دونوں ہاتھوں سے کمر دبائے فرش پر اکڑوں بیٹھا کراہے جا رہا تھا۔

"میں نے اسے اپنی خوشی میں شریک کیا تھا باس....!"

"کسی دن مسور کی دال کے آب جوش میں زہر دے دوں گا سالے کو....!" سلیمان پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولا۔

"تو ہی بتا کیا بات تھی....!" عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"بس روتے روتے ہنسنے لگا.... پاگل خانے بھجوایئے اسے ورنہ میں چلا۔ خود ہی چولہا ہانڈی کر لیجئے گا۔"

"یہ بات نہیں ہے باس....! خدا اس پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔!" جوزف بولا "میں رو رہا تھا اس نے مجھے آئینہ دکھا دیا۔!"

"اوہ....!" عمران نے فرش پر پڑے ہوئے آئینے کو دیکھ کر دیدے نچائے۔

"ہاں باس....!"

"تو اپنی روتی ہوئی شکل دیکھ کر تیرا دل باغ باغ ہو گیا۔!"

"یہ بات نہیں ہے باس....! شمباٹا کا قول ہے کہ اگر نامرادی میں خواب میں بھی آئینہ دکھائی دے جائے تو مراد پوری ہو جاتی ہے... سلیمان بھائی نے تو مجھے جاگتے میں آئینہ دکھایا۔!"

"ہوں....!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "یہ سمباٹا کون بزرگوار ہیں....؟"

"سینکڑوں سال پہلے میرے قبیلے کا ایک بہت بڑا جادوگر تھا۔!"

"لیکن تیری مراد پوری نہیں ہو سکتی....!"

"کیوں باس....؟"

"پومارے کے مقبرے پر فرانس نے ایٹم بم پھینک دیا۔!"

"دیکھئے یور میجسٹی....! اس بیچارے کا دل نہ دکھایئے....!" جیمسن بول پڑا۔

"کیا یہ سچ ہے باس....؟" جوزف نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ ہز میجسٹی مذاق کر رہے ہیں۔!"

"میں تمہاری گردن توڑ دوں گا....!" عمران جیمسن کو گھونسا دکھا کر بولا۔ "میں کہتا ہوں اسے سمجھاؤ....!"

"اچھا.... اچھا.... دیکھو پیارے جوزف، اس سفر پر ہزاروں ڈالر صرف ہوں گے....!" جیمسن نے کہا۔

"کیا پرواہ ہے.... میرا مالک بادشاہ ہے....!"

"دیکھا آپ نے یور میجسٹی....! حقیقت ہر حال میں حقیقت رہتی ہے۔!"

"حقیقت کے بچو....! میں کہیں ڈوب مروں گا....!"

"ٹاہیٹی باس ٹاہیٹی، مجھے یقین ہے کہ میری مراد پوری ہوگی.... میں نے آئینہ دیکھا ہے۔!"

"گلے میں لٹکا لے اس آئینے کو اور سرپٹ دوڑتا چلا جا ٹاہیٹی کی طرف۔!"

"میں خودکشی کر لوں گا باس....! اگر تم نے میری یہ خواہش پوری نہ کی۔!"

"سنا تم نے....!" عمران، ظفر اور جیمسن کی طرف دیکھ کر بولا۔

"تم پومارے کے مقبرے کی زیارت کر کے کیا کرو گے۔!" جیمسن بولا۔ "وہ تو فرانسیسیوں کی غلامی میں مرا تھا۔!"

"نہیں مسٹر...! وہ صرف بوتل کا غلام تھا... میں بھی ہوں۔" جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اچھا تو اے بوتل کے غلام اب بوتل ہی تجھے تاہیتی پہنچائے گی۔!" عمران نے آنکھیں نکال کر کہا۔

"بوتل بھی تمہارے ہی دم سے ہے باس.... اس لئے تمہارا ہی غلام ہوں۔ رحم کرو مجھ پر....!" جوزف نے کہا اور یک بیک پھر دہاڑیں مار مار کر رونے لگا۔

"کیا کیا جا سکتا....!" عمران مایوسانہ انداز میں بولا۔ "کسی نہ کسی طرح بھگتنا ہی پڑے گا۔!"

"زندہ باد....!" جیمسن نے نعرہ لگایا۔ "ہز میجسٹی عمران دی گریٹ.... زندہ باد....!"

جوزف کی "بھوں بھوں" میں پھر بریک لگ گیا اور وہ حیرت سے جیمسن کی طرف دیکھنے لگا۔

"جاؤ گے.... جاؤ گے.... ضرور جاؤ گے.... جس کا آقا اتنا دریادل ہو اُسے کیا غم ہو سکتا ہے۔" جیمسن نے کہا اور عمران بُرا سا منہ بنا کر خشک لہجے میں بولا۔ "مکھن نہیں چلے گا۔! چنگیزی ہوں۔ نواب واجد علی شاہ کی نسل سے نہیں ہوں۔!"

پھر وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا تھا اور جوزف نے پھر ہنس ہنس کر باتیں شروع کر دیں تھیں۔

"تاہیتی میں سنہری رنگت والیاں لڑکیاں پائی جاتی ہیں۔!" جیمسن نے ڈاڑھی سہلاتے ہوئے کہا۔ "وہ خوشبوؤں اور سرمستی کی سرزمین ہے۔!"

"دیکھو مسٹر....! مجھے ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔" جوزف گلوگیر آواز میں بولا "تم مجھے یہ بتاؤ کہ سفید فام سوروں نے اس جزیرے کے باسیوں پر کیا مظالم ڈھائے تھے۔ مجھے بتاؤ.... میں رونا چاہتا ہوں۔!"

"فرانسیسیوں نے انہیں ہر اعتبار سے ناکارہ بنا دیا.... اُن پر اتنے مظالم ہوئے کہ انہوں نے رندی اور سرمستی کی گود میں پناہ لے لی۔!"

"کیوں بکواس کر رہے ہو۔" ظفر بولا "وہ ابتداء ہی سے گانے بجانے والے لوگ تھے۔ فرانسیسی تہذیب نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔!"

"کچھ بھی ہو۔" جیمسن نے ڈاڑھی سہلاتے ہوئے کہا "پولی نیشی، چینی اور فرانسیسی نسلوں کے میل جول نے بڑی سنہری لڑکیاں پیدا کی ہیں۔!"

"یہ ظلم ہے.... یہ ظلم ہے۔" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"کیا ظلم ہے....!"

”ان بیچاری لڑکیوں کے بارے میں تمہارے اظہار خیال کا انداز۔!“

”مجھے ساری دنیا میں صرف تاہیتی کی عورتیں پسند ہیں۔ جنہیں خوشبوؤں، گیتوں اور سرمستی سے پیار ہے۔!“

”تم کیا جانو سرمستی کیا چیز ہے مسٹر.... تم تو پیتے بھی نہیں۔!“

”یہ بھی تمہارے آقا کا کرم ہے.... ورنہ پہلے ہم بھی پیتے تھے....! ان حضرت کی نفسیات آج تک میری سمجھ میں نہیں آ سکی.... ہمیں ایک آدھ پیگ کی بھی اجازت نہیں اور تمہارے لئے چھ بوتلیں یومیہ۔!“

”تم شراب کے بغیر بھی زندہ رہ سکتے ہو....! لیکن میں مر جاؤں گا.... میرا آقا عقل کا دیوتا ہے....! بس یہ سمجھ لو کہ شوٹو شمبو نے آدمی کے روپ میں جنم لے لیا ہے۔!“

”کیا کہا تو نے....؟“ دوسرے کمرے سے عمران کی آواز آئی۔ ”مجھ پر رحم کر.... میرا کارٹون نہ بنا۔!“

”تم شوٹو شمبو ہو باس! اس پر میرا ایمان ہے....!“

”گھونسہ مار کر سارے دانت پیٹ میں اتار دوں گا۔ اگر اب یہ نام لیا۔!“ اس نے کمرے سے برآمد ہوتے ہوئے کہا۔ ”کیا میری شکل ایسی ہے۔!“

”اس کو ہوا کیا ہے....؟“ دفعتاً سلیمان پوچھ بیٹھا۔

”اس کو پومارے پنجم ہو گیا ہے....؟“

”یہ کیا ہوتا ہے....؟“

”یہ پوچھ کہ کیا نہیں ہوتا....! ہائیں.... یہ بو کیسی ہے.... ابے جل گئی ہانڈی، بھاگ جلدی سے۔!“

سلیمان تو کچن کی طرف بھاگا اور عمران نے جوزف کا گریبان پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے کہا ”اتنا سرمایہ نہیں ہے میرے پاس کہ میں بھی جا سکوں، یہ دونوں تجھے زیارت کرا لائیں گے۔!“

”تمہارے بغیر تو میں جنت میں بھی قدم نہ رکھوں باس....!“

”دیکھ مجھے زیادہ پریشان نہ کر ورنہ سچ مچ شادی کرا لوں گا پھر تم سب جوتیاں کھا کر یہاں سے نکلو گے۔!“

جیمسن مستفسرانہ انداز میں ظفر کی طرف دیکھے جارہا تھا۔ اُس نے اس طرح سر کو جنبش دی جیسے خود بھی معاملے کی تہہ تک پہنچنے سے قاصر ہو۔!

جوزف نے عمران کے پیر پکڑ رکھے تھے اور وہ اُس کے سر پر دو ہتھڑ چلا رہا تھا۔

ٹھیک اسی وقت کسی نے باہر کال بل کا بٹن دبایا۔

"دیکھو....!" عمران نے دروازے کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "دیکھو....!"

جیمسن نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور پھر بوکھلا کر پیچھے ہٹ آیا۔

ایک لحیم شحیم سیاہ فام عورت سامنے کھڑی اُسے گھورے جارہی تھی اور یہ جوزف ہی کی نسل سے معلوم ہوتی تھی۔ لباس عمدہ تھا اور گلے میں سچے موتیوں کا بیش قیمت ہار اس کی رنگت کو کچھ اور زیادہ ابھار دینے کا سبب بنا ہوا تھا۔

"اُوہ... یور ہائی نس...!" عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں آگے بڑھا اور احتراماً جھکتا چلا گیا۔ اور پھر سیدھا کھڑا ہو کر بلند آواز میں بولا "جنٹل مین.... پرنسز ٹالا بو آف بزکاٹا.... پے یور ریسپکٹس.... پلیز....!"

اس پر ظفر اور جیمسن نے بھی عمران ہی کے سے انداز میں جھک کر اس کی تعظیم بھی کی۔!

وہ کمرے میں داخل ہوئی اور اب انہوں نے دیکھا کہ اس کے پیچھے ایک سفید فام باڈی گارڈ بھی تھا۔

جوزف کا منہ حیرت سے کھلا ہوا تھا، جہاں تھا وہیں رہ گیا تھا۔ نہ اٹھا تھا اور نہ دوسروں کی طرح اس عورت کو تعظیم دی تھی۔

عورت جوزف کو گھورے جارہی تھی، پھر عمران نے اس کی طرف دیکھا اور اُس نے اُس کی طرف متوجہ ہو کر سر کو اثباتی جنبش دی۔

دفعتاً عمران جوزف کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور گھگھیانے لگا۔ "حضور عالیٰ! مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ بزکاٹا کے شہزادے ہیں۔ شاہ بزکاٹا سے بھینس کے دودھ پر اختلاف رائے ہو جانے کی بنا پر آپ نے ریاست کو خیر باد کہہ دیا تھا۔!"

"کک.... کیا کہہ رہے ہو باس....!" جوزف ہکلایا۔

"بس حضور...! نادانستگی میں بہت گستاخیاں کر چکا ہوں اب مجھے اپنی خدمت کا موقع دیجئے۔!"

’’کیا میں پاگل ہو جاؤں.... ؟‘‘

’’نہیں میرے ساتھ چلو ڈارلنگ.... !‘‘ سیاہ فام عورت بولی۔ ’’اب میں تمہاری جدائی برداشت نہیں کر سکتی۔ !‘‘

جیمسن اور ظفر حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھے جا رہے تھے سلیمان بھی باورچی خانے سے دوڑ آیا تھا۔ لیکن گفتگو انگریزی میں ہونے کی بناء پر اس کے پلے کچھ نہیں پڑ رہا تھا۔

’’یہ کیا چکر ہے باس.... ! میں اس عورت کو نہیں جانتا.... !‘‘ جوزف بے بسی سے بولا اور ایک ایک کی صورت دیکھنے لگا۔ چہرے پر ایسے ہی تاثرات تھے جیسے بری طرح جھینپ رہا ہو۔ !

’’تم.... تم.... !‘‘ عورت غصیلے لہجے میں بولی۔ ’’اپنی بیوی کو نہیں پہچانتے۔ !‘‘

’’فراڈ.... !‘‘ جوزف حلق پھاڑ کر دھاڑتا ہوا اٹھ بیٹھا۔ ’’میرے ساتھ کسی قسم کا فراڈ کیا جا رہا ہے.... اگر تم بھی دھوکے میں آ گئے باس.... ! تو پھر میں خودکشی کر لوں گا۔ !‘‘

’’نہیں حضور میں اب آپ کا باس نہیں رہا۔ مجھے مزید شرمندہ نہ فرمایئے۔ !‘‘

’’باس تمہیں کیا ہو گیا ہے.... !‘‘

عمران اُسے کوئی جواب دیئے بغیر عورت کی طرف مڑ کر بولا۔ ’’آپ پرنس کو لے جا سکتی ہیں۔ یور ہائی نس.... !‘‘

’’مجھے کہاں بھیج رہے ہو باس.... ! میں کہیں نہیں جاؤں گا۔ !‘‘ جوزف غصیلے لہجے میں بولا۔

’’اَبے مرا کیوں جا رہا ہے.... !‘‘ عمران اردو میں بولا۔ ’’اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو میں اسے دیکھ لوں گا۔ !‘‘

’’ٹم یکین کیسے کیا باس.... !‘‘

’’بکواس مت کرو.... چپ چاپ اٹھو اور جہاں یہ لے جائے چلے جاؤ۔ !‘‘

’’لیکن یہ تو بیوی بولتی.... !‘‘

’’میرا حکم مانو ورنہ اسے بیوہ کر دوں گا۔ !‘‘

جوزف کے چہرے پر مردنی چھا گئی۔ ! دیکھتے ہی دیکھتے جوزف وہاں سے رخصت ہو گیا۔

جیمسن نے کھڑکی سے سڑک پر جھانک کر دیکھا۔ نیچے لمبی سیاہ گاڑی کھڑی تھی اور باڈی گارڈ ان دونوں کے لئے پچھلی نشست کا دروازہ کھول رہا تھا۔

”تم دونوں ان کا تعاقب کرو گے....!“ عمران نے ظفر سے کہا۔

”قصہ کیا ہے....؟“

”سند باد کا.... جاؤ.... مجھے باخبر رکھنا۔!“

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا اور فلیٹ سے نکل گئے۔

”سند باد کا کیا قصہ تھا صاحب....!“ سلیمان نے آگے بڑھ کر پوچھا۔!

”اچھا تو اب آپ بھی بور کریں گے....!“

”وہ کون تھی.... جوزف ہی کی سی شکل تھی اُس کی....!“

”شہزادہ جوزف....!“ عمران نے آنکھیں نکال کر تصحیح کی....!

”کیا مطلب....؟“

”جوزف یقیناً بزکاٹا کا شہزادہ ہے.... وہ اس کی بیوی تھی....!“

”نہیں....!“ سلیمان اچھل پڑا۔

”اَبے تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔!“

”نہیں صاحب.... خدا نہ کرے.... دراصل میں ہی بدنصیب ہوں کہ زندگی بھر چولہا ہانڈی ہی کرتا رہ جاؤں گا....!“

”نہیں نہیں اگر تو کہے تو میں تجھے شہنشاہ ہیل سلاسی کا فرزند اکبر بھی قرار دے سکتا ہوں۔!“

”جی نہیں....! مجھے اپنے ہی باپ کا بیٹا رہنے دیجئے، چولہا ہانڈی ہی ٹھیک ہے....!“

”شاباش انار دانے کی چٹنی بھی بنا لیجو! مسور کی دال چٹنی کے بغیر نہیں چلتی۔!“

”تو کیا وہ اب واپس نہیں آئے گا۔!“ سلیمان نے مایوسی سے پوچھا۔

”خدا جانے....!“

”دل کڑھ رہا ہے اُس کے لئے....!“

”چل چل.... ہر وقت تو لڑتا جھگڑتا رہتا تھا اُس سے....!“

”اُس سے کیا ہوتا ہے.... صاحب....! محبت اپنی جگہ پر ہے.... کبھی کبھی کہتا تھا ٹم ہم کو نہیں جانتا سلیمان بھائی۔! ٹیرے لئے جان بھی ڈے سکتا۔!“

”دیکھ پھر کچھ جل رہا ہے کچن میں۔!“ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔

◆

”بات سمجھ میں نہیں آئی۔!“ ظفر نے جیمسن سے کہا۔

”یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ سب کچھ جوزف کی لاعلمی میں ہوا ہے۔!“ جیمسن بولا۔

”بات تاہیتی کی چل رہی تھی اور پھر وہ شہزادی صاحبہ ٹپک پڑیں یہ بنکاٹا ہے کہاں یور ہائی نس۔!“

”میں نہیں جانتا۔۔۔۔!“

”جوزف کے چہرے پر میں نے اس وقت صداقت دیکھی تھی جب وہ اپنی شہزادگی سے انکار کر رہا تھا۔!“

”کیوں دماغ چاٹ رہے ہو، اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔۔!“

وہ دونوں ایک لمبی سی گاڑی کا تعاقب کر رہے تھے جس میں جوزف اپنی نو دریافت بیوی سمیت کسی نامعلوم منزل کی طرف اڑا جا رہا تھا۔!

جیمسن ظفر کی گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ دفعتاً اُس نے کہا۔ ”ایک گاڑی ہمارا بھی تعاقب کر رہی ہے۔!“

”مجھے علم ہے۔۔۔۔!“ ظفر بولا ”بس خاموشی سے چلتے رہو۔!“

کچھ دیر بعد جوزف والی گاڑی ایک غیر ملکی سفارت خانے کی کمپاؤنڈ میں داخل ہوتی نظر آئی۔ جیمسن نے اپنی گاڑی کی رفتار کم کر دی اور اس کا تعاقب کرنے والی گاڑی آگے نکلی چلی گئی۔

”اُس کے پیچھے چلو۔۔۔۔!“ ظفر بولا۔

”جوزف کی نگرانی کرنے کو کہا گیا تھا۔!“ جیمسن نے یاد دلایا۔

”میں کہہ رہا ہوں اس کے پیچھے چلو۔!“

”چلیے۔۔۔۔!“ جیمسن نے طویل سانس لے کر کہا۔ ”ضروری نہیں کہ وہ لڑکی ہی ہو۔ اگر اپنے ہی قبیلے کا کوئی آدمی نکلا تو۔۔۔۔؟“

”خاموشی سے چلے چلو۔۔۔۔! جولیانا فٹنر واٹر تھی اپنے پیچھے آنے کا اِشارہ کیا تھا۔“

”یہ عورت آج تک میری سمجھ میں نہیں آسکی۔۔۔۔!“

”بھلا آپ کیوں کوشش کرتے ہیں اسے سمجھنے کی۔!“

"اکثر عمران صاحب کا تعاقب کرتے دیکھا ہے۔!"

"اپنے کام سے کام رکھو۔!"

"کام ہی کوئی نہیں ہے۔ ویسے میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں یور ہائی نس کہ وہ جولیا نہیں تھی۔!"

"میں تم سے کہہ رہا ہوں چلتے رہو۔!"

"ایز یو پلیز.....!"

سڑک پر ٹریفک کا اژدھام نہیں تھا۔ اکا دکا گاڑیاں گزر رہی تھیں۔ دفعتاً اگلی گاڑی رک گئی اور کھڑکی سے ایک ہاتھ نے نکل کر پیچھے آنے والی گاڑی کو رکنے کا اشارہ کیا۔

جیمسن نے پورے بریک لگائے تھے ورنہ گاڑی اگلی گاڑی تک پہنچتے پہنچتے ٹکرا ہی جاتی۔

کار ڈرائیو کرنے والی جولیانا فٹنر واٹر نہیں تھی البتہ کسی حد تک اس سے مشابہہ ضرور تھی۔ جیمسن دانت نکالے کھڑا اُسے گھور رہا تھا اور وہ اپنی گاڑی سے نکل کر فرانسیسی زبان میں بولی۔

"یہاں کوئی میری زبان نہیں سمجھ سکتا، میں راستہ بھول گئی ہوں۔!"

جیمسن نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے اور ظفر کی طرف مڑا۔ وہ بھی گاڑی سے اُتر آیا تھا۔ اُس نے اُسے گفتگو جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔

"شائد میں تمہاری زبان سمجھ سکتا ہوں۔!" جیمسن نے فرانسیسی زبان میں کہا۔

"اُوہ.... خدایا.... شکر.....!" لڑکی کھل اٹھی۔

"بتاؤ.... میرے لائق کیا خدمت ہے.....!"

"میں فرانسیسی سفیر کے ثقافتی اتاشی کی مہمان ہوں۔ مجھے سفارت خانے پہنچا دو۔"

"مجھے حیرت ہے محترمہ.....! آپ سفارت خانہ پیچھے چھوڑ آئی ہیں اسی سڑک پر۔!"

"مجھے یہاں ساری عمارتیں یکساں معلوم ہوتی ہیں۔!"

"گاڑی موڑ کر ہمارے پیچھے چلی آؤ۔" جیمسن نے کہا اور اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا۔

لڑکی نے اُس کے مشورے پر عمل کیا تھا اور اب دونوں گاڑیاں واپس ہو رہی تھیں۔ "چکر سمجھ میں نہیں آیا۔" جیمسن بڑبڑایا۔

"پرواہ مت کرو...." ظفر ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "بہت دنوں کے بعد ایک معیاری نمونہ نظر آیا ہے دوستی ہو گئی تو وقت اچھا گزرے گا۔!"

”کہیں مارے نہ جائیں۔۔۔۔! جوزف وہیں لے جایا گیا ہے جہاں یہ ہمیں لے جا رہی ہے۔!“

”شٹ اَپ۔۔۔۔!“

”لنگویج پلیز۔۔۔۔! لڑکی لاکھ معیاری سہی لیکن آپ اپنا معیار برقرار رکھئے۔!“

”اچھا اب خاموش۔!“

”خیر۔۔۔۔ خیر۔۔۔۔ میں گاڑی باہر ہی روکوں یا کمپاؤنڈ میں لیتا جاؤں۔!“

”اندر چلو ورنہ بات آگے کیسے چلے گی۔۔۔۔!“

”دورہ پڑ گیا آپ پر یور ہائی نس۔۔۔۔!“

ظفر کچھ نہ بولا۔ جیمسن سفارت خانے کی کمپاؤنڈ میں گاڑی موڑ رہا تھا۔

دونوں گاڑیاں قریب قریب پارک ہوئیں اور لڑکی نے ہاتھ ہلا کر کہا۔ ”بہت بہت شکریہ۔! ہاں یہی عمارت ہے تم لوگ بھی اترو۔۔۔۔ میں تمہیں اپنے میزبان سے ملاؤں گی۔!“

”تم نے دیکھا۔“ ظفر آہستہ سے بولا، اس کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی۔

”میں مناسب نہیں سمجھتا یور ہائی نس۔۔۔۔!“

”کیا مناسب نہیں سمجھتے۔۔۔۔؟“

”یہی کہ ہم اس کے ساتھ عمارت میں داخل ہوں۔!“

”تم جانتے ہو کہ یہاں میرے کئی شناسا ہیں۔!“

”اترو نا۔۔۔۔ کیا سوچ رہے ہو۔۔۔۔!“ وہ گاڑی کے قریب آ کر بے تکلفی سے بولی تھی۔

وہ انہیں عمارت کے ایک رہائشی حصے میں لائی۔

”کیا پیو گے۔۔۔۔!“ اس نے جیمسن سے پوچھا۔

”ٹھنڈا پانی۔۔۔۔!“

”شکل ہی سے معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔!“ اُس نے ظفر کی طرف دیکھ کر پوچھا ”تم بتاؤ۔“

”ضرورت نہیں محسوس کر رہا۔!“

”تم لوگ فرانسیسیوں کے سے لہجے میں فرنچ بول سکتے ہو۔!“ لڑکی نے کہا۔ ”میرا نام لوئیسا ہے۔۔۔۔!“

”میں ظفر ہوں۔۔۔۔ اور یہ میرا سیکریٹری جیمسن۔۔۔۔!“

"دونوں خوبصورت ہو۔!"

جیمسن کے دانت نکل پڑے۔! ٹھیک اُسی وقت بائیں جانب سے آواز آئی۔ "تمہاری اجازت سے۔!"

وہ چونک کر مڑے.... دروازے میں وہی سیاہ فام عورت کھڑی نظر آئی جسے جوزف کی بیوی ہونے کا دعویٰ تھا۔

"اوہ.... مادام....!" لڑکی بوکھلا کر بولی۔ "یہ.... یہ.... میرے دوست ہیں۔!"

"میں ان دونوں سے واقف ہوں۔" پرنسز بنکاٹا نے پروقار لہجے میں کہا "تم نے بہت اچھا کیا انہیں لے آئیں.... یہاں پرنس اجنبیوں میں پریشان ہو رہے ہیں۔"

"جیمسن نے آہستہ سے اپنی کھوپڑی سہلائی اور معنی خیز نظروں سے ظفر کی طرف دیکھنے لگا۔

"میں سفارت خانے کا راستہ بھول گئی تھی یہی لوگ مجھے یہاں لائے ہیں۔" لوئیسا نے کہا۔

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ کیا یہ فرنچ بول سکتے ہیں....؟"

"اسی بناء پر تو میری رہنمائی کر سکے ہیں۔ ورنہ میں تو بھٹکتی پھر رہی تھی۔ یہ لوگ روانی سے فرنچ بول سکتے ہیں۔!"

"کیا تم لوگ کچھ دیر پرنس کی دل دہی کر سکو گے؟" پرنسز نے ظفر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"یقیناً.... یقیناً....!"

"اب سنبھالئے....!" جیمسن اردو میں بولا۔ "آئے تھے اس پری وش کے چکر میں اور اب بھگتئے ملکہ تاریک.... شکل کش کو....!"

"بکو مت....!"

"تو آؤ.... چلو میرے ساتھ شاید پرنس تمہیں دیکھ کر خوش ہو جائیں۔!"

وہ دونوں بنکاٹا کی شہزادی کے پیچھے چل پڑے۔ جیمسن جھنجھلاہٹ میں اُس کی مٹکتی ہوئی چال کی نقل اُتار رہا تھا۔

ایک بڑے اور آراستہ کمرے میں پہنچ کر شہزادی ٹالابو آ رک گئی۔

"تم لوگ بیٹھو.... پرنس لباس تبدیل کر رہے ہیں۔" اُس نے کہا اور انہیں وہیں چھوڑ کر خود چلی گئی۔

”میرا خیال ہے کہ ہم پھنس گئے ہیں۔ !“ ظفر آہستہ سے بولا۔

”اس کلوٹی سے۔ ۔ ۔ ۔ !“ جیمسن کے لہجے میں تضحیک تھی۔

”یقین کرو، معاملہ گڑبڑ معلوم ہوتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ !“

”کیا مطلب۔ ۔ ۔ ۔ ؟“

”دیکھ لینا۔ ۔ ۔ ۔ “ ظفر نے طویل سانس لی۔

دفعتاً داہنی جانب والے دروازے کا پردہ ہٹا کر جوزف اس ہیئت کذائی میں اندر داخل ہوا کہ اس کے جسم پر سرخ رنگ کے مخمل کا بند گلے والا کوٹ تھا اور ٹانگوں میں سفید پتلون، چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ لیکن ان پر نظر پڑتے ہی ایسا لگا جیسے جی ٹھہر گیا ہو۔

”اوہ۔ ۔ ۔ ۔ مسٹر مسٹر۔ ۔ ۔ ۔ !“ وہ کہتا ہوا آگے بڑھا۔

ظفر اور جیمسن بڑے ادب سے اٹھ گئے۔

”خدا کے لئے تم لوگ تو سمجھنے کی کوشش کرو۔ خدا جانے باس نے مجھے کہاں جھونک مارا ہے۔ !“ وہ مسمسی صورت بنا کر بولا۔

”سچی بات ہے۔ ۔ ۔ ۔ !“ جیمسن نے انگلی اٹھا کر کہا۔

”آسمان والے کی قسم میں جوزف ہوں۔ ۔ ۔ ۔ علی عمران کا ایک ادنیٰ غلام۔ !“

”مسٹر علی عمران کو یقین آگیا ہے کہ تم والئی بنکاٹا کے فرزند ارجمند ہو۔ !“

”میرا باپ اپنے قبیلے کا سردار ضرور تھا لیکن اس کی بسر اوقات کا انحصار صرف ہاتھی دانت کی فراہمی تھا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ منحوس بنکاٹا کہاں واقع ہے۔ ۔ ۔ ۔ ؟“

”افریقہ میں نہیں ہے۔ ۔ ۔ ۔ ؟“ جیمسن نے پوچھا۔

”میں نے تو نہیں سُنا۔ ۔ ۔ ۔ ! میرے لئے یہ نام بالکل نیا ہے۔ !“

”چلو غلط ہی سہی! “ جیمسن ہنس کر بولا۔ ”اگر اس طرح مفت کی بیوی ہاتھ آئے تو میں شہزادہ ہی نہیں بلکہ شہنشاہِ عالم بننے کو بھی تیار ہوں۔ !“

”تم سمجھتے نہیں مسٹر! وہ کوئی بدروح ہے۔ !“

”بیوی بھی تو ہے تم فکر کیوں کرتے ہو۔ !“

”نہیں مسٹر۔ ۔ ۔ ۔ !“ جوزف ناگواری سے سر ہلا کر بولا۔ ”بیوی کے ساتھ میں جنت میں بھی

جانا پسند نہیں کروں گا۔ آخر باس کی آسمانی ذہانت کو کیا ہو گیا ہے۔ انہوں نے بے چوں چرا اس کتیا کی بچی کو میری بیوی تسلیم کر لیا۔!"

"مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے....!"

"یہ تو کوئی دلیل نہ ہوئی۔!" جوزف بگڑ کر بولا۔ "مفت آئی رسی سے کیا تم اپنے گلے میں پھندا لگانا پسند کرو گے۔!"

"جمالیاتی حس کی رمق بھی نہیں ہے اس میں۔" جیمسن نے ظفر سے کہا۔

"اُسے بور مت کرو۔" ظفر بولا۔ "تم پر اگر کبھی ایسی بپتا پڑی ہوتی تو تمہیں احساس ہوتا۔"

"کیا شراب نہیں ملی....؟" جیمسن نے ہنس کر جوزف سے پوچھا۔

"شراب بہت ہے لیکن میرے لئے پانی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی، باس پتا نہیں کون سی پلاتے ہیں کہ پہلے ہی گھونٹ پر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔!"

"کون سی پلاتے ہیں....؟" ظفر نے جیمسن سے سوال کیا۔

"دیسی شیرہ، ورنہ وہ خود ہی بھیک مانگتے پھر رہے ہوتے۔!" جیمسن بولا۔

دفعتاً ٹالا بو آ پھر کمرے میں داخل ہوئی اور کڑک کر بولی۔ "تم لوگ پرنس کو بہکا رہے ہو۔!"

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی یور ہائی نس....!" ظفر نے بڑے ادب سے کہا۔ ٹالا بو آ نے تالی بجائی اور دوسرے ہی لمحے میں دو مسلح آدمی کمرے میں داخل ہوئے۔

"ان دونوں کو پکڑ کر بند کر دو....!" ٹالا بو آ نے انہیں حکم دیا۔

"تم یہ کر رہی ہو کتیا کی بچی....!" جوزف غرایا۔

"جو میرا دل چاہ رہا ہے۔" وہ سرد لہجے میں بولی۔ "تمہاری گالیوں کا برا نہیں مانتی کیوں کہ تم میری زندگی ہو۔!"

"میں تمہاری موت بن جاؤں گا۔ ورنہ اپنا یہ حکم واپس لے لو۔!"

"مجھے یہ اختیارات ہز میجسٹی بنکاٹا سے ملے ہیں۔!"

"دونوں کی ہڈیاں توڑ دوں گا، ورنہ باز آجاؤ۔!"

مسلح آدمی ظفر اور جیمسن کو کمرے سے باہر نکال لائے۔ ریوالوروں کی نالیں ان کی کمر سے لگی ہوئی تھیں۔!

◆

"مگر یہ بنکاٹا ہے کہاں....؟" جولیا نے صفدر سے سوال کیا۔

"میں کچھ نہیں جانتا....! ایکس ٹو کے حکم سے اُن دونوں کو تلاش کرتا پھر رہا ہوں۔!"

"اور وہ کالا پرنس اس وقت کہاں ہے۔!"

"فرنچ ایمبیسی میں....!"

"کہانی کیا ہے....؟"

"شاید ہی عمران صاحب کے علاوہ اور کسی کو علم ہو....! جوزف کو چپ چاپ اُس عورت کے حوالے کر دینے کے بعد ظفر اور جیمسن کو ان کے پیچھے لگا دیا تھا۔"

"عمران کہاں ہے....؟"

"اپنے فلیٹ میں.... بے حد مغموم ہے....!"

"چلو چلتے ہیں....!" جولیا اٹھتی ہوئی بولی۔

"تم ہی جاؤ.... مجھ سے تو ان کی شکل نہیں دیکھی جاتی۔!"

"اتنا ہی سیریس ہے....؟"

"سیریس نہیں ہے....؟"

"تب تو دیکھنے کی چیز ہو گا....!" وہ ہنس کر بولی۔ "تم جاؤ نہ جاؤ.... میں جا رہی ہوں۔!"

سائیکو مینشن سے نکل کر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی اور عمران کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گئی تھی۔!

وہ گھر پر ہی موجود تھا۔ صفدر کے بیان کی تصدیق ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی بہت ہی عزیز شخصیت کی تدفین کے بعد گوشہ گیر ہو گیا ہو۔! جولیا نافٹنر واٹر اپنا کھلنڈرا موڈ برقرار نہ رکھ سکی۔ غیر ارادی طور پر اس کا رویہ بھی تعزیت ہی کا سا ہو کر رہ گیا۔

"مجھے بھی افسوس ہے۔!" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"بہت اچھا ہوا تم چلی آئیں۔ وہ تو قسمت کا سکندر تھا اُس کی ہر خواہش پوری ہوتی تھی۔!" عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں نہیں سمجھی.... ؟"

"اب کیا بتاؤں، مجھے تو سلیمان کی طرف سے بھی تشویش ہو گئی ہے۔ !"

"کیوں.... ؟ کیوں۔ !"

"اگر وہ بھی نواب زادہ نکلا تو پھر کیا میں چنے مرمرے پھانکتا پھروں گا۔ !"

"آخر قصہ کیا تھا.... ؟"

"پرنسز نالا بو آ.... ساری دنیا میں اپنے شوہر کو تلاش کرتی پھر رہی تھی۔ یہاں پہنچ کر اُس نے فرنچ ایمبیسی والوں کو اپنے شوہر کی تصویر دکھائی۔ ان نانہجاروں نے کہ جوزف کو پہلے ہی دیکھ چکے تھے۔ اُس کو میرا پتہ بتادیا۔ !"

"لیکن میں نے سنا ہے کہ جوزف نے اس کا اعتراف نہیں کیا کہ وہ شہزادہ ہے۔ !"

"میں کب کسی کو بتاتا ہوں کہ میں مسٹر رحمان کا فرزند رشید ہوں۔ !"

ہلکی سی مسکراہٹ جولیا کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی اور عمران کہتا رہا۔ "شاہ بنکاٹا یعنی اس کے باپ سے بھینس کے دودھ پر اس کا تنازعہ ہو گیا تھا، لہذا وہ بنکاٹا سے نکل کھڑا ہوا۔"

"بھینس کے دودھ پر تنازعہ۔ !" جولیا نے حیرت سے کہا۔

"ہاں.... جوزف کا خیال تھا کہ بھینس کا دودھ نفاخ ہے۔ اور شاہ بنکاٹا کا ارشاد تھا کہ نہیں، کاسر ریاح ہوتا ہے.... یہ جھگڑا اس قدر بڑھا کہ جوزف نے گھربار چھوڑ دیا۔ !"

"سچی بات.... ؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

"میری بات پر کسی کو بھی یقین نہیں آتا۔ " عمران نے بُرا مان کر کہا۔ !

"اچھا یہ بتاؤ یہ بنکاٹا ہے کہاں.... ؟"

"بحر الکاہل کے بے شمار جزائر میں سے ایک.... فرانس کا مقبوضہ لیکن وہاں رسمی طور پر ایک سیاہ فام خاندان کی بادشاہت ہے۔ اور جوزف اسی خاندان کا چشم و چراغ ہے۔ موجودہ بادشاہ کے بعد اسی کی تاج پوشی ہوگی۔ خود حکومت فرانس اس سے متعلق تشویش میں مبتلا تھی۔

"تو پھر جوزف اس کا اعتراف کیوں نہیں کرتا۔ !"

"بے حد چالاک ہے.... !" عمران بائیں آنکھ دبا کر شرارت آمیز لہجے میں بولا۔ "اچھی طرح جانتا ہے کہ اعتراف کر لینے کے بعد بھینس کا دودھ پینا پڑے گا۔ !"

”ضروری تو نہیں ہے۔!“

”یہ تم اس لئے کہہ رہی ہو کہ بنکاٹا کے شاہی خاندان کی روایات کا تمہیں علم نہیں ہے۔ ولی عہد کی پرورش شاہی بھینس کے دودھ پر ہوتی ہے.... بیچارہ جوزف پیدائش سے جوانی تک اسی بدذوقی میں مبتلا رہنے کی بناء پر اس قدر بلانوش ہو گیا ہے کہ پانی کی جگہ بھی شراب ہی پیتا ہے۔!“

”دماغ میں تو اتار دی ہے تم نے یہ بات لیکن دل تسلیم نہیں کرتا۔!“

”بھلا تمہارے دل کا جوزف سے کیا تعلق....؟“ عمران بگڑ کر بولا۔

”فضول باتیں مت کرو۔!“

”سنو.... رس ملائی۔ اگر تمہارے چوہے ایکس ٹو نے ضد نہ کی ہوتی تو میں اس شہزادے کو بھینس کا دودھ حرام ہی رہنے دیتا۔!“

”ایکس ٹو کیا مطلب....؟“

”اُسی نے سب سے پہلے مجھے اطلاع دی تھی کہ جوزف بنکاٹا کا ولی عہد ہے۔ لہٰذا اسے اس کی بیوی ٹالابو آ کے حوالے کر دیا جائے۔!“

”مجھے حیرت ہے۔!“

”ارے تو کیا تم ایکس ٹو کی نصف بہتر ہو کہ تمہیں اس پر حیرت ہے.... یہاں سے جاؤ اور مجھے سوگ منانے دو۔!“

”جیمسن اور ظفر کو تم نے ان کے تعاقب میں روانہ کیا تھا۔!“

”یہ کب کی خبر ہے۔!“ عمران چونک کر بولا۔

”کیا تم نہیں جانتے....؟“

عمران نے پُر تفکر انداز میں سر کو منفی جنبش دی اور وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے جا رہا تھا۔

”ایکس ٹو کی ہدایت پر صفدر انہیں تلاش کرتا پھر رہا ہے۔!“

”سوال تو یہ ہے کہ وہ دونوں....؟“ عمران کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

”ہو سکتا ہے تمہیں علم نہ ہو! ایکس ٹو نے ان دونوں کو ان کے پیچھے لگایا ہو۔!“

”میری عقل ہی خبط ہو گئی ہے۔!“ عمران اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر بولا۔

”آدمی بنو۔!“

”کیا مطلب....؟“

”سب پر خاک ڈالو....!“

”اچھا ڈال دی.... آگے چلو....!“

”میں نے دو ماہ کی رخصت کے لئے درخواست دی ہے....! چلو کہیں باہر چلیں۔!“

”میں کیوں چلوں....؟ مجھے یہاں کیا تکلیف ہے۔!“ عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔!

”تم....!“ وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

”جاؤ....!“ عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔ ”میرے رونے کا وقت قریب آرہا ہے۔!“

”شاید تم کبھی آدمی نہ بن سکو....!“ وہ برا سا منہ بنا کر بولی۔ ”اس وقت میں تمہارے پاس ایک کام سے آئی ہوں۔ مگر اب نہ کہوں گی۔!“

”کام کا معاملہ ہے تو ضرور بتاؤ.... رونا آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی....!“

”رخصت کی منظوری تمہاری سفارش پر منحصر ہے۔ شاید اس نے آج تک تمہاری کوئی بات نہیں ٹالی۔!“

”ہائے میرا جوزف....! اس کے لئے پورے فرانس کو ہلا کر رکھ دیتا.... لیکن یہ ایکس ٹو کا بچہ.... اُس سے تو میں اب بات بھی نہیں کر سکتا۔!“

”جھک مارتے ہو....! تم نہ چاہتے تو ایسا کبھی نہ ہو سکتا۔!“

”اچھا.... اچھا.... چھٹی لے کر جاؤ گی کہاں....؟“

”بنکاٹا....!“ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

”کیوں دماغ خراب ہوا ہے۔!“

”یقین کرو.... اگر چھٹی مل گئی تو بنکاٹا ہی جاؤں گی۔!“

◆

انہیں جھنجھوڑ کر جگایا گیا تھا۔! وہ گاڑی کی پچھلی نشست پر تھے۔! اور ان کے درمیان وہی لڑکی لوئیسا بیٹھی ہوئی تھی جس کے چکر میں پڑ کر وہ فرانس کے سفارت خانے پہنچے تھے۔!

”تم پر آخر نیند کے دورے کیوں پڑ رہے ہیں۔!“ وہ اٹھلا کر بولی۔

جیمسن نے جواب میں کچھ کہنا چاہا لیکن ہونٹ ہلاتے ہوئے بھی کاہلی محسوس کر کے رہ گیا۔

ذہن شل ہو کر رہ گیا تھا۔ آنکھیں سب کچھ دیکھ رہی تھیں لیکن ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ردِ عمل کی صلاحیت ہی مفقود ہو کر رہ گئی ہو۔!

فضا روشنی سے نہائی ہوئی تھی۔ انہیں گاڑی سے اتارا گیا۔ جیمسن کو یاد نہیں آرہا تھا کہ وہ کب اور کیسے گاڑی میں بیٹھے تھے۔!

گاڑی سے اتر کر آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ ایئرپورٹ پر ہیں۔! لوئیسا اُن کے ہاتھ پکڑے ہوئے درمیان میں چل رہی تھی۔

جیمسن نے ایک بار پھر اپنے ذہن کو ٹٹولنے کی کوشش کی۔ آخر وہ اتنی بے بسی سے اس کے ساتھ کیوں چل رہے ہیں۔!

اسی طرح وہ رن وے پر آپہنچے.... لوئیسا ان سے ٹھٹھول کرتی جا رہی تھی.... لیکن ان کی زبانیں گنگ تھیں.... ذہن میں نہ جھنجھلاہٹ تھی اور نہ احتجاج کرنے کی سکت باقی رہی تھی۔!

جہاز کی سیٹوں پر بھی آبیٹھے لیکن یہ تک نہ پوچھ سکے کہ جانا کہاں ہے۔

پین ایم کا دیو پیکر جمبو جیٹ طیارہ تھا۔! لوئیسا اب بھی ان کے درمیان بیٹھی تھی۔

طیارے کے ٹیک آف کرتے ہی ان پر پھر غنودگی طاری ہونے لگی اور جب وہ بے خبر ہو گئے تو لوئیسا نے ان کے گرد حفاظتی پیٹیاں کس دیں۔!

پرواز کے دوران ہی میں دوبارہ بیدار ہوئے تھے.... اور لوئیسا کو گھورنے لگے تھے۔!

"بیوقوفی کی کوئی حرکت نہ کر بیٹھنا۔!" لوئیسا مسکرائی! "تمہارا ملک بہت پیچھے رہ گیا ہے۔!"

"اتنے آدمیوں کے درمیان ہم کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔!" جیمسن کی زبان پہلی بار کھلی۔

"تمہیں مطمئن رہنا چاہئے.... میں تم دونوں کو پسند کرتی ہوں۔!"

"یہ زیادتی ہے۔!" ظفر کمزور سی آواز میں بولا۔ "کسی ایک کا انتخاب کر لو۔!"

"میرے لئے مشکل کام ہے.... اس کی ڈاڑھی مجھے پسند ہے.... اور تمہارا ناک....!"

"میری ڈاڑھی اکھاڑ کر ان کے چہرے پر لگا دو....! میں کسی فراڈ لڑکی سے محبت نہیں کر سکتا۔!"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو....! بھورے بکرے، میں فراڈ ہوں۔!"

"یقیناً ہم نے تمہیں ایمبیسی کا راستہ بتایا تھا.... اور تم نے ہمارے ساتھ یہ برتاؤ کیا۔

"کیا برتاؤ کیا...؟"

"ہمیں تو اس کا بھی ہوش نہیں ہے کہ تمہاری قید میں کتنے دنوں سے ہیں۔!"

"احمقانہ باتیں نہ کرو.... تم اسے قید کہتے ہو، جبکہ اس دوران میں فیصلہ کرنے کی کوشش کرتی رہی ہوں کہ تم میں سے کسے اپنے لئے منتخب کروں۔ وہاں کی آب و ہوا فیصلہ نہیں کرسکتی تھی' تو اب تاہیتی لئے جارہی ہوں۔!"

"تاہیتی....!" دونوں بیک وقت اُچھل پڑے۔!

"ہاں...! تمہیں اس پر حیرت کیوں ہے۔! کیا آج تک کسی فرانسیسی لڑکی سے سابقہ نہیں پڑا۔!"

دونوں کچھ نہ بولے....! معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھے جارہے تھے۔!

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔!" لوئیسا پھر بولی۔

"پرنس آف بنکاٹا کہاں ہیں....؟" دفعتاً ظفر پوچھ بیٹھا۔

"اُوہ پرنس....! وہ پہلے ہی وہاں پہنچ چکے ہیں۔!"

"کہاں پہنچ چکے ہیں....؟"

"تاہیتی....! دراصل وہ پومارے پنجم کے مقبرے کی زیارت کرنا چاہتے ہیں۔!"

"خدا سمجھے اس شخص سے جس کا نام علی عمران ہے۔!" جیمسن بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ اس بار اس نے اردو میں اظہار کیا تھا۔

"پاگل بنا دینے والی حرکت ہے۔!" ظفر بڑبڑایا۔

"کیا تم دونوں میرے خلاف کچھ کہہ رہے ہو....؟" لوئیسا بول پڑی۔

"نہیں گڑیا.... تم میں رکھا ہی کیا ہے جس کی مخالفت ہو گی۔!" جیمسن کا لہجہ جھلاہٹ سے پاک نہیں تھا۔

"کیا مطلب....!"

"آخر ہم کتنے دنوں تک تمہارے ساتھ رہے ہیں۔!" ظفر نے سوال کیا۔

"آج آٹھویں رات ہے۔!"

"آخر کیوں....؟"

"اگر ایسا نہ کیا جاتا تو تم دونوں اتنی شرافت سے تاہیتی کا سفر نہ کرسکتے۔ کم از کم جہاز پر سوار

کرانا مشکل ہو جاتا۔ تم لوگ مزاحمت ضرور کرتے۔!"

"اب یہ بھی بتادو کہ ہماری یہ حالت کیوں ہوئی تھی....؟"

"تمہیں کئی طرح کی ادویات استعمال کرائی جاتی رہی ہیں۔ لیکن اب ان کا اثر زائل ہو چکا ہے۔ بے فکر رہو۔!"

"بس اب اور کچھ نہ پوچھئے....!" جیمسن نے اُردو میں کہا۔ "ہم دونوں میں سے جسے بھی پسند کرے اُسے صرف عیش کرنا چاہئے۔!"

"بکو مت....!"

"اچھا تو ہوائی جہاز سے چھلانگ لگا دیجئے۔!"

ظفر کچھ نہ بولا۔

تھوڑی دیر بعد لوئیسا بولی۔ "اور کچھ پوچھنا ہے....؟"

"قطعی نہیں....!" جیمسن جلدی سے بول پڑا۔ "میرے لئے یہی اعزاز کافی ہے کہ تمہیں میری ڈاڑھی پسند آگئی ہے۔!"

"لیکن میں کس سے محبت کروں....؟"

"دونوں سے نیا اور انوکھا تجربہ۔!"

"بکواس ہے....! ایک وقت میں ایک ہی سے محبت کی جا سکتی ہے۔!"

"کتابی باتیں ہیں، تم چاہو تو بیک وقت دس آدمیوں سے محبت کر سکتی ہو۔!"

"اُوہ....! تم شائد میرا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو۔!"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے مکھن کی ڈلی....! میں تو تمہاری بہت عزت کرتا ہوں۔!"

"اوہ.... خوب یاد آیا.... تمہارے لئے پرنس کا خط ہے....!" اس نے کہا اور بیگ کھول کر ایک لفافہ نکالا۔

دوسرے ہی لمحے میں وہ دونوں خط پر جھک پڑے تھے۔ جوزف نے لکھا تھا۔

"میں تم دونوں سے شرمندہ ہوں.... لیکن کیا کروں.... باس نے تو مجھے دھکا دیا۔ لیکن میں ایسے لوگوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا جن سے کم از کم باس کی خوشبو آرہی ہو.... اور پھر تمہیں حیرت ہوگی کہ میری اس ماہ کی سب سے بڑی خواہش اس طرح پوری ہونے جا رہی ہے۔

اب میں اس بوتل کی زیارت کر سکوں گا جو پومارے پنجم کے مقبرے پر تراشی گئی ہے۔ پہلے ٹاہیٹی جاؤں گا پھر بنکاٹا۔۔۔ اب خدا میری شہزادگی پر رحم کرے۔!"

خط پڑھ کر جیمسن نے قہقہہ لگایا اور ظفر نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے دوسری طرف دیکھنے لگا۔

◆

تاہیتی کے صدر مقام پاپ اے اے تے کی ایک خوش گوار رات تھی، ساحل کی طرف سے آنے والی نم آلود ہوائیں بستی میں داخل ہونے سے پہلے ہی خوشبوؤں سے بوجھل ہو جاتی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے دوشیزہ فطرت نے اپنے معطر گیسو کھول دیئے ہوں! خوشبوئیں بھانت بھانت کی مہکاریں، ترغیب اور رغبت کی آنکھ مچولی بن کر رہ گئی تھیں۔۔۔! رات کے دو بجے تھے لیکن پورا شہر جاگ رہا تھا۔ کیفے اور ریستورانوں میں قہقہے تھے۔ سازوں کی جھنکاریں تھیں اور گیتوں کے سوتے پھوٹ رہے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ساری دنیا میں یہیں سے مسرتیں تقسیم ہوتی ہوں۔ البتہ ساحل پر ایک خوب صورت سے بنگلے میں جوزف دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔ اور اس کی نودریافت بیوی ٹالابوآ کبھی جھنجھلاتی تھی اور کبھی خوشامدیں کرنے لگتی تھی۔

"پومارے پنجم گیا جہنم میں! اب میں واپس جاؤں گا۔!" جوزف نے بالآخر الفاظ میں اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔

"آخر کیوں۔۔۔؟"

"وہ پیتے پیتے مر گیا تھا اور مجھے نشہ ہی نہیں ہو رہا۔ ساری دنیا میں ویسی شراب نہیں مل سکتی جیسی میرا باس مہیا کرتا تھا۔!"

"میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ تم اس حد تک شرابی ہو گئے ہو گے۔۔۔؟"

"بس خاموش رہو۔۔۔! میں نہیں جانتا تم کیا بلا ہو۔ جہنم میں جائے ولی عہدی اور بادشاہت۔۔۔ اور اب تو پومارے پنجم سے بھی کوئی ہمدردی نہیں رہی۔ اگر وہ ایسی ہی گھٹیا شرابیں پی کر مرا ہے۔!"

"یہ بہت قیمتی ہے ڈارلنگ! عوام کیا خواص کی بھی پہنچ سے باہر۔!" ٹالابوآ نے میز پر رکھی ہوئی بوتل کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"قیمت نشے کی ہوتی ہے بوتل کی نہیں۔! اور اس منحوس مقبرے پر جو بنڈکٹائین کی بوتل

تراشی گئی ہے اس پر ہزار بار لعنت۔"

"میں تمہارے لئے بکری کی اوجھڑی کی شراب کہاں سے مہیا کروں۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

دفعتاً جوزف چونک پڑا۔ اور اُسے گھورتا ہوا بولا۔ "اے بدبخت عورت! اس وقت بکری کی اوجھڑی کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا تو چاہتی ہے کہ میرا پتہ پھٹ جائے اور میں مر جاؤں۔!"

"نہیں میں تو یہ نہیں چاہتی۔!"

"چلی جاؤ یہاں سے۔!"

"تم آخر میری توہین کیوں کرتے رہتے ہو۔!"

"جاؤ، میں تنہائی میں مرنا چاہتا ہوں۔!"

ٹھیک اُسی وقت تین آدمی کمرے میں گھس آئے، ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

"تمہیں اس کی جرأت کیسے ہوئی۔" ٹالابوآ انہیں گھورتی ہوئی بولی۔

"اس لئے کہ ہم بزکاٹا کے شہری نہیں ہیں۔" ریوالور والے نے ہنس کر کہا انداز مضحکہ اڑانے کا سا تھا۔

"دانت بند کرو، اور یہاں سے چلے جاؤ۔!"

"صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ آخر تم لوگوں کے ارادے کیا ہیں....؟"

"تم کون ہو، یہ معلوم کرنے والے۔!"

"یور ہائی نس میرے ہاتھ میں ریوالور ہے کھلونا نہیں۔!"

"کیا قصہ ہے....؟" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"تم خاموش رہو۔" ٹالابوآ نے آہستہ سے کہا، ویسے جوزف کی نظر شروع ہی سے ریوالور پر رہی تھی۔

اچانک اُس نے دھاڑ کر اپنے قبیلے کا جنگی نعرہ لگایا اور کسی چیتے کی طرح ریوالور والے پر چھلانگ لگادی۔! پھر ریوالور تو اچھل کر چھت کی طرف گیا تھا اور اس کا شکار ایک لمبی کراہ کے ساتھ فرش پر ڈھیر ہو گیا تھا۔ اُس کے دونوں ساتھی جوزف پر ٹوٹ پڑے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے جوزف یہ بھول گیا ہو کہ وہ آدمی ہی ہے.... بالکل درندوں کے سے انداز میں ان پر حملے کر رہا تھا، اور ہلکی ہلکی غراہٹیں کمرے کی فضا میں گونج رہی تھیں۔

ریوالور والا تو پھر اٹھ ہی نہیں سکا تھا.... ایک اور گرا.... پھر ایسا معلوم ہونے لگا جیسے تیسرا جان بچا کر نکل جانا چاہتا ہو۔! ٹالا بو آدم بخود کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔ دفعتاً جوزف نے تیسرے کو اپنی گرفت میں لے کر سر سے اونچا اٹھایا اور فرش پر دے مارا۔

پھر ٹالا بو آ نے بھی کسی قسم کا نعرہ لگایا تھا اور پر جوش انداز میں کہنے لگی تھی "اے بادشاہ نگوینڈا کے بیٹے! اے میرے شہ زور چیتے تو جیسا تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ گھٹتے بڑھتے چاند بھی تجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکے تو ہی بنکاٹا کو پوپاؤں کی غلامی سے نجات دلائے گا۔ اب یہ دیکھ کہ ان میں سے کوئی اپنی ناپاک زبان ہلانے کے لئے زندہ بھی بچا ہے یا نہیں....؟"

"میں کیوں دیکھوں.... تم خود ہی دیکھ لو۔!" جوزف بھنا کر بولا۔ "مجھے اپنے ہی باپ کا بیٹا رہنے دو، میں کسی نگوینڈا کو نہیں جانتا۔!"

وہ کچھ نہ بولی اور جھک کر ان تینوں بے ہوش آدمیوں کا جائزہ لینے لگی یہ نسلاً چینی معلوم ہوتے ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ سیدھی کھڑی ہو کر بولی "تینوں زندہ ہیں۔ لیکن آخر کیوں....؟ کیا تمہاری واپسی کا راز افشاء ہو گیا ہے....؟"

"میں کہتا ہوں فضول باتیں مت کرو.... میں جوزف ہوں، میں نہیں جانتا کہ نگوینڈا کون ہے۔ میرا باپ تو پرتگالیوں سے لڑتا ہوا مارا گیا تھا۔

"میں تمہیں نصیحت کرتی ہوں کہ اب ایسی کوئی بات اپنی زبان سے نہ نکالنا۔ تم ولی عہد ہر بنڈا ہو، والی بنکاٹا کے بیٹے۔!"

"اگر میں کبھی اس کو تسلیم کر لوں تو مجھے گدھے کا بچہ سمجھنا۔!"

"چلو یہی سہی! لیکن اب اس معاملے میں اپنی زبان بند ہی رکھو گے.... اُوہو وہ شاید ہوش میں آ رہا ہے، اُس سے جو کچھ پوچھوں اس میں دخل انداز نہ ہونا۔"

جوزف بُرا سا منہ بنائے ہوئے میز کی طرف بڑھا اور بوتل اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لی۔ اس دھینگا مشتی کے دوران میں بھی اس نے خیال رکھا تھا کہ اس میز پر آنچ نہ آنے پائے۔!

"خدا کی پناہ....!" ٹالا بو آ بڑبڑائی۔ "کیا تم یہ بھی نہیں جاننا چاہتے کہ یہ کون ہیں اور اس کا مقصد کیا تھا....؟"

"میں صرف قیمہ کرنے کی مشین ہوں...." جوزف غرایا۔ "مجھے اس سے غرض نہیں کہ

بیف ہے یا مٹن، دوسری بوتل کہاں ہے....؟"

"میں تمہیں اتنی زیادہ نہیں پینے دوں گی۔!"

"تو پھر میں چیخ چیخ کر ساری دنیا کو آگاہ کر دوں گا کہ ہر بنڈا نہیں جوزف ہوں۔!"

"اُوہ.... آہستہ بولو.... وہ ہوش میں آ رہا ہے....!"

جوزف اس کی طرف متوجہ ہو گیا، حملہ آوروں میں سے ایک اٹھ بیٹھا تھا لیکن اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپائے ہوئے تھا۔

"ہاتھ ہٹاؤ چہرے سے!" ٹالا بو آگرج کر بولی۔

اس نے بوکھلا کر ہاتھ ہٹا لئے اور اس طرح آنکھیں پھاڑنے لگا جیسے کچھ سجھائی نہ دیتا ہو۔

پھر تھوڑی دیر بعد بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "یور ہائی نس! ہم کچھ نہیں جانتے، ہم سے جو کچھ کہا گیا تھا....!"

"کس نے کہا تھا....؟"

جواب میں اُس نے ایک بیہوش حملہ آور کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "اس کے علاوہ اُسے اور کوئی نہیں جانتا۔!"

"وہ کیا چاہتا ہے....؟"

"میں یہ بھی نہیں جانتا۔!"

"کیا تم کنگ چانگ کے آدمی نہیں ہو....؟"

"مادام، یور ہائی نس پلیز.... میں کچھ نہیں جانتا۔!"

"نہیں جانتے تو جہنم میں جاؤ۔" جوزف اس کی طرف دیکھے بغیر بڑبڑایا۔

◆

لوئیسا ان دونوں کے لئے عذاب بن کر رہ گئی تھی۔ کبھی جیمسن پر جان چھڑکتی اور کبھی ظفر کے سر پر ہاتھ پھیرتی۔

آکلینڈ سے تاہیتی کے لئے پرواز کے آغاز پر اس نے ان سے کہا تھا۔ "یہ ضروری نہیں کہ پرنس سے تاہیتی میں ملاقات ہو جائے۔"

"تو پھر تم ہمیں وہاں کیوں لے جا رہی ہو۔؟" ظفر نے پوچھا۔

"شائد وہیں کی آب و ہوا میں کسی نتیجے پر پہنچ سکوں۔!" لوئیسا نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیوں نہ چاقو سے تمہارے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں۔!" جیمسن نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

وہ ہنس پڑی، لیکن جیمسن تلخ لہجے میں بولا۔ "اگر میں واقعی تم سے محبت کرنے لگا ہوں تو یہی کروں گا۔!"

"فضول باتوں میں نہ پڑو۔" ظفر اردو میں بڑبڑایا۔

"سوال تو یہ ہے کہ ہم اتنے احمق کیوں ہو گئے ہیں۔!" جیمسن بھنا کر بولا۔

"کیا مطلب....؟"

"ہم اس کے اشاروں پر کیوں ناچ رہے ہیں۔!"

"اس کے علاوہ بھی کچھ اور سوجھے تو مجھے ضرور مطلع کرنا۔ ہمارے جیب خالی ہیں۔ ٹکٹ واپسی کے لئے نہیں کہ کسی طرح اسے جل دے کر اپنی راہ لیں۔!"

"تو ہم قطعی بے بس ہو چکے ہیں۔!"

"یقیناً.... فی الحال ہماری یہی پوزیشن ہے۔!"

اتنے میں لوئیسا اپنی سیٹ سے اٹھنے لگی۔

"کہاں چلیں....؟" جیمسن نے پوچھا۔

"ٹوائیلٹ....! تم دونوں گونگوں کی طرح بھانت بھانت کی آوازیں نکالتے رہو۔!"

وہ چلی گئی۔ ظفر اور جیمسن منہ بنائے بیٹھے رہے.... تھوڑی دیر بعد لوئیسا واپس آ گئی۔ لیکن اس کا چہرہ دہشت سے سفید ہو رہا تھا۔

"کیا بات ہے....؟" ظفر چونک کر بولا۔

"خطرہ۔!" وہ آہستہ سے بڑبڑائی۔ "اب ہم پاپےتے میں اُتر کر پرنس کی قیام گاہ کی بجائے کسی ہوٹل کا رخ کریں گے۔!"

"اب ہم اُس وقت تک تمہارے مشورے پر عمل نہیں کریں گے جب تک کہ اصل معاملات کا علم ہمیں نہ ہو جائے گا۔" ظفر نے خشک لہجے میں کہا۔

"آخر کیوں....؟"

"اصولی بات ہے، ہم کب تک آنکھیں بند کر کے تمہارے ساتھ چلتے رہیں گے۔!"

"اچھا تو سنو! پرنس کے دشمن ہمارا تعاقب کر رہے ہیں۔!"

"کیا یہاں کوئی ایسا آدمی موجود ہے۔!"

"یقیناً....! پچھلی نشستوں میں سے ایک پر....!"

"کتنے آدمی ہیں....؟"

"صرف ایک کو پہچانتی ہوں! ہو سکتا ہے اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوں۔!"

"کوئی پہچان بتاؤ.... میں بھی ٹوائیلٹ کو جاتے ہوئے اُس پر ایک نظر ڈالوں گا۔!"

"کانوں تک اٹھے ہوئے شانوں والا بلڈاگ! شاید بیالیسویں نشست پر....!"

ظفر اٹھ گیا۔ لوئیسا کے بیان کی تصدیق ہوگئی، بھاری جبڑوں والا اس قدر کوتاہ گردن آدمی تھا کہ کاندھے کانوں کی لوؤں تک آپہنچے تھے.... اور آنکھوں کی بناوٹ اذیت پسندی کی نشاندہی کر رہی تھی۔ بظاہر ماحول سے بے پروہ نظر آرہا تھا۔ لیکن ظفر کی چھٹی حِس کہہ رہی تھی کہ پوری طرح باخبر آدمی ہے۔!

وہ ٹوائیلٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

یقیناً اس کی صورت ایسی ہی تھی کہ عورتیں صورت ہی دیکھ کر دہل جائیں۔!

واپسی پر جواب طلب نظروں سے لوئیسا نے اس کی طرف دیکھا تھا اور وہ سر کو خفیف سی جنبش دے کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

"کہاں کا باشندہ ہے....؟ میں اس کی قومیت کا اندازہ نہیں کر سکا...." ظفر کچھ دیر بعد بولا۔

"اس کی ماں پولینشی تھی اور باپ چینی، تیار اپو کا باشندہ ہے۔ اور وہاں زہریلے مینڈک کے نام سے مشہور ہے۔!"

"یعنی ڈیڈلی فراگ۔!" جیمسن ہنس پڑا۔

"آہستہ بولو.... یہی کہلاتا ہے اصل نام کم ہی لوگ جانتے ہیں....!" لوئیسا نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"ذرا میں بھی زیارت کر لوں۔" جیمسن اٹھتا ہوا بولا، اس کا لہجہ تضحیک آمیز تھا۔!

ظفر اور لوئیسا گفتگو کرتے رہے۔ پھر شاید دس منٹ گزر گئے تھے۔ جیمسن کی واپسی نہیں

ہوئی تھی۔

"اوہو.... کہاں رہ گیا۔؟" دفعتاً ظفر چونک کر بولا۔

"ہاں خاصی دیر ہو گئی ہے۔!"

ٹھیک اُسی وقت ایک ایئر ہوسٹس سراسیمگی کے عالم میں ان کے قریب پہنچی۔

"یہ.... یہ.... وہ! صاحب....!" وہ جیمسن کی خالی سیٹ کی طرف اشارہ کر کے بولی۔

"ٹائیلٹ کے قریب بیہوش پڑے ہیں....؟"

"نہیں....!" ظفر متحیرانہ انداز میں سیٹ سے اٹھ گیا۔

ایئر ہوسٹس کی دی ہوئی اطلاع درست تھی۔ وہ جیمسن ہی تھا۔! فرش پر اوندھا پڑا نظر آیا۔ پشت پر کاغذ کا ایک ٹکڑا پن کیا ہوا تھا۔ جس پر شاید بہت جلدی میں لکھا گیا تھا۔!

"موت کے جزائر میں فرشتۂ اجل تمہیں خوش آمدید کہتا ہے۔!"

تحریر فرانسیسی زبان میں تھی۔ ظفر نے لوئیسا کی طرف دیکھ کر پلکیں جھپکائیں پھر اُس پرچے کو جیمسن کی پشت سے الگ کر لیا۔ کچھ لوگ ان کی قریب آ کھڑے ہوئے تھے۔

"کوئی خاص بات نہیں۔!" ظفر اٹھتا ہوا بولا۔ "میرے ساتھی پر کبھی کبھی بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں، محض ابتدائی طبی امداد کافی ہو گی۔!"

لوگ پیچھے ہٹنے لگے۔ اور جہاز کا عملہ جیمسن کو وہاں سے اٹھانے کی تگ و دو میں مصروف ہو گیا۔! قریباً بیس پچیس منٹ بعد جیمسن کو ہوش آ گیا۔

"اس سے براہِ راست سوالات نہ کئے جائیں۔" ظفر نے اونچی آواز میں کہا۔ یہ جیمسن کے لئے ایک اشارہ تھا کہ وہ محتاط رہے۔

"کوئی خاص وجہ....؟" قریب کھڑے ہوئے ایک مسافر نے کہا۔

"میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس پر بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔" ظفر نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ "براہِ راست سوالات سے وہ پریشان ہو جائے گا۔ کوئی بھی نہیں چاہتا کہ اس کی کمزوری موضوعِ بحث بنے۔!"

"بات معقول تھی اس لئے کسی نے کچھ نہیں پوچھا۔ سیٹ پر واپس آنے کے بعد جیمسن آہستہ سے بولا۔ "جب میں ٹوائیلٹ کا دروازہ کھول رہا تھا کسی نے بے خبری میں میری گردن پر

ہاتھ مارا اور پھر.... مجھے کچھ یاد نہیں کہ.... کیا وہ بدہیت اپنی سیٹ سے اٹھا تھا...؟"

"معلوم نہیں.... ہم اس کی طرف متوجہ نہیں تھے۔!" ظفر نے جواب دیا اور جیب سے وہ پرچہ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا جس پر کسی فرشتہ اَجل کی تحریر تھی۔

"کیا مطلب....؟" جیمسن چونک پڑا۔

"یہ تمہاری پشت پر پن کیا ہوا تھا....!"

"اُوہو.... تب تو.... آپ نے اسے چھپا کر اچھا نہیں کیا....؟"

"کیوں....؟"

"ہو سکتا ہے! وہ محض اپنے شبہے کی تصدیق کرنا چاہتا ہو۔! نہیں یور ہائی نس۔ اس کا اعلان ضروری ہے۔!"

"احمق نہ بنو۔!"

"جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس کی موافقت کی کوئی دلیل بھی رکھتے ہیں۔!"

ظفر کچھ نہ بولا۔ جیمسن کہتا رہا۔ "اگر اُسے ہمارے متعلق کسی قسم کا یقین ہے تب بھی ہمارا یہ رویہ مناسب ہوگا۔ اور اگر محض شبے میں مبتلا ہے تو مناسب ترین کہہ لیجئے۔!"

"غالباً تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔!" ظفر نے پُر تفکر لہجے میں کہا۔

دفعتاً جیمسن اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بلند آواز میں بولا۔ "خواتین و حضرات! مجھ پر بیہوشی کے دورے ضرور پڑتے ہیں لیکن اس وقت میں اُس کا شکار نہیں ہوا تھا۔!"

لوگ توجہ اور دلچسپی سے اُس کی طرف متوجہ ہوگئے۔!

"پھر کیا ہوا تھا....؟" ایک آواز ابھری۔

"میں ٹوائیلٹ میں داخل ہو رہا تھا کہ کسی نے پیچھے سے میری گردن پر کراٹے کا جچا تلا ہاتھ مار کر بیہوش کر دیا تھا۔ میرے ساتھی کو میری پشت پر ایک تحریر پن کی ہوئی ملی ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ لکھا ہے، موت کے جزائر میں فرشہ اجل تمہیں خوش آمدید کہتا ہے۔!"

"بڑی عجیب بات ہے۔!" ایک خوف زدہ سی آواز ابھری۔

جیمسن نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ "میں اسے محض مذاق بھی نہیں سمجھ سکتا تو پھر کیا یہ جہاز سچ مچ موت کے جزائر کی طرف جا رہا ہے۔!"

"بکواس ہے۔۔۔ بکواس ہے۔۔۔۔!" کئی آوازیں بیک وقت ابھریں۔!

"تو پھر خواتین و حضرات۔۔۔۔! اب مجھے مشورہ دیجئے کہ ہم کیا کریں۔۔۔۔ ایک خاتون بھی ہمارے ساتھ ہے۔!"

سناٹا چھا گیا۔! ظفر کنکھیوں سے ڈیڈلی فراگ کی طرف دیکھے جا رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر تحیر کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔ احمقانہ انداز میں منہ کھل گیا تھا اور آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔! جہاز کے ذمہ دار افراد جیمسن کے قریب آ کھڑے ہوئے۔ اُن میں سے ایک نے وہ پرچہ بھی طلب کیا۔!

"یہ رہا۔۔۔۔ ملاحظہ فرمائیے۔!"

وہ اُسے دیکھتا رہا پھر بولا۔ "لیکن آپ کے ساتھی نے تو اُس وقت کسی تحریر کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔!"

"ڈرپوک آدمی ہے۔!" جیمسن کا برجستہ جواب تھا۔

"کیا آپ کو کسی پر شبہ ہے۔۔۔۔!"

"ہرگز نہیں۔۔۔۔! میرے لئے سب اجنبی ہیں۔!"

"بہر حال میری دانست میں اس کی کوئی اہمیت نہیں کیوں کہ آپ جنت ارضی تاہیتی کی طرف پرواز کر رہے ہیں۔" جہاز کے ذمہ دار آدمی نے اتنی اونچی آواز میں کہا کہ آس پاس کے دوسرے لوگ بھی سُن سکیں۔

"ہم خائف نہیں ہیں۔!" جیمسن نے شانوں کو جنبش دی اور بیٹھ گیا۔

"یہ اچھا نہیں ہوا۔۔۔۔!" لوئیسا آہستہ سے بولی۔!

"جب تک ہم اندھیرے میں رہیں گے یہی ہوتا رہے گا۔" جیمسن نے خشک لہجے میں کہا۔ "مقصد کا علم ہوئے بغیر کوئی راہ متعین نہیں کی جا سکتی۔" ظفرالملک نے اُسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا اتنا بتا دینا کافی نہیں کہ تم دونوں پرنس کے لئے کام کر رہے ہو۔ اتنی بڑی بڑی تنخواہیں تمہیں ملیں گی کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔۔۔۔؟"

"ٹھیک ہوئی بات۔۔۔۔!" جیمسن بول پڑا۔ "لیکن اس انکشاف سے ہماری مشترکہ محبت خطرے

میں پڑ گئی۔"

"ہر گز نہیں۔" لوئیسا سر ہلا کر بولی۔ "ہم تینوں جہاں بھی رہیں گے ساتھ ہی رہیں گے۔!"

"لیکن! اگر کسی ایک کے لئے فیصلہ نہ کر سکیں۔!"

"تو پھر مجبوراً دونوں سے محبت کرتی رہوں گی۔!"

"تم فضول باتیں کیوں شروع کر دیتے ہو۔!" ظفر جیمسن کو گھورتا ہوا بولا۔

"جب کرنے کو کچھ نہ ہو تو فضول باتیں زندگی کا سہارا بن جاتی ہے۔!"

"خاموش رہو....!"

"ویسے میری ایک اہم بات بھی سُن لیجئے۔!" جیمسن نے اردو میں کہا۔ "کیا آپ اب بھی یہی سمجھتے ہیں کہ یہ محض اتفاق ہے اور عمران صاحب نے تاہیتی کا چکر یونہی بے مقصد چلایا تھا۔!"

"قطعی نہیں....!" ظفر سر ہلا کر بولا۔ "میں بہت پہلے سے اس پر غور کر تا رہا ہوں۔"

"تو پھر بس ہمیں محتاط رہنا چاہئے۔!"

"اس طرح اٹھ کر اعلان کر دینا تو احتیاط نہیں تھی۔"

"میں صرف یہ جتانا چاہتا تھا کہ خائف نہیں ہوں، خواہ وہ تحریر سچ مچ فرشتہ اجل کی کیوں نہ رہی ہو۔"

◆

تینوں حملہ آور اسی بنگلے کے ایک کمرے میں مقید کر دیئے گئے تھے۔! اور یہ بڑی عجیب بات تھی کہ وہاں جوزف اور ٹالا بو آ کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ ٹالا بو آ خود اپنے ہاتھوں سے کھانا اور ناشتہ تیار کرتی تھی۔

دوسری صبح جوزف نے اُس سے پوچھا۔ "آخر تینوں کا کیا ہو گا....؟"

"بھوکے مرنے دو۔!" وہ ناگواری سے بولی۔

"نہیں....! یہ ایک غیر انسانی حرکت ہو گی۔! میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔!"

"لیکن پچھلی رات تمہاری انسانیت کہاں تھی جب تم نے انہیں اتنی بے دردی سے مارا تھا۔!"

"پچھلی رات وہ حملہ آور تھے اور اس وقت بے بس ہیں۔!"

"میں ان کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتی۔!"

"مجھے علم ہے کہ تمہارے پاس ڈبوں میں محفوظ کی ہوئی غذا بھی موجود ہے اس لئے انہیں بھوکا نہ مارو.... کچھ ڈبے انہیں دے دو۔!"

"تم بالکل سادھو ہوگئے ہو....! بادشاہت کیسے کرو گے۔!"

"بادشاہت تو میرے جوتے بھی کر سکتے ہیں.... لیکن میں.... جوزف آسمان والے کا غلام اپنی کھال میں رہنا چاہتا ہوں۔!"

"خیر.... خیر.... وہ تو ہوتا ہی رہے گا۔" ٹالا بو آ نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کچھ دیر بعد یہاں بنکاٹا کے عمائدین پہنچنے والے ہیں۔ ذرا محتاط رہنا.... تم ان سے یہ نہیں کہو گے کہ تم ولی عہد ہر بنڈا نہیں ہو۔!"

"میں نہیں جانتا کہ میرے باس نے مجھے کس جہنم میں جھونک دیا ہے۔!"

"میں تم سے استدعا کرتی ہوں۔ انسانیت کے نام پر درخواست کرتی ہوں کہ جو کچھ کہا جائے وہی کرو۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے دشمنوں نے تمہاری برین واشنگ کر دی ہو۔!"

"تم شاید یہی کہنا چاہتی ہو کہ میں شہزادہ ہر بنڈا اپنی یادداشت کھو بیٹھا ہوں۔"

"اس کے علاوہ اور کیا سمجھوں جبکہ تم اپنی پیاری بیوی ٹالا بو آ کو بھی اجنبی سمجھ رہے ہو۔!"

"آسمان والا ہی جانے کیا چکر ہے۔" جوزف ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "یا پھر وہ جانتا ہوگا جس کی کھوپڑی میں آسمان والے نے زمانے کی عقل اکٹھی کر دی ہے۔!"

"کس کی بات کر رہے ہو....؟"

"اپنے باس کی۔!"

"اُوہ.... وہ بیوقوف آدمی....!"

"ٹالا بو آ تمیز سے بات کرو، ورنہ تمہاری زبان گدی سے کھینچ دوں گا۔! مجھ جیسے ہزار آدمی اس پر قربان....!"

"میں کچھ نہیں جانتی....! تم سب کی سنو گے، لیکن اپنی نہیں کہو گے۔!"

"محض اس خیال سے بات نہیں کروں گا کہ باس کی طرف سے کسی قسم کی کوئی ہدایت نہیں ملی تھی۔!"

پھر ٹالا بو آ ناشتے کے انتظام کے لئے چلی گئی تھی! اور جوزف بیٹھا سوچتا رہا تھا۔ باس نے

تاہیتی کی بات بے وجہ نہ چھیڑی ہو گی۔ ہو سکتا ہے وہ محض ترغیب رہی ہو۔ بہر حال وہ اس وقت تاہیتی کے صدر مقام پاپ اے اے تے میں بیٹھا ہوا تھا اور پچھلے دن اس نے پومارے پنجم کے مقبرے کی زیارت بھی کرلی تھی۔ جو پاپ اے اے تے کی مضافات ہی میں واقع تھا.... منحوس مقبرہ جس نے اُسے اس کے پیاروں سے چھڑا دیا تھا.... کاش.... اس نامعقول خواہش نے جنم ہی نہ لیا ہوتا، ہونہہ، پومارے پنجم....!

پھر سلسلہ خیال ٹالابو آ کی آمد سے ٹوٹ گیا۔

"تمہارے دونوں ساتھی جن کے لئے تم نے خط لکھا تھا، پچھلی رات یہاں پہنچ گئے ہیں....؟" اس نے اطلاع دی۔

"کہاں ہیں....؟" جوزف کے دانت نکل پڑے، شاید بہت دنوں کے بعد مسکرایا تھا۔

"رووانو میں مقیم ہیں....! اور وہ لڑکی لوئیسا بھی ان کے ساتھ ہے۔!"

"انہیں یہاں بلاؤ.... کہیں اور ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے۔!" جوزف نے ناخوش گوار لہجے میں کہا۔

"فی الحال لوئیسا اسے مناسب نہیں سمجھتی۔ اس لڑکی نے ہماری بہت مدد کی ہے۔ میں اس کی شکر گزار ہوں۔!"

"میں ان سے جلد از جلد ملنا چاہتا ہوں۔!"

"وہ بھی ہو جائے گا۔ لیکن اب تم لباس تبدیل کرلو.... ہو سکتا ہے بنکاٹا کے عمائدین۔!"

"جہنم میں جائیں بنکاٹا کے عمائدین.... ان کی بجائے اگر باس والی چھ باتلیں آجاتیں تو بات بھی تھی۔!"

"دیکھو....! ان پر یہ ظاہر نہ ہونے دینا کہ بہت پینے لگے ہو۔!"

"یہ بھی بتادو کہ مجھے کب تک زندہ رہنا ہے۔" جوزف پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولا۔ "اگر میری ہی طرح سیاہ نہ ہوتیں تو تمہارا گلا گھونٹ دیتا۔!"

"میرا جو چاہو حشر کرو.... لیکن بنکاٹا کی بادشاہت بہر حال برقرار رکھنی ہے اسے کبھی نہ بھولنا۔!"

"جاؤ ناشتہ لاؤ....! دیکھوں گا بنکاٹا کی بادشاہت کو۔!"

ناشتہ ختم کر کے وہ اٹھے ہی تھے کہ بنکاٹا کے چھ بڑے آدمی وہاں آپہنچے، وہ سب ٹالابو آ اور

جوزف ہی کی طرح سیاہ فام تھے۔!

انہوں نے ان دونوں کو غلاموں کی طرح تعظیم دی۔

"ہمیں کئی دن پہلے ہی علم ہو چکا تھا کہ آپ تاہیتی پہنچ رہے ہیں۔!" ان میں سے ایک نے کہا۔

"لیکن میں نے تو پرسوں اطلاع بھجوائی تھی۔" ٹالا بو آ حیرت سے بولی۔

"آس پاس کے دوسرے جزائر میں خبر مشہور ہو چکی ہے۔!"

"خوب....! تو کل رات اسی وجہ سے حملہ ہوا تھا۔!"

"حملہ ہوا تھا....!" ان سب نے بیک وقت حیرت ظاہر کی۔!

"ہاں.... تین حملہ آور تھے۔ لیکن پرنس نے تینوں کو بے بس کر دیا.... وہ ہماری قید میں ہیں۔!" ٹالا بو آ چہک کر بولی۔

"کس نے حملہ کرایا تھا....؟" ان میں سے ایک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ اسے اگلنے پر تیار نہیں۔!"

"ہم اگلوا لیں گے....!"

جوزف نے اس شخص کو گھور کر دیکھا اور وہ نظریں چرانے لگا۔!

"نہیں یہاں اس کی ضرورت نہیں تھی۔ انہیں ساتھ لے چلو۔" ٹالا بو آ بولی۔ "اور اس کے لئے رات ہی کا سفر مناسب ہو گا۔!"

جوزف خاموشی سے سب کچھ سنتا رہا۔ اُس کا دل نہیں چاہتا تھا کہ کسی بات میں دخل اندازی کرے۔ ورنہ سامنے کی بات تھی کہ جن لوگوں کے تین آدمی کئی گھنٹوں سے غائب ہوں کیا انہیں ان کے سلسلے میں تشویش نہ ہو گی اور کیا وہ اس تاک میں نہ ہوں گے کہ انہیں ڈھونڈ نکالیں ظاہر تھا کہ جہاں وہ بھیجے گئے ہوں گے وہیں سے اُن کے بارے میں معلومات بھی حاصل ہو سکیں گی۔

◆

"ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔" لوئیسا نے ظفر کو اطلاع دی۔

"تو پھر ہم کیا کریں۔!" ظفر جھنجھلا کر بولا۔

"محتاط رہو۔!"

"نصیحت کا شکریہ۔!" ظفر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

جیمسن ہنس پڑا۔ اور بولا۔ ”اگر تم نے یہ اطلاع مجھے دی ہوتی تو بڑے پیار سے پیش آتا۔!“

”میں نے فیصلہ کرلیا ہے۔“ وہ مڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

”کیا فیصلہ کرلیا....؟“

”میں صرف تم سے محبت کرتی ہوں.... تمہاری ڈاڑھی انسانیت کا کھیت ہے۔!“

”دوسرا جملہ خطرناک ہے....!“

”کیوں....؟“

”ہوسکتا ہے کچھ دنوں کے بعد کہہ بیٹھو کہ فصل پک کر تیار ہوگئی ہے، اب کھیت کٹنا چاہئے۔!“

”نہیں....! ڈرو مت.... ڈاڑھی سمیت تمہیں چاہتی ہوں۔!“

ٹھیک اُسی وقت ایک طویل قامت آدمی رودانو کے ڈائننگ ہال میں داخل ہوا۔ اور لوئیسا آہستہ سے بولی۔ ”مجھے اسی پر شبہ ہے۔!“

ناشتہ انہوں نے ڈائننگ ہال میں کیا تھا اور اس کے بعد سے یہیں پر بیٹھے رہے تھے۔!

اس وقت یہاں قیام کرنے والوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔!

”کیا یہ یہیں مقیم ہے۔!“ ظفر نے پوچھا۔

”میرا خیال ہے کہ یہاں مقیم نہیں ہے۔! پچھلی رات جب ہم مون تیسا میں اندھی لڑکی کا گیت سن رہے تھے یہ ہمارے قریب ہی موجود تھا۔ ہوسکتا ہے ڈیڈلی فراگ کا آدمی ہو۔!“

”وہ خود تو پھر دکھائی نہیں دیا۔!“

”ایک طاقت ور گروہ کا سرغنہ ہے، اُسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ سڑکوں پر مارا مارا پھرے، اُس کے آدمی ہی کافی ہیں۔!“

”خیر.... خیر.... ہمیں انجان ہی بنے رہنا چاہئے۔“ ظفر سر ہلا کر بولا۔

”میری دانست میں بھی یہی مناسب ہے۔! لیکن غافل نہ ہوجانا چاہئے۔!“

لمبا آدمی کاؤنٹر کے قریب کھڑی ہوئی لڑکی سے سگریٹ خریدنے لگا تھا۔

”سوال تو یہ ہے کہ آخر پرنس کی مخالفت کیوں....؟“

”میں تفصیل سے نہیں جانتی....! لیکن نہ تو کوئی اُس کے تخت کا دعوے دار ہے اور نہ بنکاٹا ہی میں اُس کی مخالفت ہے۔!“

"تو یہ مخالفت باہر کی ہے۔!"

"ایسے حالات میں یہی کہا جاسکتا ہے۔!"

"لیکن باہر کے آدمی کو اس سے کیا سروکار۔!"

"میں کہہ چکی ہوں کہ تفصیل کا مجھے علم نہیں۔!"

"تمہاری کیا پوزیشن ہے۔۔۔۔؟"

"بنکاٹا کے شاہی خاندان سے ہمدردی ہے۔ کیوں کہ میرا باپ شاہ بنکاٹا کا پرسنل سیکرٹری رہ چکا ہے۔۔۔۔!"

"بنکاٹا میں تمہارے علاوہ اور بھی سفید فام خوبصورت لڑکیاں ہوں گی۔!" جیمسن نے پوچھا۔

"قطعی نہیں۔۔۔۔! میرے علاوہ ایک بھی ایسی لڑکی تمہیں وہاں نصیب نہیں ہو گی۔"

"پھر آپ کا کیا ہو گا۔۔۔ یور ہائی نس۔۔۔۔!" جیمسن نے ظفر سے پوچھا۔

"میں صبر کرلوں گا۔۔۔۔!" ظفر نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

لمبا آدمی سگریٹ خرید کر باہر جاچکا تھا۔

"میں دیکھتا ہوں کہ یہ کس چکر میں ہے۔!" ظفر اٹھتا ہوا بولا۔

"بیٹھ جاؤ۔۔۔۔! میں اس کا مشورہ نہیں دے سکتی۔!"

"اوہو۔۔۔۔ تو کیا تم ہم پر حکم چلاؤ گی۔" ظفر نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اے میرے پیارے کے ساتھی!" وہ ہنس کر بولی "تم مینڈولن بہت اچھا بجاتے ہو۔۔۔۔ جاؤ اپنے کمرے سے مینڈولین اٹھا لاؤ۔۔۔۔ میں گانا چاہتی ہوں۔!"

"معقول مشورہ ہے۔!" جیمسن سر ہلا کر بولا۔ "ہمیں یہی سوچنا چاہئے کہ ہم یہاں صرف عیش کرنے آئے ہیں۔!"

ظفر رہائشی کمروں کی طرف چلا گیا۔

"اُوہ۔۔۔۔! تو کیا واقعی ہز ہائی نس مینڈولین لینے گئے ہیں۔" جیمسن بڑبڑایا۔

"موڈ تو ایسا نہیں لگ رہا تھا۔" لوئیسا نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔ "تم اس کی بڑی عزت کرتے ہو۔ کیا حقیقتاً کسی شاہی خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔"

"تمہیں اس میں شبہ نہ ہونا چاہئے۔ ہمارے یہاں ہر تیسرا آدمی کوئی نہ کوئی مخصوص زادہ

ہے۔ شہزادہ سے لے کر فقیر زادہ تک.... ہر نام کے ساتھ زادگی کا دم چھلا ضروری ہے۔!"

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔!"

"پکا حرام زادہ۔!"

"یہ کیا ہوتا ہے....!"

"بہت اونچا ہوتا ہے.... اس کے بارے میں اندازہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ ہے کیا چیز....!"

"واقعی ایسے ہی معلوم ہوتے ہو۔!"

لمبا آدمی پھر کمرے میں داخل ہوا.... لیکن اس بار تنہا نہیں تھا۔ اُس کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے۔ ان کے جسموں پر کسی مخصوص محکمے کی وردیاں تھیں۔!

"اُوہو.... کسٹمز کے لوگ ہیں۔" لوئیسا بڑبڑائی۔

وہ سیدھے انہی کے پاس آئے تھے۔

"آپ کے کاغذات۔" ان میں سے ایک نے جیمسن کو مخاطب کیا۔

"ضرور.... ضرور....!" جیمسن اٹھتا ہوا بولا۔ "لیکن پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ ہم یہاں کے لئے بالکل اجنبی تو نہیں ہیں۔!"

"حالات بدلتے رہتے ہیں موسیو....!"

لوئیسا اور جیمسن رہائشی کمرے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ لمبا آدمی ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "ٹھہریئے۔" وہ دونوں رک کر مڑے۔

"آپ کا پورا سامان آپ کے پاس موجود ہے نا۔" اُس نے سوال کیا۔

"ہاں.... ہاں، کیوں نہیں۔!" جیمسن بولا۔

"شاید آپ بھول رہے ہیں، آپ کا ایک سوٹ کیس کسٹم پوسٹ پر موجود ہے۔"

"کسی اور کا ہوگا....!"

"کیا آپ کے سامان پر نشانات موجود ہیں۔!"

"ہم ذرا انہیں چیک کریں گے۔" لمبے آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔" لوئیسا نے جیمسن سے کہا۔ "میں اور ظفر سامان یہیں اٹھا لاتے ہیں۔!"

"نہیں تکلیف نہ کیجئے ہم خود کمروں تک چلتے ہیں۔" لمبے آدمی نے نرم لہجے میں کہا۔

"جی نہیں شکریہ.....! سامان یہیں آئے گا۔" لوئیسا تلخ لہجے میں بولی۔

وہ تیزی سے آگے بڑھ گئی تھی۔ لمبے آدمی نے اپنے باوردی ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔ "کیا ان محترمہ کا رویہ درست تھا۔!"

وہ کچھ نہ بولے.... تھوڑی دیر بعد صرف ظفر دکھائی دیا جس نے دو بڑے بڑے سوٹ کیس اٹھا رکھے تھے۔ ان کے قریب پہنچ کر دونوں سوٹ کیس فرش پر رکھ دیئے اور دوبارہ واپسی کے لئے مڑا۔

"ذرا ٹھہریئے۔!" لمبے آدمی نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "وہ محترمہ کہاں ہیں....!"

"کیوں....؟" ظفر نے جارحانہ انداز میں سوال کیا۔

"اُن کا سامان....!"

"وہ بھی لا رہا ہوں.... ایسی پھول سی لڑکی کم از کم میری موجودگی میں وزن نہیں اٹھا سکتی۔"

"اُن کی موجودگی ضروری ہے....!"

"اپنے کمرے میں موجود ہے۔!"

"اُن سے ضروری باتیں کرنی ہیں۔!"

"تشریف لے جایئے کمرہ نمبر سترہ....!"

لمبا آدمی اپنے ساتھ ایک باوردی آدمی کو لے گیا تھا۔ دوسرا وہیں کھڑا رہا "آخر قصہ کیا ہے۔" جیمسن نے اُسے مخاطب کیا۔

"میں نہیں جانتا....!" اُس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس بار تاہیتی جہنم بن گیا ہے یور ہائی نس....!" جیمسن ظفر کی طرف دیکھ کر بولا۔

"ہمیشہ حالات یکساں نہیں رہتے.... مجھے خود بھی حیرت ہے۔! لڑکیوں سے لفٹ نہیں مل رہی۔" ظفر کا جواب تھا۔ اس بار باوردی آدمی نے اُسے بڑی نفرت سے گھورا۔ پھر شاید ذہنی طور پر تھوکا بھی ہو۔ چہرے سے تو یہی مترشح ہو رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں واپس آ گئے لیکن ان کے تیور اچھے نہیں تھے۔ "کمرہ نمبر سترہ خالی ہے۔" لمبا آدمی غرایا۔

”نہیں ۔ ۔ ۔ ۔!“ ظفر تحیر آمیز انداز میں چونک پڑا تھا۔ جیمسن اس رویئے میں بناوٹ کا شائبہ بھی محسوس نہ کر سکا۔

”بتاؤ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ کہاں گئی ۔ ۔ ۔ ۔؟“ لمبے آدمی کا لہجہ اس بار بہت بُرا تھا۔ دونوں اپنی توہین محسوس کئے بغیر نہ رہ سکے۔

”تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا۔“ ظفر نے بھی لہجے میں سختی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

”ہوش میں رہ کر بات کرو تم لوگ ۔ ۔ ۔ ۔! کیوں کہ زیرِ حراست ہو۔!“

”کیا مطلب ۔ ۔ ۔ ۔؟“ جیمسن آگے بڑھ کر بولا۔

”تم اپنا سوٹ کیس وہیں چھوڑ کر آئے تھے جس میں غیر قانونی اشیاء تھیں۔“

”یہ جھوٹا الزام ہے۔!“

”اپنا سامان اٹھاؤ اور چلو ہمارے ساتھ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ تو عقبی دروازے سے فرار ہو گئی۔!“

”کیا سچ مچ فرار ہو گئی۔“ جیمسن نے سوال کیا۔

لیکن ان میں سے کسی کے بولنے سے قبل ہی ظفر نے کہا۔ ”اگر فرار ہو گئی تو پھر وہ قابلِ اعتراض سوٹ کیس اُسی کا ہو گا۔!“

”کیا مطلب ۔ ۔ ۔ ۔؟“

”تین چار دن قبل ہماری ملاقات نیوزی لینڈ میں ہوئی تھی۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ حقیقتاً کون ہے۔!“

”ہم کچھ نہیں جانتے ۔ ۔ ۔ ۔ تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔ ہمارے آفیسر کے سامنے جواب دہی کر لینا۔!“

”ہم ضرور چلیں گے۔ لیکن تم نے اس سلسلے میں ضابطے کی کارروائیاں مکمل کر لی ہیں۔!“

”کیسی کارروائیاں ۔ ۔ ۔ ۔؟“

”ہوٹل میں ہمارے ناموں کے ساتھ لکھو گے کہ تم کون ہو، اور ہمیں کہاں لے جا رہے ہو۔!“

”ہم یہ سب کچھ کر لیں گے، تمہیں اپنے سامان سمیت ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔!“

ظفر نے جیمسن کی طرف دیکھا، وہ مسکرا رہا تھا۔ ”کیا حرج ہے یور ہائی نس ہم یہاں تفریح ہی کے لئے تو آئے ہیں۔!“

پندرہ منٹ کے اندر ہی اندر ان کا سامان جیپ میں رکھ دیا گیا۔ ظفر الملک نے ضابطے کی کارروائی پر نظر رکھی تھی۔

جیپ چل پڑی، ظفر اور جیمسن اس طرح بٹھائے گئے تھے کہ وہ لوگ اُن پر چھائے رہ سکیں۔

"کیا آپ کو علم تھا کہ وہ غائب ہو جائے گی۔" جیمسن نے ظفر سے اردو میں سوال کیا۔!

"ہر گز نہیں.....! مجھے بھی اس اطلاع پر اتنی ہی حیرت ہے جتنی تمہیں ہو سکتی ہے۔"

"پتا نہیں کیا چکر ہے، کہیں دیارِ غیر میں بھیک ہی نہ مانگنی پڑے۔ آپ کے پرس کی کیا پوزیشن ہے یور ہائی نس.....!"

"کم از کم ایک ہفتہ بے فکری سے گزر جائے گا۔!"

گاڑی ساحل کے قریب سے گزرنے والی طویل سڑک پر نکل آئی اور جیمسن چونک کر بولا۔

"ہم ایئر پورٹ کی طرف تو نہیں جا رہے۔!"

"خاموش بیٹھے رہو۔" ایک باوردی آدمی نے گرج کر کہا۔ ساتھ ہی اُس کا ریوالور بھی ہولسٹر سے نکل آیا تھا۔

"ہوں تو یہ بات ہے۔" ظفر نے طویل سانس لی۔

◆

لوئیسا اپنا چھوٹا سا سوٹ کیس اٹھائے اس عقبی دروازے سے نکل گئی تھی جو کچن کی ضرورت کے لئے استعمال ہوتا تھا۔

تیز رفتاری سے اُس نے کئی گلیاں طے کیں اور بازار میں جا پہنچی جہاں چاروں طرف چینی تاجروں کی دکانیں تھیں۔!

بہت احتیاط سے گرد و پیش کا جائزہ لے کر ایک شوروم میں داخل ہو گئی۔ یہاں تاڑ کے پتوں کی بنائی سے تشکیل دی ہوئی مصنوعات کا کاروبار ہوتا تھا۔ کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھے ہوئے بوڑھے آدمی نے اُسے دیکھ کر سر کو جنبش دی اور اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔!

"وہ کہاں ہے.....؟" لوئیسا نے اُس کے قریب پہنچ کر آہستہ سے پوچھا۔

"اُس نے تو مجھے پاگل بنا کر رکھ دیا ہے..... مادام.....!" بوڑھے چینی نے مغموم لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا ہوا.....؟"

”سمجھ میں نہیں آتا کس طرح بتاؤں۔!“

”میں نہیں سمجھی تم کیا کہنا چاہتے ہو۔!“

”اُس کی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔!“

”وہ ہے کہاں....؟“

”ابھی ذرا دیر پہلے آیا تھا اور آپ کے لئے یہ لفافہ دے کر چلا گیا ہے۔!“

اُس نے کاؤنٹر کے نیچے سے ایک لفافہ نکال کر لوئیسا کی طرف بڑھادیا۔

لوئیسا نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے لفافہ چاک کیا.... اس کے لئے پیغام تھا۔ ”تم نے اُن دونوں کے ساتھ نہ جاکر غلطی کی ہے، پہلے اُن لوگوں کو صرف شبہ تھا.... اب یقین ہو جائے گا۔ بہر حال اب تمہارے لئے یہی مناسب ہوگا کہ پرنس کے پاس پہنچ جاؤ.... اس کے لئے تمہیں میری واپسی تک یہیں انتظار کرنا پڑے گا۔“

پرچے کو دوبارہ لفافے میں رکھتے ہوئے اُس نے طویل سانس لی اور بوڑھے سے بولی ”میں یہیں رہ کر اس کا انتظار کروں گی۔!“

بوڑھے نے کاؤنٹر کے مقابل والے دروازے کی طرف اشارہ کیا.... اور وہ اندر چلی آئی۔

کمرہ عمدہ قسم کی فرنیچر سے آراستہ تھا۔ مختلف جگہوں پر تازہ پھولوں سے سجائے ہوئے گلدان رکھے ہوئے تھے۔! شاید انہی پھولوں کی ملی جلی خوشبو سے کمرے کی فضا مہک اٹھی تھی۔

وہ ایک آرام کرسی پر نیم دراز ہوگئی۔ اُس کی آنکھوں سے شدید ترین پریشانی جھلک رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھا کسی مشروب کی ٹرے اٹھائے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

”شکریہ۔! میں خواہش نہیں محسوس کررہی۔!“ لوئیسا بولی۔

بوڑھے نے ٹرے میز پر رکھ دی اور فلاسک سے گلاس میں اپنے لئے مشروب انڈیلنے لگا۔ مشروب کی ایک چسکی لے کر بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ ”وہ آدمی تو بالکل احمق معلوم ہوتا ہے مادام....!“

”اس کے باوجود بھی ہم سب اُسی کے چارج میں دیئے گئے ہیں۔!“

”پچھلی رات مجھ سے کہہ رہا تھا کہ کنگ چانگ تو اس بطخ کو کہتے ہیں جس نے انڈے دینا بند کردیئے ہوں۔!“

"اُس نے مزاحاً کہا ہوگا۔!" لوئیسا مسکرائی۔ "چھیڑ چھاڑ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا.... میں نے اُس کے ٹائپ کا اندازہ کرلیا ہے۔!"

"کنگ چانگ ہنسی کھیل نہیں ہے.... آپ بھی جانتی ہیں۔!"

"ہاں میں جانتی ہوں.... خیر.... اس پر پھر بات کریں گے.... زہریلے مینڈک کے بارے میں کچھ معلوم ہوا....؟"

"میرے آدمیوں نے اُسے ابھی تک یہاں نہیں دیکھا۔!"

"ہوں....!" لوئیسا کچھ کہتے کہتے رک گئی۔ لیکن بوڑھا ٹٹولنے والی نظروں سے اُسے دیکھے جارہا تھا۔!

تھوڑی دیر بعد اُس نے پوچھا۔ "کیا آپ یہاں ٹھہریں گی....؟"

"میں اُس کا انتظار کروں گی۔!"

ٹھیک اُسی وقت کسی نے دروازے پر ٹھوکر ماری اور اندر گھستا چلا آیا۔ بوڑھے کے ہاتھوں سے گلاس چھوٹ گیا۔

خوفناک صورت والا "زہریلا مینڈک" اُن کے سامنے کھڑا تھا۔ اور اس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

لوئیسا جس حال میں تھی اُسی طرح پڑی رہ گئی۔ بوڑھے کا منہ کھل گیا۔

"شاید ابھی یہاں میرا ہی ذکر ہورہا تھا۔" مسکراہٹ ڈراؤنی آواز میں تبدیل ہوگئی۔ کوئی کچھ نہ بولا۔ ڈیڈلی فراگ نے لوئیسا کی طرف انگلی اٹھا کر کہا۔ "تم میرے ساتھ چلو گی۔ ان جزائر پر میری آنکھیں مسلط ہیں.... مجھ سے کوئی بھی نہیں چھپ سکتا....!"

لوئیسا کسی سحر زدہ کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی۔!

◆

سفر کا اختتام ایک ساحلی عمارت کے قریب ہوا۔ یہاں دور، دور تک کسی دوسری عمارت کا وجود نہیں تھا۔

"اُترو....!" لمبے آدمی نے ظفر اور جیمسن کو مخاطب کیا۔

"ہیڈ آفس شہر سے بہت دور ہے۔!" جیمسن سوٹ کیس سنبھال کر گاڑی سے اترتا ہوا بولا۔

لمبا آدمی اُسے صرف گھور کر رہ گیا۔ وہ دونوں عمارت کے اندر لائے گئے۔

"یہ تو رہائشی عمارت معلوم ہوتی ہے۔!" جیمسن نے اردو میں کہا۔

"ہم پھنس گئے ہیں اُس نامعقول عورت کی وجہ سے۔!"

"پلیز.... یور ہائی نس.... یہ بات طے پاچکی ہے کہ وہ صرف مجھے چاہتی ہے۔!" جیمسن نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

دفعتاً لمبا آدمی ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "تم فرنچ کے علاوہ اور کسی زبان میں گفتگو نہیں کرو گے۔!"

"اپنی زبان میں گانا بھی نہیں گا سکتے۔" جیمسن نے بھول پن سے پوچھا۔

"زبان بند رکھو....!" دھمکی دی گئی۔

"سوال تو یہ ہے کہ ہماری چیکنگ میں کتنی دیر لگے گی.... اور کیا تم ہمیں اپنی ہی گاڑی میں شہر پہنچاؤ گے یا ہمیں پندرہ بیس میل پیدل طے کرنے پڑیں گے۔!"

"ہم کچھ نہیں جانتے....! باس ہی بتائے گا۔!"

"باس کتنی دیر میں بتائے گا۔!"

"میں کہتا ہوں زبان بند رکھو....!"

جیمسن کی نظر دروازے کی طرف اٹھ گئی جہاں ایک آدمی اسٹین گن سنبھالے کسی بھی ہنگامی حالت کے لئے تیار کھڑا تھا۔

"بڑی عجیب بات ہے....!" اس نے لمبے آدمی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا مطلب....؟"

"کیا ہم دونوں اتنے ہی خطرناک نظر آتے ہیں کہ اسٹین گن سے کور کئے رکھے جائیں۔"

"میں کہہ چکا ہوں کہ کچھ نہیں جانتا، سب باس ہی بتائے گا۔!"

خدا کے لئے اُسے جلدی بلواؤ، ورنہ ہمارے دل ڈوب جائیں گے۔ ہم صرف گیٹار اور مینڈولین کے عادی ہیں.... اسٹین گن خدا کی پناہ۔!"

"تم میرا اور اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔!"

"یہی خیال میرا تمہارے متعلق ہے۔" جیمسن تڑ سے بولا۔ "یقین کرو ہمارے پاس کوئی تیسرا سوٹ کیس نہیں تھا۔!"

"پھر اُس عورت کا کیا ہو گا جو فرار ہو گئی ہے۔!"

"وہ عورت بھی ہماری نہیں تھی۔ پتا نہیں کس کی بلا گلے پڑ گئی تھی۔ اچھا تم ہی بتاؤ.... اگر کوئی اتنی خوبصورت لڑکی تم سے دوستی کی خواہش مند ہو تو کیا تم انکار کر دو گے....؟"

"عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ عورت کی طرف سے بڑھا ہوا دوستی کا ہاتھ نظر انداز کر دیا جائے۔!"

"خدا کرے میں اس دن زندہ نہ رہوں جب مجھ سے ایسی حرکت سرزد ہو۔!" ظفر بولا۔

"بس تو پھر خمیازہ بھگتنے کی لئے تیار رہو۔!"

"کیا اسمگلنگ کا چکر ہے....؟" جیمسن نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا...!" وہ سر جھٹک کر بولا۔ ہم سے جو کچھ کہا جاتا ہے، کرتے ہیں اور بس۔!"

ظفر نے جیمسن کو خاموشی اختیار کرنے کا اشارہ کیا۔

ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن "باس" کی شکل نہ دکھائی دی۔ لمبا آدمی اب بھی وہیں موجود تھا اوز دروازے پر اسٹین گن بھی بدستور نظر آ رہی تھی۔

ظفر نے اُکتائے ہوئے انداز میں جماہی لے کر گھڑی دیکھی اور لمبے آدمی کو مخاطب کر کے بولا۔ "اب تو بھوک لگ رہی ہے.... دوست....!"

"باس کی آمد سے قبل تم مر بھی نہیں سکو گے۔" جیمسن نے لمبے آدمی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا بکواس ہے....!"

"مجھے یہی نہ سمجھو....! میں یوگی ہوں....! تمہاری پیشانی کی لکیروں میں تمہاری موت کا وقت پڑھ سکتا ہوں، جواب زیادہ دور نہیں ہے۔!"

"کیا مطلب....؟" وہ اُسے غور سے دیکھتا ہوا اضطراری طور پر اٹھ گیا۔

"بیوقوف آدمی۔!" ظفر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "تم ایک بے یقین آدمی پر اپنی صلاحیت کیوں ضائع کر رہے ہو۔!"

"مجھے افسوس ہے، لیکن کیا کروں سچی باتیں کہنی ہی پڑتی ہیں، خواہ اُن پر یقین نہ کیا جائے۔!"

لمبا آدمی اُن کے قریب آ کھڑا ہوا۔ اُس کے چہرے پر تذبذب کے آثار تھے۔

"کک.... کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔!" اس نے آہستہ سے پوچھا۔ اُس کی آواز کانپ رہی تھی۔

"ہاں یہ سچ کہہ رہا ہے۔!" ظفر نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔ "ہندوستانی یوگیوں کا شاگرد رہ

چکا ہے۔!"

"مم.... میرا باس کبھی کبھی اپنے ملازموں کو بے وجہ بھی مار ڈالتا ہے۔!"

"خوب.....! تو ہم وہاں نہیں لائے گئے جہاں کے لئے کہا گیا تھا۔!"

"ہرگز نہیں.....! ہم ڈیڈلی فراگ کے آدمی ہیں۔!"

"اُوہ.... لیکن اُس بدمعاش کو ہم سے کیا سروکار۔ وہ تو یہاں کا بدنام ترین آدمی ہے۔!"

"آہستہ بولو.....!" وہ مسلح آدمی کی طرف کنکھیوں سے دیکھتا ہوا خوف زدہ لہجے میں بولا۔ "اپنی باتیں وہ خود ہی جانے، ہم میں سے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔!"

ٹھیک اُسی وقت باہر سے قدموں کی چاپ سنائی دی اور وہ دروازے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ لوئیسا کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ ظفر اور جیمسن کو دیکھ کر وہ ٹھٹکی اور پھر آگے بڑھتی چلی آئی۔

اس کے پیچھے وہی خوف ناک صورت والا آدمی تھا جسے وہ ہوائی جہاز پر دیکھ چکے تھے۔

"اوہ.... خوب صورت بلا.... تم نے ہمیں کس مصیبت میں پھنسا دیا۔" جیمسن ڈیڈلی فراگ کی طرف توجہ دیئے بغیر لوئیسا سے بولا۔

"میں نہیں جانتی.....! کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے.....؟"

"میں جانتا ہوں.....؟" فراگ غرایا۔

"آپ کی تعریف.....!" جیمسن نے مضحکہ اُڑانے کے سے انداز میں سوال کیا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔" فراگ اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"اگر کوئی سوٹ کیس ہوگا تو اس عورت کا ہوگا۔" ظفر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "ایک ہفتہ قبل ہم اس کی صورت سے بھی ناآشنا تھے، آکلینڈ میں خود ہی ہماری دوست بن بیٹھی تھی۔"

"تم بکواس کر رہے ہو.....!" فراگ بولا۔

"دیکھو دوست.....! میں بے تکلفی پسند نہیں کرتا.....!"

"تھوڑی دیر بعد تم پسند کرو گے۔" فراگ نے سرد لہجے میں کہا۔ پھر وہ مسلح آدمی کی طرف مڑا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔!" اُس نے گرج کر پوچھا۔

مسلح آدمی نے خاموشی سے لمبے آدمی کی طرف اشارہ کیا۔

"دونوں یہاں سے چلے جاؤ۔"

وہ احتراماً جھکے تھے اور باہر چلے گئے تھے۔

"بیٹھ جاؤ۔!" فراگ نے ان تینوں کو مخاطب کیا۔

جیمسن اور ظفر بیٹھ گئے لیکن لوئیسا کھڑی رہی....!

"میں نے تم سے بھی کہا تھا....!" وہ لوئیسا کو گھورتا ہوا بولا۔

"اگر یہاں کچھ دیر ٹھہرنے کا ارادہ ہوتا تو ضرور بیٹھ جاتی۔" لوئیسا نے خلافِ توقع سخت لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب....!"

"میں صرف یہ دیکھنے چلی آئی ہوں کہ تم کتنے پانی میں ہو۔!"

"شاید تم میری قوت سے واقف نہیں ہو....؟"

"ڈیڈلی فراگ خاصی مشہور شخصیت ہے....!" وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔

"دونوں ہی خطرناک معلوم ہوتے ہیں۔" جیمسن نے ظفر سے کہا۔

"اے.... تم خاموش رہو....!" فراگ غرایا۔

"کام کی بات کرو، تم یہاں مجھے کیوں لائے ہو....؟"

"کیا تم یہاں سے زندہ واپس جاسکو گی....!"

"یہ بھی غیر ضروری بات ہے جلدی سے مدعا بیان کرو میرے پاس وقت کم ہے۔!"

ظفر نے فراگ کی آنکھوں میں حیرت کے آثار دیکھے۔ اور پھر سنبھل کر بولا "تم لوگوں نے یہ ہربنڈا کہاں سے پکڑا ہے۔!"

"ادب ملحوظ رہے.... ہز ہائی نس ہربنڈا کہو....!"

فراگ زہریلا سا قہقہہ لگا کر بولا۔ "تم لوگ والی بزکاٹا کے خلاف سازش کر رہے ہو۔ ہربنڈا تو کب کا مر کھپ چکا ہے....!"

"وہم ہے تمہارا۔!"

"کنگ چانگ جاننا چاہتا ہے کہ یہ ہربنڈا حقیقتاً کون ہے۔!"

"اوہو.... تو آج کل تم کنگ چانگ کی غلامی کر رہے ہو۔!"

"لڑکی....!" وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ دیواریں جھنجھنا اٹھیں۔!

"میرا لہجہ سریلا ہی رہے گا۔!" لوئیسا پھر ہنس پڑی۔

"کمال ہے....!" جیمسن اردو میں بڑبڑایا۔ "ایسی ہی تیس مار خاں ہے تو بھاگ کیوں نہ گئی تھی۔!"

"خاموش بیٹھے رہو....!" ظفر آہستہ سے بولا۔

اچانک عمارت کے ہی کسی حصے میں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ زمین ہل گئی کھڑکیوں کے شیشے چھنچھناتے ہوئے فرش پر آرہے اور یہ چاروں منہ کے بل گرے تھے۔!

کئی سیکنڈ تک گم سم پڑے رہے۔ پھر انہوں نے شور سنا۔

"یہ کیا ہوا.... یہ کیا ہو رہا ہے....؟" فراگ کی بھرائی ہوئی آواز آئی۔ وہ فرش سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔!

گہرے دھوئیں کا ایک ریلا کمرے کے اندر داخل ہوا۔

"بھاگو....!" فراگ پھٹی پھٹی سی آواز میں چیخا اور ناک دبائے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔

پھیپھڑوں کو دھوئیں سے بچائے رکھنے کے لئے انہوں نے بھی سانس روکی تھی اور باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگے تھے۔ فی الحال ان کے ذہنوں سے فرار کا خیال بھی محو ہو کر رہ گیا تھا۔

فراگ حلق پھاڑ پھاڑ کر اپنے آدمیوں پر برس رہا تھا لیکن ان ساتوں میں سے کوئی بھی دھماکے کی وجہ نہ بتا سکا۔

لمبا آدمی جیمسن کے قریب کھڑا تھا۔ اس نے خوف زدہ سی آواز میں ڈیڈلی فراگ سے کہا۔

"ہمارے پاس بھی کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے دھماکہ ہو سکتا۔!"

"تو پھر کیا یہ آسمانی دھماکہ تھا۔" وہ مکا تان کر اُس کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

لیکن پھر عجیب طرح کی آواز اس کے حلق سے نکلی اور وہ کسی جڑ سے اکھڑے ہوئے تناور درخت کی طرح زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

اس کے ساتوں آدمی بوکھلا کر اس طرف بڑھے.... ان میں سے بھی ایک نے سسکی لی اور اپنے باس ہی کی طرح گر کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ وہ اُس کی جانب متوجہ ہوئے تھے کہ تیسرا

گرا۔ پھر یکے بعد دیگرے گرتے ہی چلے گئے۔

"بھاگو....!" لوئیسا چیخی.... اور سڑک کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ ظفر اور جیمسن اس کی تقلید کر رہے تھے۔

دفعتاً کسی جانب سے آواز آئی۔ "ارے سوٹ کیس چھوڑ کر بھاگے جا رہے ہو۔!"

جیمسن اس طرح رک گیا جیسے "چابی" ختم ہو گئی ہو، ظفر بھی رکا۔

"نہیں.... ناممکن....!" جیمسن چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا۔ یہ کس کی آواز تھی لوئیسا بھی پلٹ پڑی۔

"کیا بات ہے....؟"

"کسی نے ہماری زبان میں مخاطب کیا تھا۔" جیمسن بولا۔

"آواز میں نے بھی سنی تھی۔!"

"سوٹ کیس تو لیتے جاؤ۔" آواز پھر آئی اور اس بار انہوں نے سمت کا تعین کر لیا۔

"خدا کی قسم....!" جیمسن چہکا۔ "ہز میجسٹی کے علاوہ اور کسی کی آواز نہیں ہو سکتی....!"

"اُس کے بعد وہ آواز کی سمت بے تحاشا دوڑتا چلا گیا۔ پھر ان دونوں کو بھی اس کا ساتھ دینا پڑا۔ پھول دار جھاڑیوں کے درمیان ایک چہرہ ابھر رہا تھا۔ جیمسن تعظیماً جھکتا چلا گیا۔

"آپ....!" ظفر کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی۔!

"جی ہاں....!" جواب ملا۔ "آپ جیسے کنواروں کو کسی نامحرم عورت کے حوالے کر دینے کے بعد وہیں تو بیٹھا نہیں رہ سکتا تھا۔"

"اُوہ.... تو یہ تم تھے....!" لوئیسا بولی۔

"میں نہ ہوتا تو تم کہاں ہوتیں۔!" عمران نے کہا اور جھاڑیوں سے باہر آ گیا.... اُس کے ہاتھ میں ایک عجیب وضع کی ایک چھوٹی سی رائفل تھی۔

جیمسن چٹکیوں سے تال دیتا ہوا عمران کے گرد ٹوئیسٹ کرنے لگا۔

"اے ہوش مندو.... تم بھاگے کہاں جا رہے تھے۔" عمران نے اُردو میں کہا۔

"پھر کیا کرتے....!" ظفر بولا۔

"واپس چلو.... وہاں ان آٹھ آدمیوں کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔!"

وہ پھر پلٹے اور انہوں نے عمران کو اپنی اپنی بپتا سنانی شروع کر دی اس عمارت میں جو گزری وہ سنائی۔

"تو یہ ڈیڈلی فراگ کام کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

"اتنا کام کا کہ کنگ چانگ کا سراغ اسی کے توسط سے مل سکے گا۔" لوئیسا بولی

"آخر آپ نے اتنی راز داری سے کام کیوں لیا تھا۔" ظفر پوچھ بیٹھا۔

"تم سے الگ رہ کر حالات کا اندازہ لگانا چاہتا تھا۔!"

"وہ حالات کیا ہیں....؟"

"تفصیل میں جانے کا موقع نہیں....! فی الحال جو کچھ کہا جائے کرتے جاؤ۔!"

"ہز ہائی نس پر پچھلی رات حملہ ہوا تھا۔" لوئیسا بولی۔

"مجھے علم ہے....!"

"اس کے باوجود تم نے ان تینوں کے رحم و کرم پر انہیں چھوڑ دیا تھا۔"

"تم پرنس کو کیا سمجھ رہی ہو۔! وہ اس وقت مداخلت پسند فرماتے ہیں جب کمزور پڑ رہے ہوں.... جب میں نے دیکھا وہ تنہا اُن پر بھاری پڑ رہے ہیں۔ تو دور رہا لیکن یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ان تینوں کی کسی نے بھی خبر نہ لی.... اس وقت اگر تم لوگ نہ چھیڑے جاتے تو اُن کے اس ٹھکانے کا پتا نہ چلتا۔!"

عمارت کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔ آٹھوں اب تک وہیں پڑے تھے۔

"لیکن یہ لوگ بیہوش کیسے ہوئے....؟" لوئیسا عمران کو گھورتے ہوئے بولی۔

"یہ میری ڈارٹ گن کا کمال ہے۔" وہ اپنی رائفل دکھاتا ہوا بولا۔

"اوہو.... تو یہ بیہوش کر دینے والی سوئیوں کا شکار ہوئے ہیں۔!"

"میرے پاس ایسی سوئیاں بھی ہیں جو موت کی نیند سلا دیتی ہیں، ارے تم دونوں کھڑے منہ کیا دیکھ رہے ہو.... اٹھا لاؤ اپنے سوٹ کیس۔!"

ظفر اور جیمسن اندر آئے.... دھواں غائب تھا۔ انہوں نے سوٹ کیس اٹھائے اور باہر آگئے۔ لیکن اب عمران وہاں نہیں تھا صرف لوئیسا دکھائی دی جو بیہوش آدمیوں کی طرف ریوالور اٹھائے کھڑی تھی۔

"ہز میجسٹی کہاں گئے.... ؟" جیمسن چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا۔

"ہز میجسٹی.... ! کیا مطلب.... ؟"

"مطلب نہ پوچھو.... میری بات کا جواب دو.... !"

"اپنی گاڑی لینے گیا ہے.... !"

"اور یہ ریوالور کہاں سے ہاتھ لگا۔ !"

"انہی میں سے ایک کا ہے.... !" لوئیسا نے بیہوش آدمیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

جیمسن اُسے تھوڑی دیر تک خاموشی سے دیکھتا رہا۔ پھر بولا۔ "تو تم اسی لئے شیرنی ہو رہی تھیں۔ !"

"میں نہیں سمجھی، تم کیا کہنا چاہتے ہو.... !"

"تمہیں علم تھا کہ ہز میجسٹی آس پاس ہی موجود ہیں۔ !"

"اس حد تک بھی مطمئن نہیں تھی، اس نے کمال کر دیا.... میں اُسے اتنا تیز ہرگز نہیں سمجھتی تھی۔ !"

"بس، بس زیادہ تعریف نہیں۔ !" جیمسن ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "کہیں تم اپنے فیصلے میں تبدیلی نہ کر دو.... !"

وہ بُرا سا منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ !

"دیکھو.... دیکھو.... تم ابھی سے.... !"

"خاموش رہو.... ! میں تمہیں بزدل اور نکما نہیں سمجھتی تھی۔ !"

"کیا مطلب.... ؟"

"سوٹ کیس چھوڑ کر بھاگے جا رہے تھے۔ !"

"تم نے کہا تھا۔ !"

"ایسے مرد مجھے پسند نہیں جو عورتوں کے مشورے کے محتاج رہتے ہیں۔ !"

"میں عورتوں کو اتنا حقیر نہیں سمجھتا.... ! ڈاڑھی نہ ہوتی تو خود بھی عورت ہی ہوتا۔ !"

اتنے میں کسی گاڑی کی آواز سنائی دی۔

"اب اپنی محبت کی بات نہ کرنا۔" لوئیسا آہستہ سے بولی۔

"اُوہو.... تو کیا ہز میجسٹی کو بھی پہلے ہی سے جھانسہ دے رکھا ہے۔!"

"چپ.... چپ....!"

ایک بڑی سی وین اُن کے قریب آ کر رکی۔

عمران ڈرائیونگ سیٹ سے اترتا ہوا بولا۔ "زہریلے مینڈک کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالنا ہے۔!"

"کہاں لے جاؤ گے....؟" لوئیسا نے حیرت سے کہا۔

"کہیں بھی۔" عمران نے جواب دیا۔

"نہیں.... یہ خطرناک ہو گا۔!"

"پھر تم کیا چاہتی ہو۔!"

"اسے یہیں چھوڑ جاؤ۔ اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ ان معاملات میں کنگ چانگ کا ہاتھ ہے۔"

"تو تم صرف تصدیق کرنا چاہتی تھیں۔!"

"ہاں....!"

"اچھی بات ہے تصدیق تمہاری اور مینڈک میرا۔ میں اسے تل کر کھاؤں گا چلو نالائقو! منہ کیا دیکھ رہے ہو.... اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالو۔!"

"میں کہتی ہوں یہ مناسب نہ ہو گا۔!"

"آخر کیوں....!"

"تاہیتی پوپاؤں کے لئے جہنم بن جائے گا۔!"

"پوپاؤں.... کیا مطلب....!" عمران نے احمقانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔

"مقامی لوگ سفید فام آدمی کو پوپا آ کہتے ہیں۔!"

"اُوہ.... تو تم پوپا آ ہو...." عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھو....! سمجھنے کی کوشش کرو، اگر غائب ہو گیا تو جگہ جگہ سفید فاموں کی لاشیں پائی جائیں گی۔ میں اس کے آدمیوں کی نظروں میں آ چکی ہوں۔ وہ مجھے ہی اس کی ذمہ دار سمجھیں گے۔!"

"ارے تم اس کی فکر نہ کرو۔!"

"آپ بھی ہاتھ لگایئے جناب....!" جیمسن نے عمران کو مخاطب کیا۔ "ہم سے نہیں اٹھ رہا.... آدمی ہے یا گینڈا۔!"

تینوں نے اُسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا۔ اور عمران نے ظفر کو الگ لے جا کر کہا ''اب لوئیسا تم لوگوں کو وہیں لے جائے گی جہاں جوزف مقیم ہے۔ لیکن بہت زیادہ محتاط رہنا۔ اسے جوزف کہہ کر مخاطب نہ کرنا.... پرنس ہر بنڈا۔ کیا سمجھے۔!''

''سمجھ گیا....!''

''اور اپنے مورچھل کو بھی سمجھا دینا۔!''

''مگر آپ کہاں جا رہے ہیں....؟''

''افق کے اُس پار... اب یہاں رہ کر کیا کروں گا۔ میں اور ڈیڈلی فراگ... اچھا... ٹاٹا۔!''

''ارے سنئے تو سہی.... کیا ہم پیدل جائیں گے۔!''

''وہی جیپ استعمال کرو جس سے لائے گئے تھے۔'' عمران نے کہہ کر اِنجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی آگے بڑھ گئی۔

''سخت الجھن میں ڈال دیا ہے اس نے۔'' لوئیسا برا سا منہ بنا کر بولی۔

''تم یہی تو چاہتی ہو نا کہ سفید فام محفوظ رہیں۔'' ظفر نے پوچھا۔

''یقیناً۔''

''تو پھر ان ساتوں بیہوش آدمیوں کو قتل کر دو۔ تمہاری کہانی آگے نہیں بڑھنے پائے گی۔''

لوئیسا نے ہاتھ میں دبے ہوئے ریوالور پر نظر ڈالی اور پھر جیمسن کی طرف دیکھنے لگی۔

''میری موجودگی میں یہ ناممکن ہے کہ بے خبروں پر گولی چلائی جائے'' جیمسن بولا۔

''بکواس مت کرو۔ میں بھی ایسی نہیں ہوں۔ غیر ضروری کشت و خون مجھے بھی پسند نہیں۔!''

''تو پھر چلو جیپ کی طرف۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔!''

◆

ظفر اور جیمسن کو دیکھ کر جوزف کی باچھیں کھل گئیں۔

''میں تم دونوں کے لئے بہت بے چین تھا۔!''

''شکریہ یور ہائی نس۔!'' ظفر نے تعظیماً جھک کر کہا۔

''خدا کے لئے تم لوگ تو مجھے پاگل نہ بناؤ۔!''

''ہم شرمندہ ہیں کہ ہمیں پہلے سے آپ کی حیثیت کا علم نہیں تھا۔!''

”ارے میری حیثیت....!“ جوزف دانت پیس کر سر پیٹتا ہوا بولا۔ ”خداوندا میں کیا کروں۔!“

”صبر کیجئے، یور ہائی نس!“ جیمسن نے مسکرا کر کہا۔ ”اب میں اپنی باری کا انتظار کر رہا ہوں۔!“

”میرا مذاق مت اڑاؤ پیارے بھائی.... یہ بتاؤ.... باس کی بھی کچھ خبر ملی یا نہیں۔!“

”انہیں اب بھول جائیے یور ہائی نس....!“

”مرتے دم تک نہیں بھول سکتا.... میں اپنے مالک کا وفادار کتا رہوں گا چاہے مجھے ساری دنیا کی بادشاہت سونپ دی جائے۔!“

”کہئے....! یو مارے پنجم کی زیارت ہوئی یا نہیں۔!“

”مت نام لو....!“ جوزف بُرا سا منہ بنا کر بولا۔ ”نہ جانے کون سی منحوس گھڑی تھی جب تم نے مجھے ٹاہیٹی کی تاریخ سنائی تھی.... نہ میں خواہش کرتا اور نہ یہاں آپہنچتا.... اور سلیمان پر نہ جانے کس بدروح کا سایہ ہو گیا تھا کہ ٹھیک اُسی وقت آئینہ دکھا بیٹھا۔!“

”ماضی کو بھول جائیے یور ہائی نس۔!“ ظفر نے بڑے ادب سے کہا۔

”تم تو مجھے شرمندہ نہ کرو تم اصلی شہزادے ہو۔ میں اس کا بیٹا ہوں جو ہاتھیوں کا شکار کر کے پیٹ پالتا تھا۔!“

”خاموش....!“ ظفر چاروں طرف دیکھتا ہوا آہستہ سے بولا۔ ”کان کھول کر سن لو، جس نے تمہیں شہزادگی کی راہ پر ڈالا ہے وہ یہی چاہتا ہے کہ تم شہزادے بنے رہو۔!“

”کیا سچ مچ....!“ جوزف کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

”ہاں....! اب تم جوزف نہیں پرنس ہر بنڈا ہو۔!“

جوزف نے طویل سانس لی اور پھر اظہارِ مسرت کے طور پر اُس کے دانت نکل پڑے۔

”اگر یہ بات پہلے ہی معلوم ہو جاتی تو میں اپنا خون کیوں جلاتا۔!“

”اب میں اپنا خون جلاؤں گا....!“ جیمسن بولا۔

”کیوں مسٹر کیوں....؟“

”تمہاری طرح مفت کی بیوی تو ہاتھ آئی نہیں کہ ٹھنڈک ہی ٹھنڈک رہے۔“

”اے مسٹر....! میں اتنا کمینہ نہیں ہوں کہ کسی اور کی بیوی پر ہاتھ ڈالوں گا۔!“

"فضول باتیں نہ ہونی چاہئیں۔!" ظفر نے جیمسن کو گھورتے ہوئے کہا۔

"لیکن آخر یہ سب کیا ہے....؟" جوزف اپنی پیشانی مسلتا ہوا بولا۔

"فکر نہ کرو.... شہزادوں کی طرح زندگی بسر کرنی ہے تمہیں۔!"

"دوسری بات....!" جوزف پُر تفکر لہجے میں بولا۔ "ٹالا بو آ میری بیوی نہیں لیکن اس کے رویے میں اجنبیت نہیں پائی جاتی۔ قطعی نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اداکاری کر رہی ہے۔!"

"فی الحال اس قصے کو ختم کر دیجئے یور ہائی نس....!" ظفر اونچی آواز میں بولا۔

اُس نے کسی کے قدموں کی آواز سنی تھی۔

دوسرے ہی لمحے میں لوئیسا پردہ ہٹا کر اندر آئی اور جوزف کے سامنے کسی قدر خم کھا کر ادب سے بولی۔ "ہز ہائی نس نے ان دونوں کو طلب کیا ہے۔ یور ہائی نس۔!"

"اوہو....!" جیمسن بولا "اب تو تم انگریزی بھی بول سکتی ہو۔!"

"دنیا کی کئی بڑی زبانیں روانی سے بول سکتی ہوں۔!"

"تم دونوں ٹالا بو آ کے پاس جاؤ۔" جوزف نے اپنے انداز میں نخوت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اُو کے یور ہائی نس....!" دونوں بیک وقت بولے۔

ٹالا بو آ نے سب سے پہلے اُن کی آمد پر اظہار مسرت کیا تھا، پھر بولی تھی "پرنس کی حفاظت کی تمام تر ذمہ داری تم دونوں پر ہوگی۔!"

"آپ ہمیں ہر وقت ہوشیار پائیں گی۔" ظفر نے کہا۔ "لیکن ہمیں کم از کم یہ تو معلوم ہونا ہی چاہئے کہ پرنس کو کس قسم کے خطرات ہیں۔!"

"میں نے تفصیلی گفتگو کے لئے تم دونوں کو طلب کیا ہے۔!"

لوئیسا انہیں ٹالا بو آ کے کمرے میں چھوڑ کر چلی گئی اور وہ بات آگے بڑھنے کے منتظر رہے۔!

ٹالا بو آ چند لمحے خاموش رہ کر بولی۔ "شاہ بنکاٹا بیمار ہیں....! پتا نہیں کب ان کی آنکھیں بند ہو جائیں۔! اگر پرنس نہ ملتے تو اس خاندان کی بادشاہت کا خاتمہ ہو جاتا۔!"

"پھر کس کی بادشاہت ہوتی۔!"

"موکارو کے بادشاہ کی۔!"

"موکارو کہاں ہے....؟"

”وہ بھی ایک جزیرہ ہے.... بنکاٹا سے قریباً پچاس میل کے فاصلے پر۔!“

”لیکن بنکاٹا تو فرانس کے زیر اثر ہے۔!“

”فرانس بھی پرانے معاہدوں کا پابند ہے۔ موکارو کے بادشاہ کے زیر اثر آنے کے بعد فرانس کا اثر پرانے معاہدے کے تحت خود بخود ختم ہو جائے گا۔!“

”کیا موکارو میں کنگ چانگ کی بادشاہت ہے....؟“

”اُوہ نہیں....!“ وہ ہنس کر بولی ”شاید لفظ کنگ نے تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہمارے سلسلے میں تم نے کنگ چانگ کا نام سنا ہو گا۔!“

”جی ہاں....! پرنس کے سلسلے میں ماموزئیل لوئیسا نے ہمیں بتایا تھا کہ کنگ چانگ کے آدمی پرنس کو بنکاٹا نہیں پہنچنے دیتے۔!“

”کنگ چانگ بحر الکاہل کے جزائر کا طاعون ہے۔!“

”میں نہیں سمجھا۔!“

”اس نام سے یہاں کے باشندے اس قدر خائف ہیں جیسے طاعون سے ہو سکتے ہیں۔!“

”آپ یہی کہنا چاہتی ہیں کہ اس کے وجود اور حیثیت کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے۔!“

”تم ٹھیک سمجھے....! لیکن وہ جزائر کے معاملات میں ٹانگ اڑاتا رہتا ہے یہ ممکن ہے کہ موکارو کے والی نے معقول معاوضے پر اُس کی خدمات حاصل کر لی ہوں۔!“

”وہ رہتا کہاں ہے۔!“

”کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں رہتا ہے۔ صرف نام سنا جاتا ہے شکل شاید ہی کسی نے دیکھی ہو۔!“

”اُس کے لئے کام کرنے والے کبھی نہ کبھی قانون کی گرفت میں ضرور آتے ہوں گے۔!“

”ہاں ایسا ہوتا ہے، لیکن وہ اس کی نشان دہی نہیں کر سکتے۔“ تالابو آنے کہا اور انہیں بتانے لگی کہ کس طرح جوزف نے کنگ چانگ کے تین آدمیوں کو قابو میں کیا تھا اور وہ ابھی تک اس کی قید میں ہیں۔

”شاید اسی لئے اپنے ان آدمیوں کی خبر نہیں لی کہ وہ اُس کی نشان دہی نہیں کر سکتے۔“ تالابو آنے کہا۔

ظفر کچھ نہ بولا۔ وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔

بس اپنی آنکھیں کھلی رکھنا، ٹالا بو آ نے گفتگو کا اختتام کرتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اُس کمرے میں آئے جہاں ان کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا!

"بات پلے نہیں پڑی۔" جیمسن پر تشویش لہجے میں بڑبڑایا۔

"فضول باتیں نہ کرو۔ میری روح سفر کے لئے بے چین تھی۔!" ظفر مسکرا کر بولا۔

"ہو سکتا ہے یہ سفر اُسے دوبارہ جسم میں واپس نہ لا سکے۔!"

"ڈر گئے ہو....؟"

"جی نہیں....! میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ مسٹر علی عمران کو بنکاٹا کی بادشاہت سے کوئی سروکار ہو گا۔!"

"اچھا تو پھر....؟"

"کوئی اور ہی چکر ہے۔!"

"ٹالا بو آ سے عشق ہو گیا ہو گا۔!"

"عین شین قاف اور عین میم رے الف نون میں بعد المشرقین ہے۔!"

"اتنی گاڑھی اردو نہ بولا کرو.... مجھے الجھن ہوتی ہے۔!"

"کیوں....؟"

"اس انکشاف کے بعد لوئیسا بھی ہاتھ سے گئی۔ ظاہر ہے کہ وہ ہمیں بے وقوف بنا رہی تھی۔!"

"صرف تمہیں.... میں تو شروع ہی سے غیر مطمئن رہا ہوں۔!"

دفعتاً جوزف کمرے میں داخل ہوا۔

"آخر باس کو یہ کیا سوجھی تھی۔!" وہ ان کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولا۔

"کوئی نئی بات۔!" ظفر نے سوال کیا۔

"ہر بات نئی ہے مسٹر....! مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم سب بدارواح کے نرغے میں آگئے ہیں۔!"

"میں تم سے متفق ہوں۔!" جیمسن بول پڑا۔

"پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے....؟"

”اس کی باتوں میں نہ پڑو۔ تمہیں پرنس ہر بنڈا کا رول ادا کرتے رہنا ہے، اُس وقت تک جب تک باس خود ہی ڈراپ سین کر دے۔!“

”کاش اُن تک میری پہنچ ہو سکے۔!“

”مجھ سے کہو جو کچھ کہنا ہے۔!“

”کیا اس عورت ثالابو آ کا وجود ضروری ہے۔!“

”اُس کے بغیر تم بنکاٹا کا آئندہ وارث کیسے پیدا کر سکو گے۔“ جیمسن بولا۔

”اے مسٹر....! میرا بُرا نہ چاہو.... اگر وہ سچ مچ میری بیوی ہوتی تو میں کبھی کا خودکشی کر چکا ہوتا۔!“

”وہ اتنی بُری تو نہیں ہے۔!“

”تم کیا جانو....!“ جوزف ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ پھر یک بیک اُسے غصہ آ گیا اور چیخ چیخ کر کہنے لگا۔ ”میں شراب سے شادی کر چکا ہوں اور کرسچین ہوں اس لئے دوسری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔!“

”شور نہ مچاؤ۔“ ظفر ہاتھ اٹھا کر بولا۔ ”ورنہ بنکاٹا کے عمائدین دوڑے چلے آئیں گے....!“

”خدا غارت کرے۔!“ کہہ کر جوزف نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ بھینچ لیا۔!

ٹھیک اُسی وقت ثالابو آ کمرے میں داخل ہوئی شاید وہ جوزف کی دھاڑ سن کر آئی تھی۔

ظفر اور جیمسن مؤدب کھڑے رہے۔!

”کیا ہوا....؟“ ثالابو آ نے جوزف کو پُر تشویش نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”کچھ نہیں.... تم جاؤ یہاں سے۔“ جوزف ہاتھ ہلا کر بولا۔

”یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ تم ان لوگوں کے کمرے میں دیکھے جاؤ۔!“

”کیوں....؟“ جوزف غرایا۔ ”میں تو ان لوگوں کے قدموں میں پڑا رہتا ہوں۔“

”یور ہائی نس پلیز.... ہمیں شرمندہ نہ کیجئے۔!“ جیمسن بولا۔

”یہ لوگ سمجھ داری کی بات کر رہے ہیں۔!“ ثالابو آ نے ٹھنڈی سانس لی۔

”تم چپ رہو....!“

”یور ہائی نس یاد دہانی کراؤں کہ باس....!“ ظفر جملہ پورا کئے بغیر خاموش ہو گیا کیوں کہ

باس کے نام ہی پر جوزف کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

"شکریہ....!" ٹالا بو آ نے ظفر کی طرف دیکھ کر کہا اور خود بھی وہاں سے چلی گئی۔

"تو ہم اسے قابو میں رکھنے کے لئے یہاں بھیجے گئے ہیں۔!" جیمسن بولا۔

"ظاہر ہے....! ورنہ جنم جنم کا وحشی شہزادہ کیسے بن سکتا ہے۔!"

"خدا ہی جانے کیا چکر ہے....؟"

◆

ڈیڈلی فراگ نے کراہتے ہوئے کروٹ لی.... اور آنکھیں کھول دیں.... کچھ دیر نظر غبار آلود رہی پھر گردوپیش کا منظر واضح ہوتا چلا گیا۔

کچھ دور پر ایک عجیب الخلقت آدمی اکڑوں بیٹھا نظر آیا۔ بڑی خوف ناک شکل تھی۔ غالباً کسی تلوار کے گھاؤ نے پیشانی کو درمیان سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ناک پھولی ہوئی تھی اور گھنی مونچھوں نے دہانے کو قریب قریب ڈھانک ہی لیا تھا۔

ڈیڈلی فراک اٹھ بیٹھا۔ اُس کے چاروں طرف جھاڑیاں بکھری ہوئی تھیں اور تھوڑے فاصلے پر آموں کے درخت تھے۔ قریبی درخت کی ایک شاخ سے رسی لٹکتی نظر آئی جس کے نچلے سرے میں پھندا جھول رہا تھا۔

"شکر ہے کہ میں صحیح وقت پر پہنچ گیا۔" بدصورت اجنبی نے فرانسیسی میں کہا۔

"تت.... تم.... کون ہو....؟"

"پہلے تم مجھے اپنی کہانی سناؤ کہ آخر وہ کون تھے جو تمہیں پھانسی دینا چاہتے تھے اور کیوں۔؟"

"پھانسی دینا چاہتے تھے۔!" ڈیڈلی فراگ پھٹی پھٹی سی آواز میں بولا۔

"ہاں ایک ڈاڑھی والا تھا اور دوسرا خوب صورت سا جوان تھا اور وہ حرافہ جس کی تلاش مجھے عرصہ سے تھی۔ وہ تمہاری گردن میں پھندا ڈالنے ہی والے تھے کہ میں شکار کی تلاش میں ادھر آنکلا۔ بس پھر تمہیں بچا لینے کے چکر میں وہ ایک بار پھر ہاتھ سے نکل گئی۔!"

"کک.... کون تھی....؟"

"فرانسیسی بلی.... سیکرٹ ایجنٹ.... لیکن یہ نہیں بتاؤں گا کہ آج کل کس کے لئے کام کر رہی ہے۔!"

"اُوہو....!"

"ہاں.... لیکن تم کون ہو....؟"

"تیارا پور میں رہتا ہوں۔!" فراگ اپنی صورت میں یتیمی طاری کر کے بولا" وہ لوگ مجھے لوٹ لے گئے ہیں۔ میرے پاس کچھ جواہرات تھے اور کچھ نقد رقم تھی۔!"

"مگر دوست! تم ایسے تو معلوم نہیں ہوتے۔!"

"عوزت کے معاملے میں بالکل اُلو ہوں۔" وہ کھسیانی سی ہنسی کے ساتھ بولا۔

"اچھا.... اچھا.... میں سمجھ گیا.... وہ لٹیری بھی ہے۔!"

"میں تمہارا شکر گزار ہوں.... لیکن تم ان اطراف کے تو نہیں معلوم ہوتے۔!"

"جمیکن ہوں۔!"

"یہاں کب سے ہو۔!"

"پچھلے دو ماہ سے چھٹیاں گزار رہا ہوں۔!"

"کہاں ٹھہرے ہو....؟"

"رولت وائی میں....!"

"بہت مہنگی جگہ ہے، کیا میرے مہمان بننا پسند کرو گے۔!"

"میں نے جو کچھ کیا ہے، اس کا معاوضہ نہیں لینا چاہتا۔" اجنبی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "میں بھی مفلس نہیں ہوں.... رولت وائی سے بھی زیادہ مہنگی جگہوں پر قیام کر سکتا ہوں۔!"

"مجھے بے حد افسوس ہے کہ میری پیش کش سے تمہیں تکلیف پہنچی۔!" فراگ نے لہجے میں ندامت پیدا کر کے کہا۔ "میرا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا۔ غیر ملکیوں کو دوست بنانا میری ہابی ہے کبھی کبھی اُن سیاحوں کو بھی مدعو کر بیٹھتا ہوں جن سے تھوڑی دیر کسی میز پر بھی ملاقات رہی ہو۔!"

"میں نے بُرا نہیں مانا.... اب تم جہاں کہو تمہیں پہنچا دوں۔" اجنبی ہنس کر بولا۔

اجنبی اُسے اپنی گاڑی تک لایا جو ایک کچے راستے پر کھڑی تھی۔ فراگ نے ایک بار پھر اُسے غور سے دیکھا اور ندامت آمیز لہجے میں بولا۔ "میں نے ابھی تک تمہارا نام نہیں پوچھا۔!"

"ڈھمپ لوپو کا.... اور تم کیا کہلاتے ہو۔!"

"میں نہیں جانتا کہ میرا اصلی نام کیا ہے، لیکن تاہیتی والے مجھے ڈیڈلی فراگ کہتے ہیں۔!"

"اُوہو....!" اجنبی چونک کر اُسے اس طرح دیکھنے لگا جیسے پہلی بار دیکھا ہو۔ فراگ کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"یقین نہیں آتا۔!" اجنبی بڑبڑایا۔

"کیوں....؟"

"تم اتنے مشہور آدمی ہو.... اور یہ سب کچھ.... نہیں یقین نہیں آتا۔!"

"یقین کرو میرے دوست....!" فراگ اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا "عورت میری کمزوری ہے وہ دونوں اس عورت کو ایک معقول قیمت پر میرے حوالے کرنے والے تھے.... ہم نے ایک جگہ بیٹھ کر شراب نوشی کی.... پھر مجھے یاد نہیں کہ کیا ہوا۔!"

"ہم جیسے لوگوں کو عورت سے دور رہنا چاہئے۔!"

"خیر.... خیر.... اب تم اپنے بارے میں بھی کچھ بتاؤ۔!"

"ڈھمپ لوپوکا.... بیچارہ.... وہ کچھ بھی نہیں ہے۔!"

"خیر.... چلو گھر چل کر باتیں کریں گے....!" فراگ آہستہ سے بولا۔

یاپے تے پہنچ کر وہ ایک چھوٹی سی خوب صورت عمارت میں داخل ہوئے جہاں ایک سنہری رنگت والی نیم عریاں لڑکی نے ان کا استقبال کیا۔

"موسیو لوپوکا کی خدمت کرو....!" فراگ نے اُس سے کہا۔

"کیا دنیا کے سارے خوبصورت مرد میری ہی قسمت میں لکھے گئے ہیں۔!" وہ ہنس کر بولی۔

"لڑکی حواس میں رہ...." فراگ غرایا۔

"اداکاری مت کرو پیارے....! مجھ سے بہت ڈرتے ہو۔!"

"جاؤ کچھ کھانے کے لئے لاؤ اچھی لڑکی۔!" لوپوکا بولا۔

"اور بوربن بھی۔!" فراگ نے کہا۔

"شکریہ....! میں شراب نہیں پیتا۔!"

"پھر کیا پیتے ہو....؟" فراگ نے حیرت سے کہا۔

"ٹھنڈا پانی.... اور عورت میری کمزوری نہیں ہے....! ورنہ میں بھی فرانس کی کسی سیکرٹ ایجنٹ کے ہتھے چڑھ جاتا۔!"

"مجھ پر طنز مت کرو دوست.... ! لیکن سیکرٹ ایجنٹ والی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ !"

"اس کا نام لوئیسا ہے.... کبھی کبھی ایدلی دے ساواں بھی کہلاتی ہے میرے ملک میں اس نے ایک غیر ملکی سفارت خانے کی پوزیشن خراب کرا دینے کی کوشش کی تھی.... تب ہی سے میں اس کے پیچھے رہا ہوں.... !"

"تو کیا تم اپنے ملک کے سرکاری عملے سے تعلق رکھتے ہو.... ؟"

"ہاں.... کچھ ایسی ہی بات ہے۔ !"

"خوب.... ! تو تم اس کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں آئے تھے۔ !"

"نہیں.... بس اتفاقاً یہاں نظر آ گئی.... پچھلے سال میں اُسے پکڑ ہی لیتا، لیکن جل دے کر نکل گئی تھی۔ !"

فراگ کچھ کہنے ہی والا تھا، کہ لڑکی کمرے میں داخل ہوئی۔

"تمہاری فون کال ہے ڈارلنگ.... !" اُس نے فراگ کو اطلاع دی۔

وہ اٹھ کر چلا گیا اور لڑکی لوپوکا سے بولی۔ "میں نے کھانے کی میز کی تیاری کا حکم دے دیا ہے۔ !"

"بہت بہت شکریہ.... یہاں کی آب و ہوا میرے معدے پر خوش گوار اثر ڈالتی ہے۔ !"

"تم کہاں کے باشندے ہو.... ؟"

"جمیکا.... میرا وطن ہے۔ !"

"میں نے اور بھی جمیکن دیکھے ہیں.... لیکن تمہارے خدوخال اُن سے مختلف ہیں.... اور رنگت میں بھی فرق ہے۔ !"

"میرا باپ نسلاً منگول ہے۔ !"

"اُوہ.... ! تو پھر یہی بات ہو گی.... کیا تمہاری پیشانی پر تلوار لگی تھی.... ؟"

"نہیں کلہاڑی.... ! ویسے کچھ دیر پہلے مجھے بدصورت کہہ کر تم نے میرا دل دکھایا تھا۔ !"

"رومینٹک بننے کی کوشش نہ کرو.... ورنہ ڈیڈلی فراگ تمہاری گردن توڑ دے گا۔ !"

ابھی تک تو کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو میری گردن توڑ سکے۔ تم سچ مچ بہت خوبصورت ہو اور تیارے کی طرح خوشبودار بھی.... گرم گرم سی مہک رکھنے والی۔ تیارے تاہیتی ہو.... اے سنہری لڑکی۔ !"

”خاموش رہو.... کیا تمہاری دوستی پرانی ہے۔!“ لڑکی نے کنکھیوں سے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہماری ملاقات دو گھنٹے پہلے ہوئی تھی۔!“

”اس قسم کے اجنبیوں کو وہ یہاں پہلے کبھی نہیں لایا۔!“

دفعتاً قدموں کی چاپ سنائی دی اور لوپو کا کچھ کہتے کہتے رک گیا۔!

فراگ کمرے میں داخل ہوا.... اور لڑکی کو گھورتا ہوا غرایا.... ”تم یہاں کیا کر رہی ہو؟“

”تمہارے مہمان سے اپنے حسن کی تعریف سُن رہی تھی.... یہ تو شاعر معلوم ہوتا ہے۔!“

”جاؤ.... یہاں سے۔!“ وہ ہاتھ ہلا کر بولا۔

وہ بُرا سا منہ بنائے ہوئے چلی گئی۔ اور فراگ اجنبی کو گھورتا ہوا اُس کے مقابل بیٹھ گیا۔

”کیا بات ہے....؟“ اجنبی نے پُر تشویش لہجے میں پوچھا۔ ”کیا کوئی بُری خبر تھی۔!“

”میرے لئے خبر صرف خبر ہوتی ہے۔ اچھی بُری سے سروکار نہیں رکھتا۔!“

”یہ بہت اچھی عادت ہے۔!“ اجنبی سر ہلا کر بولا۔

”لیکن تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم بھی انہی لوگوں میں سے نہیں ہو....!“ فراگ نے زہریلے لہجے میں سوال کیا۔

”میں تمہیں اپنے بارے میں بتا چکا ہوں۔!“

”میں نہیں یقین کرتا تمہارے بیان پر....!“

”کیا فرق پڑتا ہے۔!“ اجنبی نے لاپرواہی ظاہر کرنے کے لئے شانوں کو جنبش دی۔

”تم کنگ چانگ کے نائب سے ہم کلام ہو۔!“

”میں جانتا ہوں....!“ اجنبی نے سرد لہجے میں کہا۔

”یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکو گے۔!“

”بعد کی باتیں ہیں، اس لئے بُرا ماننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔!“

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ لوگ بالآخر وہیں جا پہنچے جہاں انہیں پہنچنا تھا۔!“

”ظاہر ہے کہ وہ مجھے دیکھ کر بھاگ گئے تھے، لہذا اپنے ٹھکانے ہی پر پہنچے ہوں گے۔!“

”یہ بات نہیں ہے۔!“

"پھر کیا بات ہے.... ؟ جلدی کہہ جاؤ.... بھوک کے مارے میرا دم نکلا جا رہا ہے۔ !"

"چلو.... کھانے کی میز پر وہیں بتاؤں گا۔ !" فراگ اٹھتا ہوا بولا۔ !

"بیٹھ جاؤ.... !" اجنبی ہاتھ ہلا کر بولا.... !" میں اتنا احمق نہیں ہوں۔ !"

"کیا مطلب.... ؟"

"تمہیں مجھ پر شبہ ہے اس لئے میں تمہارے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتا۔ !"

"ارے چھوڑو بھی.... محض شبہے کی بنا پر تمہیں زہر نہیں دیا جا سکتا اور پھر میں ڈیڈلی فراگ ہوں۔ کوئی چوہا نہیں ہوں۔ تمہارے گریبان پر آسانی سے ہاتھ ڈال سکتا ہوں۔"

اجنبی اٹھ گیا۔ کھانے کے دوران ڈیڈلی فراگ بولا۔

"میں نے اپنے بارے میں غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ وہ تینوں میرے قیدی تھے۔ !"

"اُوہ.... !" اجنبی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

پھر فراگ نے اپنی کہانی شروع کر دی.... کس طرح وہ اپنے دشمنوں کو اس عمارت میں لایا۔ اور اُن سے کچھ اہم معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا کہ عمارت کے کسی گوشے میں دھماکا ہوا۔ پھر اپنی بیہوشی کے مرحلے پر پہنچا تھا کہ اجنبی یک بیک بول پڑا۔

"پوری بات میری سمجھ میں آ گئی۔ !"

"کیا کہنا چاہتے ہو.... ؟"

"خطرناک لوگ معلوم ہوتے ہیں۔ !"

"بکواس ہے، میں صرف اپنی بیہوشی کی وجہ معلوم کرنا چاہتا ہوں، ابھی فون پر اطلاع ملی ہے کہ میرے سارے ساتھی بھی بیہوش ہو گئے تھے۔ !"

"بیہوشی کی وجہ میں نے تمہاری گردن سے نکالی تھی۔ !"

"کیا مطلب.... ؟"

اجنبی نے جیب سے ایک ننھی سی سوئی نکالی جس کے دوسرے سرے پر شٹل کارک کے سے باریک پر لگے ہوئے تھے۔

"یہ تھی وجہ.... بیہوش کر دینے والی ڈارٹ۔ !" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"ہاں.... ہاں.... میرے آدمیوں کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا.... مجھے اطلاع ملی تھے.

"یہ لوگ بے حد چالاک معلوم ہوتے ہیں.... آخر چکر کیا ہے....؟"

فراگ کچھ نہ بولا.... کھانا ختم کر کے وہ اُسے ایک بڑے کمرے میں لایا۔!

"کیا میں آئندہ بھی تم سے مل سکوں گا....؟" اجنبی نے فراگ سے سوال کیا۔

"ضرور.... ضرور.... اب کیوں نہ تھوڑی سی تفریح ہو جائے۔!" فراگ سر ہلا کر بولا۔

"کیسی تفریح....؟" اجنبی چونک پڑا۔

فراگ کے ہاتھ میں اعشاریہ چار پانچ کا ریوالور دیکھ کر اس کی گھنی مونچھیں دو تین بار پھڑکی تھیں.... اور پھر وہ استہزائیہ انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا۔!

"میں نے سنا ہے کہ جمیکا کے باشندوں پر گولیاں اثر نہیں کرتیں۔!"

فراگ زہریلی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"ضرور سنا ہوگا.... لیکن یہ اطلاع تمہیں کتنی دیر پہلے ملی ہے۔!"

"خاموش رہو....!" فراگ غرایا۔

"وہ تین ہی نہیں تھے، چوتھا بھی تھا جس نے چھپ کر بیہوش کر دینے والی سوئیاں پھینکی تھیں۔!"

"یقیناً....! کچھ دیر پہلے میں نے اس طرف تمہاری توجہ مبذول کرائی تھی، اُسے ثابت بھی کیا تھا....!" اجنبی نے پُر سکون لہجے میں کہا۔

"آخر اُس نے تمہیں کیوں چھوڑ دیا....؟"

"اس لئے کہ میں کنگ چانگ ہوں....!" اجنبی زور سے دھاڑا.... ساتھ ہی فراگ نے اُس پر فائر جھونک دیا۔

لیکن! اجنبی نے پھرتیلے پن سے اس کا وار خالی کر دیا تھا دوسرا فائر ہوا.... پھر پے در پے بقیہ چار فائر.... ریوالور خالی ہو گیا.... اجنبی زندہ سلامت کھڑا گھنی مونچھوں کی چھاؤں میں مسکرا رہا تھا۔!

"اب اسے دوبارہ لوڈ کرو....!" اس نے ہنس کر کہا۔ "تم نے ٹھیک ہی سنا تھا کہ جمیکا کے باشندوں پر گولیاں اثر نہیں کرتیں۔!"

"جہنم میں جائیں گولیاں.... تم نے ابھی کہا تھا کہ تم کنگ چانگ ہو۔!"

"ہاں میں نے کہا تھا۔!"

"تم جھوٹے ہو.....!" فراگ نے پُر تنفر لہجے میں کہا۔

"ثابت کرو.....!"

فائروں کی آوازیں عمارت کے دوسرے افراد کو وہاں کھینچ لائی تھیں۔ !انہی میں وہ لڑکی بھی تھی.... وہ سب دروازے کے قریب کھڑے انہیں حیرت سے دیکھے جارہے تھے۔

"ثابت کرو کہ میں جھوٹا ہوں۔!" اجنبی نے ایک بار پھر فراگ کو للکارا۔!

"میں خود ہی کنگ چانگ ہوں۔!" فراگ سینہ ٹھونک کر بولا۔

ذرا شکل دیکھنا اس مینڈک کے بچے کی۔!" اجنبی نے تماشائیوں کی طرف دیکھ کر قہقہہ لگایا۔

وہ سب بے حس و حرکت کھڑے تھے۔ فراگ نے جھلاہٹ میں خالی ریوالور اجنبی پر کھینچ مارا۔ وہ غافل نہیں تھا.... جھکائی دے کر خود کو صاف بچا گیا۔!

"تم دیکھ رہے ہو اس نمک حرام کو.... اپنے آقا سے اس طرح پیش آرہا ہے۔!"

اجنبی نے پھر تماشائیوں کو مخاطب کر کے کہا۔

"تم اسے میرے نائب کی حیثیت سے جانتے ہو۔ اور اب یہ خود کو کنگ چانگ کہہ رہا ہے۔"

"کھڑے کیا دیکھ رہے ہو، گھیر واسے.....!" فراگ نے اپنے آدمیوں کو للکارا۔!

"ہمت بھی ہے کسی میں.....! میں کنگ چانگ ہوں۔" اجنبی سرد لہجے میں بولا۔

"میں تیرا گلا گھونٹ دوں گا۔!" فراگ دانت پیس کر بولا اور ہاتھ پھیلائے ہوئے اُس کی طرف بڑھنے لگا۔!

اچانک اجنبی نے اس کے سینے پر ایک فلائنگ کک رسید کی اور وہ کسی زخمی بھینسے کی طرح ڈکارتا ہوا چاروں خانے چت گرا۔ لڑکی "نہیں.... نہیں" کہتی فراگ کی طرف جھپٹی تھی۔

"ٹھہر جاؤ لڑکی.....!" اجنبی غرایا.... اب اس کا ریوالور بغلی ہولسٹر سے نکل آیا تھا۔!

لڑکی رک کر اس کی طرف مڑی اور اجنبی نے فراگ کو مخاطب کیا۔

"نہیں.....! جیسے پڑے ہو پڑے رہو.... جنبش ہوئی اور میں نے تمہارا جسم چھلنی کر دیا۔!"

"یہ کیا ہو رہا ہے۔!" لڑکی گھٹی گھٹی سی آواز میں بولی۔

"یہ دوغلا کتا تمہیں بھی نہیں چاہتا۔ کچھ دیر پہلے ایک فرانسیسی جاسوسہ کے چکر میں پڑ کر پوری تنظیم کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا۔!"

”مت بکواس کرو.....!“ فراگ حلق پھاڑ کر چیخا۔

اجنبی نے دروازے کے قریب کھڑے ہوئے چار آدمیوں کو متوجہ کر کے کہا۔

”میں کنگ چانگ تمہیں حکم دیتا ہوں کہ فراگ کے ہاتھ پیر باندھ کر اسے میری گاڑی میں ڈال دو۔!“

”میں کنگ چانگ ہوں۔!“ فراگ پھر چیخا۔

اجنبی کا قہقہہ کمرے کی محدود فضا میں گونج کر رہ گیا۔ پھر اس نے ان چاروں سے کہا۔

”کیا تم لوگ بھی مرنا چاہتے ہو.....؟ میرا حکم مانو۔!“

فراگ چیختا رہا.... اور وہ اس کے ہاتھ پیر باندھتے رہے.... لڑکی نے بلک بلک کر رونا شروع کر دیا تھا۔!

”اب تم سب ادھر کھڑے ہو جاؤ اور میری بات سنو۔!“

اجنبی نے ان چاروں سے کہا۔ اور لڑکی سے نرم لہجے میں بولا۔

”میں فراگ کو صرف تھوڑی سی سزا دوں گا۔ جان سے نہیں ماردوں گا یہ عرصہ سے میری تلاش میں تھا کہ مجھے ٹھکانے لگا کر خود کنگ چانگ بن بیٹھے...! لیکن کنگ چانگ غافل نہیں رہتا۔!“

”بکواس ہے۔!“ فراگ پھر دھاڑا۔

لیکن اجنبی اُس کی طرف توجہ دیئے بغیر بولا۔

”تم پانچوں خوش قسمت ہو کہ مجھے اس طرح دیکھ سکے۔!“

وہ منظر بڑا مضحکہ خیز تھا جب وہ چاروں فراگ کو اٹھا کر اجنبی کی کار میں ڈال رہے تھے۔

فراگ آہستہ آہستہ انہیں دھمکیاں دے رہا تھا.... لیکن ان کے چہرے ہر قسم کے تاثر سے عاری نظر آرہے تھے۔ جب وہ اُسے گاڑی میں ڈال چکے تو اجنبی نے سرد لہجے میں کہا۔

”یہ واقعہ تم پانچوں کی ذات سے آگے نہیں بڑھے گا۔ اگر اس کے خلاف ہوا تو تم پانچوں حیرت انگیز طور پر مر جاؤ گے۔!“

وہ کچھ نہ بولے.... لیکن ان کے چہروں پر ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اس کے حکم کی سرتابی نہیں کریں گے۔!

گاڑی روانہ ہو گئی اور فراگ اجنبی کو گالیاں دیتا رہا۔

آبادی سے بہت دور نکل آنے کے بعد گاڑی نے پختہ سڑک چھوڑ دی اور اب وہ پھر جنگلوں میں بھٹکتی پھر رہی تھی۔! اجنبی شاید کسی مخصوص جگہ کی تلاش میں تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے گاڑی روکی.... اور سیٹ سے اتر کر وین کے پچھلے حصے کی طرف آیا اور پھر جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا ایک بار پھر اُسے گالیوں اور لایعنی آوازوں کے طوفان کا سامنا کرنا پڑا۔!

"بس.... بس.... میرے شیر....! زیادہ غصہ نہیں.... وعدہ کر چکا ہوں کہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔!" اجنبی نے کہا۔

"تم آخر کیا بلا ہو....؟" فراگ حلق کے بل چیخا۔

"تم سے مختلف نہیں ہوں.... اسی لئے اتنی آسانی سے تم پر ہاتھ ڈال سکا ہوں۔"

"تیری بکواس میری سمجھ میں نہیں آتی۔!"

"اچھا تو اسے اس طرح سمجھنے کی کوشش کرو کہ موت کے جزیرے میں اس وقت فرشتہ اجل میرے رحم و کرم پر ہے، جب کہ اس نے میرے ساتھیوں کو ایرو پلین پر دھمکی دی تھی۔!"

"اُوہ.... اوہ.... مگر تم لوگ چاہتے کیا ہو؟"

"پرنس ہربنڈا کو بخیر و خوبی بنکاٹا پہنچا دینا چاہتے ہیں۔!"

"پرنس ہربنڈا فراڈ ہے۔!"

"ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن تم کس کے لئے کام کر رہے ہو....؟"

"یہ میں نہیں بتا سکتا۔!"

"چلو میں مجبور بھی نہیں کروں گا....!" اجنبی نے خوش دلی سے کہا۔

"اب مجھ سے کیا چاہتے ہو....؟"

"اسٹیمر پر تمہاری موجودگی ضروری ہے۔!"

"کک.... کیا مطلب....؟"

"میرا اشارہ پرنس ہربنڈا کے اسٹیمر کی طرف ہے۔!"

"یہ ناممکن ہے۔!"

"لیکن میں نے اسے ممکن بنالیا ہے۔!"

فراگ خاموش ہو گیا۔ وہ گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔

"تم شاید شراب کی ضرورت محسوس کر رہے ہو....؟" اجنبی نے نرم لہجے میں کہا۔

"نہیں....!" فراگ غصیلے لہجے میں بولا۔ "میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا.... تم نے مجھے میرے غلاموں کے سامنے ذلیل کیا ہے۔!"

"ضرور تا.... ورنہ میں تو بے حد شریف آدمی ہوں....! اگر میں ایسا نہ کرتا تو تم اپنے کنگ چانگ ہونے کا کبھی اعتراف نہ کرتے اور پرنس ہر بنڈا تاہتی سے آگے نہ بڑھ سکتا۔!"

"وہ تو اب بھی نہیں بڑھ سکے گا۔!"

"میں جانتا ہوں کہ تمہارے بحری قزاق پرنس کے اسٹیمر کی تاک میں ہوں گے اور اسے غرق کر دینے کی کوشش کریں گے.... اسی لئے تو اس اسٹیمر پر تمہاری موجودگی ضروری ہے۔!"

فراگ کے حلق سے عجیب سی آواز نکلی۔ وہ کچھ دیر خاموش رہ کر بولا۔ "تم میری جگہ ہرگز نہ لے سکو گے.... تم نہیں جانتے کہ میں اپنے لاتعداد غلاموں کو کس طرح کنٹرول کرتا ہوں.... ان چاروں آدمیوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ جو صرف حیرت زدگی کے عالم میں تمہارے احکام کی تعمیل کرتے رہے تھے۔!"

"تم اس وہم میں کیوں مبتلا ہو گئے ہو کہ میں تمہاری جگہ لینا چاہتا ہوں میری مملکت تمہاری مملکت سے زیادہ وسیع ہے۔ میں تم سے کہیں زیادہ چالاک ہوں۔ ورنہ اس طرح تم میرے قابو میں نہ آ جاتے۔!"

"ان حالات میں فی الحال اسے تسلیم کئے لیتا ہوں۔!" فراگ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں چاہتا کہ پرنس ہر بنڈا بنکاٹا پہنچ جائے۔!"

"اچھی بات ہے مجھے آزاد کر دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ وہ صحیح و سلامت بنکاٹا پہنچ جائے گا۔!"

"یہ کام میں اپنے طور پر کروں گا....! وعدوں پر اعتبار کر لینا میری ہابی نہیں ہے۔!"

"کیا تم لوگوں کے ساتھ وہ کتیا بھی ہو گی....؟"

"یقیناً.... لیکن وہ تمہیں پہچان نہیں سکے گی۔ تم ریڈیو روم میں رکھے جاؤ گے.... اور وہاں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہو گا....!"

"تم نے بہت بُرا کیا.... مجھے میرے آدمیوں کے سامنے ذلیل کیا میں تمہیں کبھی معاف

نہیں کروں گا۔!"

"احمق ہو.....!" اجنبی سر ہلا کر بولا۔ "وہ تمہیں کنگ چانگ کی حیثیت سے نہیں جانتے.... اب تو بحیثیتِ کنگ چانگ تمہاری اور بھی دھاک بیٹھ جائے گی.... وہ فخریہ دوسروں کو بتاتے پھریں گے کہ ہم نے کنگ چانگ دیکھا ہے.....! خوف ناک شکل والا کنگ چانگ.....! میری شکل تو تم دیکھ ہی رہے ہو، اُن میں جا کر کہہ دینا کہ سب کچھ ایک غلط فہمی کی بناء پر ہوا تھا۔ تم پھر اپنے منصب پر فائز کر دیئے گئے ہو۔"

◆

رات تاریک تھی....! پاپ اے اے تے کا ساحل چھوڑتے ہی اسٹیمر کو بڑی بڑی لہروں کا سامنا کرنا پڑا۔ غیر متوقع طور پر ہوا تیز ہو گئی تھی۔ پرنسز ٹالا بو آ جو پہلے ہی سے اعصاب زدگی کے عالم میں تھی اس اُفتاد پر اور زیادہ نروس نظر آنے لگی۔

"اگر ہم طوفان میں گھر گئے تو.....؟" اُس نے ظفر کو مخاطب کیا۔

"ان اطراف میں طوفان کہاں.....! میں نے تو جغرافیہ میں نہیں پڑھا۔!"

"جغرافیہ بکواس ہے.....! سب کچھ ممکن ہے..... یہ انہونی کا زمانہ ہے۔!"

دراصل ٹالا بو آ تاہیتی میں کچھ دن اور رکنا چاہتی تھی.... اُسے خوف تھا کہ کہیں کنگ چانگ کی بحری قزاق کھلے سمندر میں نہ آلیں۔ ویسے وہ دوسروں پر یہی ظاہر کرتی رہی تھی کہ اُسے کنگ چانگ کے آدمیوں کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہے۔!

بہر حال یہ عمران ہی تھا کہ جس نے اُسے آج ہی روانگی پر آمادہ کر لیا تھا.....! لیکن ٹالا بو آ کے لاکھ اصرار پر بھی یہ نہیں بتایا تھا کہ اُس نے اسٹیمر کے تحفظ کے لئے کس قسم کے انتظامات کئے تھے۔!

خود لوئیسا بھی اس سلسلے میں پریشان تھی۔ اُسے علم تھا کہ عمران ریڈیو روم میں موجود ہے لیکن اس سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔ اُس نے ریڈیو روم کا دروازہ بند کر لیا تھا۔ اور کسی کو بھی اندر جانے کی اجازت نہیں تھی۔!

لوئیسا نے حالات سے باخبر رہنے کے لئے جیمسن کو گھیرا۔

"آخر وہ ریڈیو روم میں کیا کر رہا ہے۔!"

”میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ تم اتنی جلدی بدل جاؤ گی۔ !“ جیمسن نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے شکوہ کیا۔ !

” یہ فضول باتوں کا وقت نہیں ہے۔ !“ لوئیسا جھنجھلا گئی۔

”فرانسیسی لڑکیوں پر اعتماد کر لینے والے گدھے ہی ہوتے ہیں۔ !“

”جہنم میں جاؤ.... !“ لوئیسا نے کہہ کر آگے بڑھنا چاہا لیکن جیمسن راہ روک کر کھڑا ہو گیا۔

”ہٹو سامنے سے۔ !“

”رات بڑی خوش گوار ہے۔ سمندری ہوائیں مجھے پاگل بنا دیتی ہیں۔ !“

”میں تمہیں پانی میں پھینک دوں گی۔ !“

”اس سے پہلے تمہیں اس کے لئے ہمارے باس سے اجازت طلب کرنا پڑے گی۔ !“

”تمہارا باس تم سے بھی زیادہ اُلو ہے۔ !“

”میں ہز میجسٹی عمران دی گریٹ کی بات کر رہا ہوں.... ! اس وقت وہی مالک ہیں.... ! پرنسز ٹالابوآ کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔ !“

لوئیسا نہ جانے کیوں نرم پڑ گئی۔ ہونٹوں کا تنفر آمیز کھنچاؤ مسکراہٹ مین تبدیل ہو گیا.... اور وہ آہستہ سے بولی۔ ”کیا اس سے کسی طرح بھی ملاقات نہیں ہو سکتی.... ؟“

”شکل دیکھے بغیر گفتگو کر سکتی ہو.... !“

”وہ کس طرح.... ؟“

جیمسن نے چھوٹا سا جیبی ٹرانس میٹر نکال کر اُس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

”تم ہی کال کرو.... میں بات کر لوں گی.... !“ اس نے ٹرانس میٹر واپس کرتے ہوئے کہا۔

جیمسن نے فوری طور پر عمران سے رابطہ قائم کر کے کہا۔

”لوئیسا آپ سے گفتگو کرنا چاہتی ہے، یور میجسٹی۔ !“

”کیا بات ہے.... ؟“ دوسری طرف سے آواز آئی۔

”تم کیا کر رہے ہو.... مجھے ریڈیو روم میں کیوں نہیں آنے دیتے.... !“ لوئیسا نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

”اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ باہر نکل سکوں.... یا کسی کو اندر بلا سکوں۔ !“

"پتا نہیں کیا کہہ رہے ہو.....؟"

"میرے جسم پر کپڑے نہیں ہیں۔ کسی نے میرا سوٹ چرا لیا ہے۔!"

"مجھے بیوقوف بنا رہے ہو.....!" وہ بھنا کر بولی۔

"اپنے کام سے کام رکھو.....!" دوسری طرف سے غراہٹ سنائی دی اور جیمسن نے اُس کے ہاتھ سے ٹرانس میٹر جھپٹ کر سوئچ آف کر دیا۔

"کیا سمجھتا ہے اپنے آپ کو۔" لوئیسا بُرا سا منہ بنا کر بولی۔

"جب وہ اس لہجے میں گفتگو کرے تو سمجھ لو کہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔!"

"میری طرف سے جہنم میں جائے، میں تو صرف یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ آخر وہ کس برتے پر نکل کھڑا ہوا ہے جب کہ پرنسز تالا بو آ بھی فی الحال روانگی کے لئے تیار نہیں تھی۔!"

"وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ کیا کر رہا ہے۔!"

"کنگ چانگ بہت طاقت ور ہے، یہ کسی چھوٹے موٹے گروہ کی کہانی نہیں ہے..... ان سمندروں میں بھی اُس کے بحری قزاق دندناتے پھرتے ہیں۔!"

"بہر حال دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔! یا ہم بنکاتا پہنچ جائیں گے یا نہیں پہنچ سکیں گے۔!"

"کیا بات ہوئی.....؟"

"ہم جواری ہیں زندگی داؤ پر لگاتے ہیں۔!"

اس بار لوئیسا وہاں نہیں رکی۔ جیمسن نے بھی راستہ چھوڑ دیا۔! پھر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ ٹرانس میٹر پر اشارہ موصول ہوا۔!

"یس یور میجسٹی۔!" جیمسن نے ٹرانس میٹر کو منہ کے قریب لا کر کہا۔ "کیا اُس نے تمہارے ٹرانس میٹر پر گفتگو کی تھی۔" دوسری طرف سے عمران کی آواز آئی۔

"جی ہاں.....!"

"اس کا کیبن باہر سے مقفل کر دو۔ اگر وہ کیبن کے اندر موجود ہو۔!"

"کیا فائدہ جناب اس کے پاس بھی چابی ہو گی۔!" جیمسن نے کہا۔

"نہیں کسی کے پاس بھی نہیں ہے تم کیپٹن سے اُس کے کیبن کی چابی طلب کر سکتے ہو۔!"

"بہت بہتر جناب۔!"

"اوور اینڈ آل۔!" جیمسن نے کہہ کر سوئچ آف کیا اور ٹرانس میٹر کو جیب میں ڈال کر لوئیسا کے کیبن کی طرف چل پڑا۔

◆

دوسری صبح تک لوئیسا نے اچھا خاصا ہنگامہ کر دیا تھا۔ ٹالا بو آ نے کیپٹن کو طلب کر کے کیبن نمبر تین کی چابی طلب کی۔

"وہ تو رات ہی مجھ سے طلب کر لی گئی تھی۔!" کیپٹن نے جواب دیا۔

"کون لایا تھا۔۔۔۔؟"

"پرنس کا ڈاڑھی والا باڈی گارڈ۔!"

"اُوہ۔۔۔۔ اچھا جاؤ۔۔۔۔!"

کیپٹن چلا گیا۔ پھر ٹالا بو آ جیمسن کو حاضر ہونے کا حکم بھجوا ہی رہی تھی کہ جوزف کمرے میں داخل ہوا۔

"کیوں خواہ مخواہ آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے۔!" اُس نے غصیلے لہجے میں ٹالا بو آ سے کہا۔

"اُس ڈاڑھی والے نے پچھلی رات لوئیسا کا کیبن مقفل کر دیا تھا۔!" ٹالا بو آ نے بھی خفگی کے سے انداز میں جواب دیا۔

"اُس نے میرے حکم سے ایسا کیا تھا۔!"

"کک۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔؟" ٹالا بو آ ہکلا کر رہ گئی۔

"بندریا کی طرح چاروں طرف چہچہاتی پھر رہی تھی۔ مجھے غصہ آ گیا اور میں نے جیمسن سے کہا کہ وہ اُسے بند کر دے۔!"

ٹالا بو آ طویل سانس لے کر رہ گئی۔

لیکن اُس کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار بدستور قائم رہے۔ اُس نے کسی قدر توقف کے ساتھ پوچھا۔ "وہ آدمی جسے تم اپنا باس کہتے ہو۔! ریڈیو روم میں کیا کر رہا ہے۔؟"

"کچھ ٹھیک ہی کر رہے ہوں گے۔!" جوزف نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی۔

"مجھے وہ قابل اعتماد آدمی معلوم نہیں ہوتا۔!"

"پھر تو نے کتیوں کی طرح بھونکنا شروع کر دیا۔!"

”تم تو ایک ان پڑھ آدمی کی طرح گفتگو کرنے لگے ہو۔!“

”مجھ جیسے آدمی اکثریت میں ہیں! دنیا انہی کے دم سے آباد ہے، پر رونق ہے.... ورنہ پڑھے لکھے لوگ تو اسے جہنم بنا کر رکھ دیتے.... اور دیکھو....! اگر اب تم نے باس کی شان میں گستاخی کی تو چیخ چیخ کر سب کو اصل حالات سے آگاہ کر دوں گا۔“

”نہیں....!“ ٹالا بو آ خوف زدہ لہجے میں بولی۔ ”اب میں کچھ نہ کہوں گی۔!“

”ذرا عقل استعمال کرو.... تمہارا خیال تھا کہ ہم پر کھلے سمندر میں حملہ ہو گا۔ لیکن تمہارے ہی بیان کے مطابق ہم آدھے سے زیادہ سفر طے کر چکے ہیں۔!“

”میں تو تمہاری ہی وجہ سے پریشان ہوں....!“ وہ روہانسی ہو کر بولی۔

”چلو یہی سہی.... اب اپنی زبان بند رکھنا.... میرا باس بھی بہت بڑی مملکت کا بادشاہ ہے.... اس لئے ادب ملحوظ رکھو.... اور ہاں اس سفید بندریا کا اب کیبن کھول دیا گیا ہے....! اُسے سمجھا دینا کہ ریڈیو روم سے دور ہی رہے۔!“

ٹھیک اسی وقت لوئیسا نے باہر سے کیبن میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔!

”آجاؤ....!“ ٹالا بو آ نے اونچی آواز میں کہا۔

لوئیسا غم و غصہ کی تصویر بنی ہوئی اندر آئی۔

”بس کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں۔“ جوزف نے ہاتھ اٹھا کر کہا ”تمہارا کیبن میں نے مقفل کرایا تھا۔!“

”لیکن کیوں....؟ یور ہائی نس....!“

”تمہاری بہتری کے لئے.... زکام ہو جاتا ہے سمندری ہوا سے۔!“

”بحث کی ضرورت نہیں۔!“ ٹالا بو آ بول پڑی۔ ”بس اتنا ہی کافی ہے کہ تم ہز ہائی نس کے حکم سے کیبن تک محدود کی گئی تھیں۔!“

لوئیسا طنزیہ انداز میں کسی قدر خم ہوئی اور باہر نکل گئی۔ اب وہ ظفر اور جیمسن کو ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔ وہ کچن کے قریب کھڑے کافی پی رہے تھے۔

لوئیسا کو اپنی طرف آتے دیکھ کر جیمسن نے بُرا سا منہ بنایا۔

”صبح بخیر ماموزئیل۔!“ ظفر نے چھیڑنے کے سے انداز میں اُسے مخاطب کیا۔

”میں موسیو علی عمران سے ملنا چاہتی ہوں۔!“

”پھر وہی جھگڑے کی بات....!“

”یہ بہت ضروری ہے۔!“

”جو کچھ کہنا ہے ہم سے کہہ دو۔!“ جیمسن بولا۔

”میرا خیال ہے کہ شاید ڈیڈلی فراگ بھی ریڈیو روم میں موجود ہے۔!“

”کہیں تم افیون سے تو شوق نہیں کرتی رہی ہو۔!“

”وہ اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔!“

”کہاں....؟“

”یہ میں نہیں جانتی۔!“

”چونکہ تم نہیں جانتیں، لہٰذا وہ ان کے ساتھ ریڈیو روم میں ہوگا۔!“

”میں کہتی ہوں وہ بے حد خطرناک ہے۔ اور یہ اسٹیمر بنکاٹا کے ساحل پر پہنچ کر بھی تباہ ہو سکتا۔ ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچے گا....“

”بڑی خوشی کی بات ہے۔! میں یہی چاہتا ہوں۔!“ جیمسن ہنس کر بولا۔

”جہنم میں جاؤ۔!“ وہ جھنجھلا کر بولی۔

”اگر تم ساتھ چلنے کا وعدہ کرو تو مجھے اس پر بھی تیار پاؤ گی۔!“

”فضول باتیں نہ کرو....!“ ظفر نے جیمسن کو گھورتے ہوئے کہا۔ اور لوئیسا سے بولا۔

”بہتر ہوگا کہ تم صرف اپنے کام سے کام رکھو....! اور فی الحال اسے بھول جاؤ کہ ہم تمہاری نگرانی میں کام کر رہے ہیں۔!“

لوئیسا نے اُسے قہر آلود نظروں سے گھورا، اور پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔!

”یہ کیا بات ہوئی جناب....؟“ جیمسن اُسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔!

”کسی حد تک حالات سے آگاہ ہو گیا ہوں۔ عمران صاحب نے شروع ہی سے اس معاملے کو کچھ اس قسم کا رنگ دینے کی کوشش کی ہے کہ ہم الجھائے گئے ہیں.... ورنہ ان معاملات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔!“

”اس سے بحث نہیں.... سوال اس عورت کی نگرانی میں کام کرنے کا ہے۔!“

"تم اسے کیا سمجھتے ہو....؟" ظفر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"فرانس کے خفیہ امور کے محکمے کی ایک اعلیٰ آفیسر ہے۔!"

"اُوہو....!"

"بہر حال مجھے اسی حد تک آگاہ کیا گیا ہے کہ اس معاملے سے ہمارے ملک اور فرانس کا کوئی مشترکہ مفاد وابستہ ہے۔!"

◆

دفعتاً ڈیڈلی فراگ اٹھ بیٹھا.... بڑی گہری نیند سو رہا تھا....! تیزی سے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ لیکن یہ ریڈیو روم تو نہیں تھا۔ وہاں اتنی آرام دہ مسہری نہیں تھی۔ سرے سے کوئی ایسی جگہ ہی نہیں تھی جہاں کمر سیدھی کرنے ہی کے خیال سے لیٹا جا سکتا۔!

یہ تو ایک بہت کشادہ اور عمدگی سے آراستہ کیا ہوا کیبن تھا.... وہ مسہری سے اتر آیا.... سامنے قد آدم آئینہ تھا.... اُس پر نظر پڑتے ہی وہ بُری طرح چونکا....!

ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اُس کے سامنے کوئی اجنبی کھڑا ہو.... یہ اُس کی شکل تو نہیں تھی۔ اگر شانے کان کی لوؤں تک اٹھے نہ ہوتے تو وہ خود کو پہچاننے سے ہی انکار کر دیتا۔

"میں کس جال میں پھنس گیا ہوں....!" وہ چاروں طرف دیکھتا ہوا بڑبڑایا۔ دوپہر کے بعد جب اسٹیمر بزکاٹا کے ساحل سے لگنے والا تھا اُسے کافی پینے کو دی گئی تھی۔

شاید اُسی کافی میں کوئی خواب آور دوا شامل تھی۔ ورنہ وہ اپنی لاعلمی میں ریڈیو روم سے اس کیبن میں کیوں کر منتقل کیا جا سکتا۔!

چلو بھرم رہ گیا، اُس نے سوچا، وہ آدمی صرف اس مہم کی حد تک اُس کا دشمن تھا ورنہ اس کے چہرے پر ایسا میک اپ کیوں کرتا کہ دوسرے پہچان نہ سکیں۔

"بہر حال مسٹر کنگ چانگ....!" وہ کھوکھلی سی آواز میں بڑبڑایا۔ "اتنی چوٹ تم نے پہلے کبھی نہیں کھائی ہو گی۔!" وہ کیبن کا دروازہ کھول کر باہر نکلا.... سورج غروب ہو چکا تھا اور فضا میں سرمئی غبار آہستہ آہستہ گہرا ہوتا جا رہا تھا۔

اُس نے طویل سانس لی اور سوچنے لگا، تو کیا یہ واپسی کا سفر ہے....؟ غالباً اسٹیمر تو وہی ہے جس کے ریڈیو روم سے وہ اپنے آدمیوں کو برابر ہدایات دیتا رہا تھا کہ اسٹیمر کو بخیر و عافیت بزکاٹا تک

پہنچ جانے دیں۔ ایک بار پھر وہ جھنجھلاہٹ میں مبتلا ہو گیا۔ خبیث صورت ڈھمپ لو پو کا اپنی تمام تر ہیئت کذائی کے ساتھ یاد آ گیا تھا۔ خیر دوست.....! اُس نے سوچا۔ زندگی ہے تو پھر ملاقات ہو گی اگر پورے بنکاٹا کو جہنم بنا کر نہ رکھ دیا تو کنگ چانگ پر تف ہے۔ دوبارہ کیبن میں داخل ہونے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ بائیں جانب سے ایک آدمی نمودار ہوا۔

"آپ کے لئے مارتینی لاؤں یا کافی پسند فرمائیں گے.....!" اس نے بڑے ادب سے پوچھا۔ فراگ نے اُسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا لیکن دھندلکے میں اُس کے خدوخال واضح طور پر نظر نہ آ سکے۔!

"اندر چلو..... بتاتا ہوں.....!" فراگ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"بہت بہتر جناب.....!" اُس نے کہا اور کیبن میں داخل ہو گیا۔

فراگ نے اُسے گھور کر دیکھا اور وہ اُس سے نظریں چرانے لگا۔ صورت ہی سے اول درجے کا احمق معلوم ہوتا تھا۔

"تم کون ہو.....؟" فراگ غرایا۔

"مم..... میں پرنسز ٹالا بو آ کا خصوصی خادم ہوں جناب.....! اور ان کی ہدایت کے مطابق آپ کو تاہیتی پہنچانے جا رہا ہوں۔!"

"کس قوم سے تعلق رکھتے ہو.....!"

"اسپینی ہوں جناب.....!"

"اسٹیمر پر اور کون کون ہے.....؟"

"اسٹیمر کا عملہ..... میں اور آپ جناب.....!"

"تمہارا نام کیا ہے.....؟"

"علی عمران.....!"

"لیکن یہ اسپینی نام تو نہیں معلوم ہوتا۔!"

"عربی النسل اسپینی ہوں۔!"

فراگ نے سوچا کم از کم ٹالا بو آ کے اس خادم خصوصی کو تو بنکاٹا واپس نہ جانے دے گا..... اور..... اسی کو بنکاٹا کی تباہی کا باعث بنانے کی کوشش کرے گا.....! ٹالا بو آ ہو نہہ.....!

"مم..... میرے لئے کیا حکم ہے جناب.....!" خادم خصوصی ہکلایا۔

"مارتینی لاؤ....!"

"اور کچھ جناب....!"

"اُس کے بعد رات کا کھانا.... تم بہت مہذب آدمی معلوم ہوتے ہو میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں۔ !"

"بہت بہت شکریہ جناب....!" وہ تعظیماً جھکا اور باہر نکل گیا۔

فراگ کے ہونٹوں پر شیطانی سی مسکراہٹ تھی۔ !